کتاب النار
15
تفہیم السنۃ
جہنم کا بیان
www.KitaboSunnat.com
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز

نام کتاب .... جہنم کا بیان

مؤلف .... محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام .... خالد محمود کیلانی

طابع .... ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ .... ہارون الرشید کیلانی

ناشر .... حدیث پبلیکیشنز ہ لاہور

قیمت .... =/ روپے

سٹاکسٹ

- معراج کتب خانہ قصہ خوانی بازار، پشاور 091-2214720
- احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی 051-5558320
- مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور/فیصل آباد 041-2631204 / 0423-7244973
- دار البلاغ، جیل روڈ، لاہور 0423-5717842
- سجاد الٰہی G-11/1,719-E ڈبل روڈ، اسلام آباد 0321-5336844
- مکتبہ دار السلام، لوئر مال، لاہور 0423-7232400
- علمی کتاب گھر، اردو بازار، کراچی 0213-2628939
- دار السلام، مین طارق روڈ، کراچی 0213-4393936

حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ ◉ لاہور ◉ پاکستان

☎ 0423-7232808 - 0300-4903927

E-Mail : hadithpublications@yahoo.com

: haroonkailani@gmail.com

: harunkailani@hotmail.com

فہرست

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ !

یہ ہے وہ آگ، جسے تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے

اے دنیا بھر کے لوگو!

میری بات ذرا غور سے سنو!

یہ چودہ سو سال پہلے کی بات ہے:

غیب کی خبریں لانے اور بتانے والوں میں سے ایک، جو اپنے شہر کے لوگوں میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھا، یہ خبر لایا کہ!

"میں نے آگ دیکھی ہے۔"

جہنم کی آگ، دہکتی ہوئی، بھڑکتی ہوئی،

شعلے اگلتی ہوئی اور جسم وجاں سے چمٹ جانے والی آگ!

دنیا کی آگ سے انہتر درجے زیادہ گرم!

اور اس میں داخل ہونے والوں کے لئے

آگ کے لباس ہیں، آگ کے بستر ہیں، آگ کے سائبان ہیں، آگ کی چھتریاں ہیں، آگ کی بھاری بیڑیاں اور آگ کی بوجھل زنجیریں ہیں، آگ میں تپائے اور دھکائے ہوئے لوہے کے کروڑوں ٹن وزنی ہتھوڑے اور گرز ہیں، آگ

میں تپائی ہوئی تختیاں ہیں۔

آگ میں پیدا ہونے والے زہریلے سانپ، اونٹوں کے برابر!

آگ میں پیدا ہونے والے زہریلے بچھو، خچروں کے برابر!

آگ میں پیدا ہونے والا زہریلا کانٹے دار تھوہر کا درخت کھانے کے لئے اور کھولتا ہوا پانی، بدبودار زہریلی پیپ اور خون پینے کے لئے!

لوگو! غیب کی خبریں لانے والا اپنی آنکھوں سے آگ کو دیکھنے والا بار بار پکار رہا ہے۔ ذرا کان لگا کر سنو!

اَنْذَرْتُکُمُ النَّارُ اَنْذَرْتُکُمُ النَّارُ (دارمی)

"لوگو! میں نے تمہیں آگ سے ڈرادیا ہے،
لوگو! میں نے تمہیں آگ سے ڈرادیا ہے۔"

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ (بخاری و مسلم)

"لوگو! آگ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر!"

اے دانا و بینا لوگو!

اے ہوش و گوش رکھنے والو!

ایک ایک، دو دو اور تین تین سر جوڑ کر بیٹھو اور سوچو......!

یا تو خبر لانے والے کی خبر جھوٹی ہے یا سچی؟

اگر جھوٹی ہے تو جھوٹ کا وبال خبر لانے والے پر ہوگا اور تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا۔

لیکن............!

اگر یہ خبر سچی ہوئی تو پھر............؟

اے آگ کو جھٹلانے والو!

اے آگ کا مذاق اور تمسخر اڑانے والو!

اے آگ کے بارے میں شک میں پڑنے والو!

اے آگ پر ایمان رکھنے کے باوجود غفلت میں پڑنے والو!

جب وہ آگ سامنے بھڑک رہی ہوگی اور خبر لانے والا کہہ رہا ہوگا:

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ (14:52)

”دیکھو، یہ ہے وہ آگ جسے تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔“ (سورہ طور، آیت 14)

تو پھر............؟

تمہارے پاس کیا جواب ہوگا اس کا؟

کہیں بھاگ جاؤ گے؟

کہیں پناہ پاؤ گے؟

کسی ”مشکل کشا“ کو بلاؤ گے............یا

اس دہکتی ہوئی اور شعلے اگلتی آگ میں جلنا قبول کر لو گے؟

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (15:77)

”تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔“ (سورہ مرسلات، آیت 15)

⊙⊙⊙

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

جہنم ...... بہت ہی بُری قیام گاہ، بہت ہی بُرا مسکن اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں، مشرکوں اور فاسقوں، فاجروں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنت اور جہنم دونوں کا بار بار بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے اور ان دونوں میں سے آگ اور جہنم کا ذکر نسبتاً زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ انسانوں کی اکثریت ترغیب سے زیادہ ترہیب کا اثر قبول کرتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

قرآن مجید میں جہنم کے بارے میں دی گئی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں:

① جہنم کو دیکھتے ہی کافروں کے چہرے کالے سیاہ ہو جائیں گے۔ (سورہ یونس، آیت نمبر 27)

② جہنمی عذاب سے تنگ آ کر موت طلب کریں گے لیکن، انہیں موت نہیں آئے گی۔ (سورہ فرقان، آیت نمبر 13)

③ جہنم کی آگ جہنمیوں کے چہرے کا گوشت جلا ڈالے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔ (سورہ مومنون، آیت نمبر 1-4)

④ جہنم کی آگ نہ زندہ چھوڑے گی نہ مرنے دے گی۔ (سورہ اعلیٰ، آیت نمبر 13)

⑤ جہنم کی آگ لوگوں کو چکنا چور کر دے گی۔ (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 4)

⑥ جہنم میں کافروں کو بند کر کے اوپر سے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 8-9)

⑦ جہنم میں کافر پھنکارے ماریں گے (اور شور اس قدر ہو گا کہ) کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔

(سورہ انبیاء ،آیت نمبر 100)

⑧ جہنمیوں کو تھوہر کا زہریلا کانٹے دار اور بدبودار درخت کھانے کے لئے دیا جائے گا۔(سورہ دخان، آیت نمبر 43)

⑨ جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ نیز کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔(سورہ ابراہیم، آیت نمبر 16-17)

⑩ جہنمیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا(سورہ حج، آیت نمبر 20)

⑪ جہنمیوں کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں سے باندھ دیئے جائیں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر برسائے جائیں گے۔(سورہ ابراہیم، آیت نمبر 49-50)

⑫ جہنمیوں کے لئے آگ کا اوڑھنا اور آگ کا بچھونا ہوگا۔(سورہ اعراف، آیت نمبر 41)

⑬ جہنمیوں کے لئے آگ کی چھتریاں اور آگ کے فرش ہوں گے۔(سورہ زمر، آیت نمبر 16)

⑭ جہنمیوں کے لئے آگ کی قناتیں ہوں گی۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

⑮ جہنمیوں کی گردنوں میں (آگ کے) بھاری طوق ڈالے جائیں گے۔(سورہ حاقہ، آیت نمبر 30)

⑯ جہنمیوں کے پاؤں میں بھاری بیڑیاں ڈالی جائیں گی۔(سورہ مزمل ،آیت نمبر 12)

⑰ جہنمیوں کو سخت زہریلی گرم ہوا اور سخت زہریلے گرم دھویں کا عذاب بھی دیا جائے گا۔(سورہ واقعہ، آیت نمبر 41-44)

⑱ جہنم میں جہنمیوں کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔(سورہ قمر، آیت نمبر 48)

⑲ جہنمیوں کو آگ کے پہاڑ ''صعود'' پر چڑھنے کا عذاب دیا جائے گا۔(سورہ مدثر، آیت نمبر 17)

⑳ جہنمیوں کو لوہے کے گرزوں اور ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔(سورہ حج، آیت نمبر 19)

یادرہے کہ مذکورہ آیات کے حوالہ سے قرآنی آیات کا ترجمہ نہیں بلکہ مفہوم دیا گیا ہے۔

قرآنی آیات کے بعد احادیث مبارکہ میں دی گئی بعض تفصیلات ملاحظہ ہوں:

① جہنم میں گرایا گیا پتھر ستر سال بعد جہنم کی تہ میں پہنچتا ہے۔(مسلم)

② جہنم کے ایک احاطہ کی دو دیواروں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔(ابویعلی)

③ جہنم کو میدان حشر میں لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر ہوں گے۔ (مسلم)

④ جہنم کا سب سے ہلکا عذاب آگ کے دو جوتے پہننے کا ہوگا جس سے جہنمی کا دماغ کھولنے لگے گا۔ (مسلم)

⑤ جہنمی کی ایک داڑھ (بڑا دانت) احد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی۔ (مسلم)

⑥ جہنمی کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ (مسلم)

⑦ جہنمی کے جسم کی کھال بیالیس (42) ہاتھ (63 فٹ) موٹی ہوگی۔ (ترمذی)

⑧ دنیا میں تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کے برابر جسم دیا جائے گا۔ (ترمذی)

⑨ جہنمی اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جاسکیں گی۔ (مستدرک حاکم)

⑩ جہنمیوں کو دیئے جانے والے کھانے (تھوہر) کا ایک ٹکڑا دنیا میں گرا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب معیشت برباد کردے۔ (احمد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

⑪ جہنمیوں کو پلائے جانے والے مشروب کا ایک ڈول (چند لٹر) دنیا میں ڈال دیا جائے تو ساری دنیا کی مخلوق کو بدبو میں مبتلا کردے۔ (ابو یعلی)

⑫ جہنمیوں کے سر پر اس قدر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائے گا کہ وہ سر میں چھید کرکے پیٹ میں پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور یہ سب کچھ (پیٹھ سے نکل کر) قدموں میں آگرے گا (احمد)

⑬ کافر کو جہنم میں اس قدر سختی سے ٹھونسا جائے گا جس طرح نیزے کی انی دستے میں سختی سے گاڑی جاتی ہے۔ (شرح السنہ)

⑭ جہنم کی آگ شدید سیاہ رنگ کی ہے۔ (جس میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے گا) (مالک)

⑮ جہنمیوں کو آگ کے پہاڑ ''صعود'' پر چڑھنے میں ستر سال لگیں گے اترے گا تو پھر اسے چڑھنے کا حکم دیا جائے گا۔ (ابو یعلی)

⑯ جہنمیوں کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز اتنے وزنی ہوں گے کہ انسان اور جن مل کر بھی اسے اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے۔ (ابو یعلی)

⑰ جہنم کے سانپ قد میں اونٹوں کے برابر ہوں گے اور ان کے ایک دفعہ ڈسنے سے کافر چالیس سال تک اس کے زہر کی جلن محسوس کرتا رہے گا۔ (احمد)

⑱ جہنم کے بچھو قد میں خچر کے برابر ہوں گے ان کے ڈسنے کا اثر کافر چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔ (احمد)

⑲ جہنمیوں کو جہنم میں منہ کے بل چلایا جائے گا۔ (مسلم)

⑳ جہنم کے دروازے پر عذاب دینے والے چار لاکھ فرشتے موجود ہوں گے جن کے چہرے بڑے ہیبت ناک اور سیاہ ہوں گے کچلیاں باہر نکلی ہوئی ہوں گی سخت بے رحم ہوں گے اور اس قدر جسیم کہ دونوں کندھوں کے درمیان پرندے کی دو ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔ (ابن کثیر)

یہ ہے وہ ہولناک اور المناک عقوبت خانہ آخرت جس کا قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بار بار جہنم کے نام سے ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر مسلمان کو اپنے فضل وکرم اور احسان عظیم کے صدقے اس سے محفوظ اور مامون فرمائے بے شک وہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے اور جو چاہے وہ کرنے پر قادر ہے۔

جہنم کی آگ:

جہنم میں سب سے بڑا عذاب آگ کا ہی ہوگا جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجہ زیادہ گرم ہے۔ (مسلم) قرآن مجید میں اس آگ کو کہیں ﴿ نَارُ الْكُبْرٰى ﴾ "بہت بڑی آگ" (سورہ اعلیٰ، آیت نمبر 12) کہا گیا ہے کہیں ﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴾ "اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی آگ۔" (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 5) کہا گیا ہے۔ کہیں ﴿ نَارًا تَلَظّٰى ﴾ "آگ کی لپیٹ۔" (سورہ لیل، آیت نمبر 14) کہا گیا ہے اور کہیں ﴿ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴾ "بھڑکتی ہوئی آگ" (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 4) کہا گیا ہے۔

اگر انسان کو محض جلا ڈالنا مطلوب ہوتو اس کے لئے دنیا کی آگ ہی کافی ہے جس میں انسان چند لمحوں کے اندر اندر جل کر ختم ہو جاتا ہے لیکن جہنم کی آگ تو کافروں اور مشرکوں کو مستقل عذاب دینے کے لئے بھڑکائی گئی ہے، لہٰذا دنیا کی آگ سے کئی درجہ زیادہ گرم ہونے کے باوجود یہ آگ جہنمیوں کا قصہ تمام

نہیں کرے گی بلکہ انہیں مسلسل عذاب اور عقاب میں مبتلا رکھے گی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ لَا تُبْقِي وَ لَا تَذَرُ ﴾ ”نہ جان لے گی نہ جان چھوڑے گی۔“ (سورہ مدثر ،آیت نمبر 28) دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے ﴿ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴾ ”اس آگ میں کافر نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا۔“ (سورہ اعلیٰ ،آیت نمبر 4) رسول اکرم ﷺ کو خواب میں ایک انتہائی بدصورت اور مکروہ شکل کا آدمی دکھایا گیا جو مسلسل آگ جلا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ دوڑ کر اسے بھڑکا رہا تھا۔رسول اکرم ﷺ نے جناب جبریل علیہ السلام سے پوچھا ”یہ کون ہے؟“ جناب جبریل علیہ السلام نے بتایا ((اِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ)) ”اس کا نام مالک ہے اور یہ جہنم کا داروغہ ہے۔“ (بخاری) گویا داروغہ جہنم آج بھی جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور قیامت تک مسلسل بھڑکاتا رہے گا۔جہنمیوں کے جہنم میں چلے جانے کے بعد بھی جہنم کی آگ کو بھڑکانے کا یہ عمل مسلسل جاری رہے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيرًا ۝ ﴾ ”جہنم کی آگ جیسے ہی دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔“ (سورہ بنی اسرائیل ،آیت نمبر 97)

جہنم کی آگ کتنی گرم ہوگی اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا تو مشکل ہے،لیکن رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے 69 درجے زیادہ گرم ہے،سادہ سا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کی آگ کا اگر کم از کم درجہ حرارت 2000 ڈگری سنٹی گریڈ شمار کیا جائے [1] تو جہنم کی آگ کا درجہ حرارت ایک لاکھ 38 ہزار ڈگری سنٹی گریڈ ہوگا۔

اس شدید گرم آگ سے جہنمیوں کے لباس بنائے جائیں گے،اسی آگ سے ان کے بستر تیار کئے جائیں گے،اسی آگ سے ان کے لئے چھتریاں اور قناتیں بنائی جائیں گی اور اسی آگ سے ان کے لئے فرش بنائے جائیں گے۔عذاب الیم کی ایسی بدترین جگہ پر اس انسان کی زندگی کیسی ہوگی جو اپنی ہتھیلی پر چھوٹا سا آبلہ بھی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔

انسان کی قوت برداشت کا عالم تو یہ ہے کہ جون جولائی کے موسم میں دوپہر بارہ بجے کی گرمی اور لو برداشت کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی کمزور،بیمار اور بوڑھے لوگوں کی اموات تک واقع ہونے لگتی

[1] یاد رہے کہ آگ کے درجہ حرارت کا انحصار اس ایندھن پر ہوتا ہے جو اسے جلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے بعض صورتوں میں یہ درجہ حرارت 2000 سنٹی گریڈ سے کہیں زیادہ ہوجاتا ہے،شاید اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہنم کے ایندھن کا ذکر بھی کیا ہے کہ اس کا ایندھن پتھر اور انسان ہوں گے۔(سورہ بقرہ ،آیت نمبر 24) ممکن ہے انسانوں کو ایندھن اس لئے کہا گیا ہو کہ وہ بھی اس آگ میں جل کر ختم نہیں ہوں گے بلکہ پتھروں کی طرح ان کا وجود بھی باقی رہے گا۔واللہ اعلم بالصواب!

ہیں حالانکہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق دنیا کی یہ شدید گرمی محض جہنم کے سانس (یا بھاپ) کی وجہ سے ہے جو انسان جہنم کی بھاپ برداشت نہیں کر سکتا وہ جہنم کی آگ کیسے برداشت کرے گا۔

جہنم کی اسی آگ کو دیکھ کر قیامت کے روز تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس قدر خوفزدہ ہوں گے کہ ((رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ !)) ''اے میرے رب! مجھے بچالے، اے میرے رب! مجھے بچالے۔'' کہہ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی جان کی امان طلب کریں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی آگ کو یاد کر کے دنیا میں روتی رہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران آگ کے عذاب کی آیت پر پہنچے تو بے ہوش ہو گئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہنم کی آگ کو یاد کر کے اس قدر روتے کہ ہچکی بندھ جاتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا لوہار کی دوکان سے گزر ہوا، آگ سے دہکتی بھٹی دیکھی تو جہنم کی آگ یاد کر کے رونے لگے۔

حضرت عطا سلیمی رحمہ اللہ کے ہمسائے نے روٹیاں لگانے کے لئے تنور جلایا، حضرت عطاء رحمہ اللہ نے دیکھا تو بے ہوش گئے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے سامنے جب بھی جہنم کا ذکر ہوتا تو انہیں خون کا پیشاب آنے لگتا۔

حضرت ربیع رحمہ اللہ ساری ساری رات بستر پر پہلو بدلتے رہتے۔ بیٹی نے پوچھا ''ابا جان! ساری دنیا آرام سے سوتی ہے آپ کیوں جاگتے رہتے ہیں؟'' فرمانے لگے ''بیٹا! جہنم کی آگ تیرے باپ کو سونے نہیں دیتی۔''

سچ فرمایا اللہ پاک نے ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا﴾ ''بے شک تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرانے والا۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 57) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے فضل وکرم سے جہنم کی آگ سے پناہ دے۔ آمین!

جہنم کے بعض دوسرے عذاب:

جس طرح جیل کی اصل شناخت تو قید بند ہی ہوتی ہے لیکن مجرموں کے جرائم کے مطابق جیل

میں انہیں بعض دوسری سزائیں بھی دی جاتی ہیں اسی طرح جہنم کی اصل شناخت تو آگ ہی ہے لیکن کافروں اور مشرکوں کے گناہوں کے مطابق انہیں بہت سے دوسرے عذاب بھی دیئے جائیں گے ان تمام عذابوں کی تفصیل آپ کو آئندہ ابواب میں ملے گی۔ ان میں سے بعض کا تذکرہ یہاں بھی کیا جا رہا ہے:

(1) زہریلے بدبودار ماکولات اور کھولتے گرم مشروبات کا عذاب:

کھانے پینے کے معاملے میں انسان کس قدر نازک مزاج واقع ہوا ہے اس کا اندازہ ہر انسان اپنی ذات سے لگا سکتا ہے جو چیز گلی سڑی ہو یا باسی ہو یا انسان کے مزاج کے مطابق نہ ہو اسے انسان چھونا تک گوارا نہیں کرتا۔ بعض حضرات کھانے میں نمک مرچ کی معمولی سی کمی بیشی تک گوارا نہیں کرتے۔ لذت دہن کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کا براہ راست انسان کی صحت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اس لئے ترقی یافتہ ممالک میں کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں بہت احتیاط برتی جاتی ہے۔ لذت دہن کی خاطر حضرت انسان نے کیسے کیسے عجیب وغریب ماکولات اور مشروبات تیار کر لئے ہیں۔ بلا مبالغہ ان ساری اقسام کا شمار بھی ممکن نہیں۔ دنیا میں اس قدر لذت دہن سے شادکام ہونے والا انسان جب اگلی دنیا میں اپنے اعمال کا امتحان دینے کے لئے اٹھے گا تو سب سے پہلے اسے جس چیز سے واسطہ پڑے گا وہ پیاس کی شدت ہوگی۔

سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ اپنے حوض مبارک پر (جنت میں داخل ہونے سے پہلے میدان حشر میں) جلوہ فرما ہوں گے جہاں اپنے دست مبارک سے اہل ایمان کی پیاس بجھائیں گے کافر اور مشرک بھی اپنی پیاس بجھانے کے لئے حوض کی طرف آئیں گے لیکن اللہ کے رسول ﷺ انہیں دور ہٹا دیں گے۔ (ابن ماجہ) اہل بدعت بھی پانی پینے کے لئے حوض کی طرف آنے کی کوشش کریں گے لیکن انہیں بھی دور کر دیا جائے گا۔ (بخاری) کافر، مشرک اور بدعتی لوگ حشر کا طویل عرصہ پیاس کی شدت میں ہی گزاریں گے اور پھر اسی حالت میں جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ (سورہ مریم، آیت نمبر 86) جہنم میں جانے کے بعد جب یہ لوگ کھانا طلب کریں گے تو انہیں تھوہر کا درخت اور کانٹے دار گھاس دیا جائے گا۔ جہنمی بادل نخواستہ ایک ایک لقمہ کر کے حلق میں اتاریں گے جس سے ان کی بھوک تو نہ مٹے گی البتہ ان کے عذاب

میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ یاد رہے تھوہر کا درخت اور کانٹے دار گھاس جہنم میں ہی پیدا ہوں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کھانے کم از کم اتنے گرم تو ضرور ہوں گے جتنی گرم جہنم کی آگ ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں یہ کھانے، آگ کے انگارے ہوں گے جنہیں جہنمی اپنی بھوک مٹانے کے لئے نگلے گا ،جہنم کا کھانا دراصل جہنم کے عذاب ،الیم ہی کی ایک بدترین شکل ہوگی۔ اللہ کی پناہ!

کھانے کے بعد جہنمی پانی طلب کریں گے تو داروغے انہیں جہنم کے عقوبت خانے سے نکال کر جہنم کے چشموں پر لے آئیں گے جہاں کھولتے ہوئے شدید گرم پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی۔ وہ پانی کیسا ہوگا جو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں بھی بھاپ بننے کی بجائے مائع حالت میں برقرار رہے گا۔ ممکن ہے کوئی سخت دھات یا سخت پتھر ہو جو جہنم کی آگ میں پگھل کر مائع حالت میں تبدیل ہو گیا ہو اور وہی جہنمیوں کا مشروب ہو (واللہ اعلم بالصواب!) جہنمی اسے پینے کی کوشش کرے گا تو پہلے گھونٹ کے ساتھ ہی اس کے منہ کا سارا گوشت پوست گل سڑ کر نیچے گر پڑے گا۔ (مستدرک حاکم) اور جو حصہ پیٹ میں جائے گا اس سے اس کی ساری آنتیں وغیرہ کٹ کر پیٹھ کے راستے قدموں میں آگریں گی۔ (ترمذی) گویا پینا بھی درحقیقت عذاب الیم ہی کی ایک اور شکل ہوگی اس تواضع کے بعد داروغے پھر اسے اس کے عقوبت خانے میں پہنچا دیں گے۔

جہنم کے ماکولات ومشروبات سے تنگ آ کر اہل جہنم، اہل جنت سے درخواست کریں گے کہ کچھ پانی یا کوئی دوسری چیز ہمیں بھی کھانے کے لئے دے دو، اہل جنت جواب دیں گے جنت کے کھانے اور پینے اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے حرام کردیئے ہیں۔ (سورہ اعراف ،آیت نمبر 50) جہنم کی دہکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ کے شدید عذاب کے ساتھ زہریلے بدبودار اور کانٹے دار کھانوں نیز کھولتے پانی، گندے خون اور پیپ کے مشروبات کی شکل میں بدترین عذاب ان بدبخت لوگوں کو دیا جائے گا۔

علیم وخبیر ذات تو اللہ کی ہے لیکن قرآن وحدیث کے مطالعہ سے جتنی بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ کافر کی زندگی کا مرکز اور محور دو ہی چیزیں ہیں...... شکم اور شہوت...... دونوں چیزیں ایسے ماکولات اور مشروبات کا تقاضا کرتی ہیں جن سے ان (شکم اور شہوت) کی آگ مزید بھڑکے خواہ وہ مشروبات حلال ہوں یا حرام، جائز ہوں یا ناجائز، پاک ہوں یا ناپاک، ظلم سے حاصل ہوں یا خیانت سے، لوٹ مار سے

حاصل ہوں یا چوری ڈاکے سے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کفار کو بعض جگہ جہنم کی وعید کے ساتھ ساتھ ''خوب کھانے پینے اور مزے کرنے'' کا طعنہ بھی دیا گیا ہے۔ سورہ حجر میں ارشاد مبارک ہے:

﴿ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾(3:15)

''چھوڑ دو انہیں (حلال یا حرام) کھائیں اور خوب مزے کریں اور جھوٹی امیدیں انہیں غافل کئے رکھیں عنقریب انہیں (ان کے اعمال کا) انجام معلوم ہو جائے گا۔'' (آیت نمبر 3)

سورہ مرسلات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝﴾(46:77)

''(اپنی اس مختصر زندگی کے) چند دن کھاؤ اور خوب مزے کرو، بے شک تم لوگ مجرم ہو۔'' (آیت نمبر 46)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ﴾ (12:47)

''جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ خوب مزے کر رہے ہیں اور جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں (اچھا، خوب کھائیں اور پئیں) ان کا آخری ٹھکانا تو جہنم ہی ہے۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 12)

چنانچہ شکم اور شہوت کا یہ بندہ دنیا میں اچھے سے اچھے کھانوں اور عمدہ سے عمدہ پینوں کے مزے لے کر جب اپنے خالق اور مالک کے حضور پیش ہوگا تو کفر کے بدلے جہنم کی آگ اور ''لذیذ'' کھانوں کے بدلے میں تھوہر، کانٹے دار گھاس کھولتے پانی، غلیظ اور گندے خون اور پیپ سے اس کی تواضع کی جائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب!

یاد رہے کہ کافروں کے لئے تو ابدی جہنم اور اس کے دوسرے عذاب ہیں ہی، حلال و حرام میں امتیاز نہ کرنے والے مسلمانوں کے لئے بھی جہنم اور اس کے ماکولات و مشروبات کا عذاب کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ یتیم کا مال کھانے والے کے لئے تو واضح طور پر قرآن مجید کی یہ آیت موجود ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ

سَعِيرًا﴾(10:4)

”بے شک جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ نگلتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 10)

شراب پینے والوں کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ انہیں جہنم میں جہنمیوں کا پسینہ پلایا جائے گا۔(مسلم) مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق زانی مردوں اور زانی عورتوں کی شرمگاہوں سے بہنے والا غلیظ بدبودار مادہ بھی شرابیوں کو پلایا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب !۔

پس اے یتیموں اور بیواؤں کے مال غصب کرنے والو دوسروں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کرنے والو! قومی خزانے کی دولت لوٹنے والو! جوئے، سود اور رشوت کی کمائی پر عیش و عشرت کے محل تعمیر کرنے والو! اور اے شراب و شباب سے رنگ رلیاں منانے والو! ایک بار نہیں ہزار بار سوچ کر فیصلہ کرو کیا جہنم میں پیدا ہونے والا تھوہر کا درخت اور کانٹے دار گھاس کھالو گے؟ آگ میں جلے ہوئے انسانی گوشت سے بہنے والے خون اور پیپ کے کھانے تناول کرلو گے؟ بدبودار، غلیظ اور سیاہ پانی کے کھولتے ہوئے جام نوش جاں کرلو گے؟ ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ ”پھر ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟“

② سر میں کھولتا پانی انڈیلنے کا عذاب:

کافروں کے لئے یہ ایک اور المناک عذاب ہوگا۔ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا ”اس کو پکڑ لو اور رگیدتے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جاؤ اور اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب انڈیل دو۔“ (سورہ دخان، آیت نمبر 47-48) اس آیت کی وضاحت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”جب کھولتا پانی کافر کے سر پر ڈالا جائے گا تو یہ اس کے سر میں چھید کر کے جسم کے اندر کے تمام اعضاء کو جلا ڈالے گا اور پھر یہ اعضاء دبر کے راستے نکل کر اس کے قدموں میں آگریں گے۔“ (مسند احمد)

سر میں چھید کرنے کے بعد سب سے پہلے کھولتا پانی کافر کے دماغ کو جلائے گا جو اس کی مکروہ خواہشات، باطل نظریات اور مشرکانہ عقائد کا مرکز تھا جس دماغ سے وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکرو فریب کی چالیں چلتا رہا، جس دماغ سے وہ مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے کے لئے عیاریاں کرتا رہا جس دماغ سے وہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے نت نئے دلائل گھڑتا رہا، جس دماغ سے وہ

اسلام کی راہ روکنے کے لئے بڑے بڑے منصوبے اور سازشیں تیار کرتا رہا اسی دماغ سے اس المناک عذاب کا آغاز کیا جائے گا۔

سورہ دخان کی مذکورہ آیت کے آخر میں ﴿ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ﴾ ''عذاب کا مزہ چکھ تو (دنیا میں) بڑا غالب اور عزت دار تھا۔'' (آیت نمبر 49) کے الفاظ اس بات کی پوری طرح وضاحت کر رہے ہیں کہ اس المناک عذاب کے مستحق وہ ائمہ کفر ہوں گے جو دنیا میں بڑی طاقت، اقتدار اور غلبہ کے مالک رہے ہوں گے دنیا کی نگاہ میں ان کی بڑی عزت اور آن بان ہوگی۔ اسی طاقت غلبہ اور اقتدار کے نشے میں وہ اسلام کو نیچا دکھانے اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا ہر حربہ استعمال کرتے رہے ہوں گے قرآن مجید میں ایسے ائمہ کفر کی مکاریوں اور چالبازیوں کا جا بجا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ○﴾ ''انہوں نے (محمد ﷺ کے خلاف) سازشیں کیں اور اللہ نے بھی چال چلی اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔'' (سورہ انفال، آیت نمبر 30) ایک دوسری آیت میں ارشاد مبارک ہے ﴿وَ قَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا﴾ ''ان سے پہلے جو لوگ گزر چکے انہوں نے بھی بڑی چالیں چلیں مگر فیصلہ کن چال تو پوری کی پوری اللہ کے ہاتھ میں ہے۔'' (سورہ رعد، آیت نمبر 42) سورہ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کافروں نے اسلام کے خلاف ایسی ایسی غضب کی سازشیں کیں اور چالیں چلیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتے ﴿وَ قَدْ مَکَرُوْا مَکْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَکْرُهُمْ وَ اِنْ کَانَ مَکْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○﴾ ''کافروں نے اپنی ساری چالیں چل دیکھیں مگر ان کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا اگرچہ ان کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 46) حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سال تک قوم کو دعوت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جب اپنی عرضداشت پیش کی تو اس کا ایک اہم نکتہ یہ بھی تھا ﴿وَ مَکَرُوْا مَکْرًا کُبَّارًا﴾ ''یا اللہ! اس قوم کے سرداروں نے مکروفریب کا بڑا بھاری جال پھیلا رکھا ہے۔'' (سورہ نوح، آیت نمبر 22) چنانچہ اسلام کے خلاف مکروفریب کے جال پھیلانے والے، دین اسلام کو مغلوب کرنے کے منصوبے بنانے والے اور مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کی تدبیریں کرنے والے یہی عزیز (His Higness) اور کریم (His Excellency) قیامت کے روز جب حساب کتاب کے لئے اٹھیں گے تو ان کی تواضع اسی المناک عذاب سے کی جائے گی۔

بلاشبہ یہ المناک عذاب ہے تو کافروں کے لئے لیکن ایمان لانے کے بعد اسلامی مما لک میں اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنے کی شازشیں کرنے والے اسلامی تعزیرات کا مذاق اڑانے والے اسلامی شعائر کی توہین اور تحقیر کرنے والے سودی نظام جاری رکھنے کی چالیں چلنے والے، اللہ اور اس کے رسول کو دھوکہ اور فریب دینے والے ''ہزایکسی لینسز'' کیا اس عذاب الیم سے بچ جائیں گے؟

پس اے صدارت اور وزارت کی کرسیوں پر براجمان ''ہزایکسی لینسیز'' کچہریوں اور عدالتوں میں رونق افروز ''مائی لارڈز'' اور اے صوبائی وقومی اسمبلیوں کے استحقاق کے مزے لوٹنے والے معززین ریاست! اللہ کے عذاب سے ڈر جاؤ، اسلام کے خلاف شازشیں کرنے سے باز آ جاؤ، اسلامی تعزیرات اور اسلامی شعائر کا مذاق مت اڑاؤ، اللہ اور اس کے رسول کو دھوکہ اور فریب دینا چھوڑ دو ورنہ اس کے عذاب سے بچ نہ سکو گے۔﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ ''ڈرو اس آگ سے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' (سورہ آل عمران آیت نمبر 131)

3 آگ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونسنے کا عذاب:

جہنم کے شدید عذابوں اور عقابوں میں سے ایک یہ ہوگا کہ کافروں کے ہاتھ اور پاؤں بھاری زنجیروں سے باندھ کر انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے اور اوپر سے دروازے سختی سے بند کر دیئے جائیں گے نہ ہوا کا گزر ہوگا، نہ روشنی کی کرن ہی نظر آئے گی نہ کوئی راہ فرار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جہنم کافر کے لئے اس طرح تنگ ہوگی جس طرح نیزے کی انی لکڑی کے دستے میں سختی سے ٹھونسی جاتی ہے۔

اس عذاب الیم کا اندازہ لگانے کے لئے پریشر ککر کا تصور کر لیجئے بہت بڑا پریشر ککر، جس میں ایک ہزار آدمیوں کی گنجائش ہو لیکن اس میں دو ہزار آدمیوں کو اس طرح زبردستی ٹھونس دیا جائے کہ سانس لینا بھی دشوار ہو، ہاتھ اور پاؤں زنجیروں سے بندھے ہوں کہ حرکت تک نہ کر سکیں اوپر سے ڈھکنا مضبوطی سے بند کر دیا جائے اور جہنم کی آگ میں پکنے کے لئے رکھ دیا جائے۔ اس حالت میں کافر موت کو پکاریں گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جب مجرم لوگ جہنم کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں مشکیں کس کر پھینکے جائیں گے تو اپنے لئے موت کو پکاریں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت

کونہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔'' (سورہ فرقان ،آیت نمبر 13-14) لیکن موت کا دور دور تک کوئی نشان نہیں ہوگا موت ذبح کی جا چکی ہوگی اور کافر لوگ اسی عذاب الیم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مبتلا رہیں گے۔

آ گ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پا بجولاں ٹھونسے جانے کا دردناک عذاب کن ظالموں کو دیا جائے گا۔ سورہ فرقان کی انہی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جواب بھی دے دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا﴾ ''جو شخص قیامت کو جھٹلائے اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔'' (سورہ فرقان ،آیت نمبر 11) قیامت کو جھٹلانے کا فطری نتیجہ دنیا میں مادر پدر آزاد زندگی بسر کرنا ہے۔ دین اور مذہب کا تمسخر اور مذاق اڑانے کی آزادی ،شعائر اسلامی کی تحقیر اور توہین کی آزادی ،فحاشی اور عریانی پھیلانے کی آزادی، نمائش حسن اور نمائش جسم کی آزادی، عریاں تصویریں اتروانے اور چھپوانے کی آزادی، غیر محرم مردوں اور عورتوں سے اختلاط کی آزادی، گانے بجانے اور ناچنے کی آزادی ،شراب اور زنا کی آزادی، اسقاط حمل کی آزادی، ہم جنس پرستی کی آزادی [1] مادر زاد برہنہ ہونے کی آزادی [2] اور ہر اس بات کی آزادی جس سے مرد اور عورت جنسی لذت حاصل کر سکیں۔ اس آزادی کے بدلے جہنم کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پابسلاسل قید کس قدر ہولناک اور عبرتناک انجام ہوگا دنیا میں اس آزادی کا ،کاش کافر لوگ آج یہ جان سکیں۔

لیکن اے لوگو، جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہو! آخرت پر یقین رکھتے ہو جنت اور جہنم

---

[1] لگتا ہے ہم جنس پرستی کی لعنت میں مبتلا اہل مغرب نے قوم لوط کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے ''عظیم'' برطانیہ کی عدالتوں نے ہم جنس پرستی کو ''قانونی جوڑوں'' کا درجہ دینا شروع کر دیا ہے چرچوں کے بعض پادری اپنے ہم جنس پرست ہونے پر اعلانیہ فخر کرتے ہیں برطانیہ کی برسر اقتدار لیبر پارٹی کی کابینہ میں ایسے وزراء کی خاصی تعداد شامل ہے جو اپنے ہم جنس پرست ہونے کے اظہار میں بے تکلف ہیں۔ (تکبیر 16 فروری 2000ء)

[2] مغرب میں مادر پدر آزادی اب کوئی راز کی بات نہیں رہی تاہم ایک خبر بطور مثال ملاحظہ ہو ''سیٹل میں ایک 37 سالہ مادر زاد برہنہ حسینہ ہائی وے پر موجود ایک کھمبے کو پکڑ کر رقص کرتے کرتے اوپر چڑھ گئی اور جھوم جھوم کر گانے لگی اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل بھی تھی پولیس نے فوری طور پر پاور کمپنی کو ٹیلیفون کر کے بجلی بند کروادی کیونکہ خاتون نشہ میں تھی اور تاروں کو لائٹر سے جلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ خاتون کے دیدار کے لئے پوری ٹریفک جام ہوگئی لوگ گھنٹہ بھر یہ ڈرامہ دیکھتے رہے آخر کار پولیس نے بڑی مشکل سے ہجوم پر قابو پا کر عورت کو کھمبے سے نیچے اتار کر گرفتار کیا۔ اس پر الزام یہ ہے اس نے سیفٹی ایکٹ کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس وجہ سے ٹریفک میں خلل پڑا (اردو نیوز، 10 ستمبر 1999ء) نہ شراب نوشی پر اعتراض نہ مادر زاد برہنہ ہونے پر مقدمہ! مغرب کی اس مادر پدر آزادی کے متوالوں کی کرمفرمائیوں سے اب تو وطن عزیز ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے ذرائع ابلاغ بھی اپنی قوم کو ''تکلف برطرف ہم تو سر بازار ناچیں گے'' کی تعلیم دے رہے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

کو برحق سمجھتے ہو، ذرا سوچو اور جواب دو کیا دنیا کی اس ''آزادی'' کے بدلے جہنم کی یہ ''قید'' قبول کرنے کو تیار ہو؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں زندگی بسر کرنے کا سودا گوارا کرلو گے؟ ﴿قُلْ اَذٰلِکَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ﴾ ''اے محمد ﷺ! ان سے پوچھو کیا یہ جہنم اچھی ہے یا وہ ابدی جنت جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 15)

4 چہروں پر آگ کے شعلے برسانے کا عذاب

جہنم سرتا سر آگ ہی آگ ہے سر سے پاؤں تک مجرموں کا سارا جسم آگ میں ہی جل رہا ہوگا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض مجرموں کے چہروں پر آگ کے شعلے برسانے اور چہروں کو آگ سے تپانے کا خصوصی ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اس روز تم دیکھو گے مجرم لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوں گے، تارکول کے لباس پہنے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 50-49)

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو جو ساخت عطا فرمائی ہے اس کے بارے میں قرآن پاک میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○﴾ ''ہم نے یقیناً انسان کو بہترین ساخت پر پیدا فرمایا ہے۔'' (سورہ تین، آیت نمبر 4) انسان کے سارے جسم میں سے چہرے کو اللہ تعالیٰ نے خوب صورتی، حسن، عزت اور وقار کی علامت بنایا ہے دلکش آنکھیں، ستواں ناک، متناسب کان، نرم و نازک ہونٹ، پرکشش رخسار، جوانی میں کالے سیاہ بال انسان کے حسن اور خوبصورتی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں بڑھاپے میں چاندی کی طرح سفید تار انسان کے وقار اور عزت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ چہرے کی اسی تکریم اور وقار کی خاطر رسول رحمت ﷺ نے یہ حکم دیا ہے ''کہ بیوی (بچے یا غلام وغیرہ) کو تربیت کے لئے مارنا پڑے تو چہرے پر نہ مارو۔'' (ابن ماجہ)

طبی نقطہ نظر سے چہرے کے تمام حصے باقی سارے جسم کے مقابلے میں زیادہ حساس اور نازک ہوتے ہیں، آنکھ، کان، ناک، دانت، رخسار وغیرہ کی رگیں براہ راست دماغ سے جڑی ہوتی ہیں دماغ سے قریب ہونے کی وجہ سے خون کی گردش چہرے میں باقی جسم کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ

معمولی سا غصہ آنے پر چہرے کا رنگ فوراً سرخ ہو جاتا ہے چہرے کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو باقی سارے حصے بھی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں صرف دانت میں درد ہو تو آنکھ، کان اور دماغ بھی درد محسوس کرنے لگتے ہیں، اور یہ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ انسان اس کا ایک ایک لمحہ گن گن کر گزارتا ہے اور جلد از جلد آرام حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جسم کے اس سب سے زیادہ حساس اور نرم و نازک حصہ یعنی چہرہ پر جب جہنم کی آگ کے شدید گرم شعلے برسائے جائیں گے تو کافروں کو کس قدر شدید تکلیف اور اذیت کا سامنا کرنا پڑے گا اس کا اندازہ جہنمیوں کی اس خواہش سے لگایا جا سکتا ہے ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ ”ہائے افسوس! میں مٹی ہوتا۔“ (سورہ نباء، آیت نمبر 40)

مجرموں کو جب مارا پیٹا جاتا ہے تو عموماً وہ اپنا چہرہ مار سے بچانے کے لئے ہاتھوں میں چھپا لیتے ہیں لیکن تصور کیجئے ایک طرف مجرموں کے ہاتھ اور پاؤں بھاری زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور دوسری طرف جہنم کے خوفناک داروغے بغیر کسی مزاحمت کے ان کے چہروں پر مسلسل آگ کی بارش برسا رہے ہوں گے گویا جسمانی عذاب کے ساتھ ساتھ شدید ذلت اور رسوائی کا عذاب بھی انہیں دیا جائے گا اور یہ رسوا کن عذاب گھنٹہ یا دو گھنٹے کے لئے نہیں، ہفتہ یا دو ہفتہ کے لئے نہیں، مہینہ یا دو مہینہ کے لئے نہیں، سال یا دو سال کے لئے نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوتا رہے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے ”کاش! کافر لوگ اس وقت کا یقین کر لیں جب وہ اپنے منہ آگ سے بچا سکیں گے نہ ہی اپنی پیٹھیں آگ سے بچا سکیں گے اور نہ ہی وہ (کہیں سے) مدد پائیں گے۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 30)

اس رسوا کن اور شدید عذاب سے دوچار ہونے والے کون بد بخت اور بدنصیب مجرم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ میں اس کی قرآن مجید میں وضاحت فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جس روز مجرموں کے چہرے آگ پر تپائے جائیں گے تو اس وقت وہ (مجرم) کہیں گے 'کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔“ اور کہیں گے ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے راہ کر دیا ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت فرما۔“ (سورہ احزاب، آیت نمبر 66-68)

گویا ان مجرموں کا جرم یہ ہوگا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں اپنے

سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی ہوگی کافروں کے کفر اور مشرکوں کے شرک کا یہ فطری نتیجہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کر رہے بلکہ اپنے عالموں، درویشوں، لیڈروں اور شہنشاہوں کی اطاعت کر رہے ہیں جس کی المناک سزا انہیں قیامت کے روز بھگتنی پڑے گی۔

ہمارے نزدیک کافروں اور مشرکوں کی نسبت ان مسلمانوں کا معاملہ زیادہ تشویشناک ہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے قیامت پر ایمان رکھتے ہیں جنت اور جہنم کو بھی مانتے ہیں لیکن اس کے باوجود کسی نہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں۔

یاد رہے جس طرح رسول اکرم ﷺ کی رسالت قیامت تک کے لئے دائمی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اطاعت بھی قیامت تک کے لئے دائمی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ ”اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر سارے لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر (سورہ سبا، آیت نمبر 28) دوسری جگہ ارشاد مبارک ہے ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾ ”اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 158) اسی طرح ارشاد مبارک ہے ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴾ ”بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان (یعنی قرآن) نازل فرمایا تا کہ وہ سارے جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔“ (سورہ فرقان، آیت نمبر 1) پس جو لوگ رسول اکرم ﷺ کی رسالت کو آپ کی حیات طیبہ تک محدود سمجھتے ہیں وہ یقیناً اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں اور جو لوگ رسول اکرم ﷺ کو محض اللہ تعالیٰ کا کلام پہنچانے والا پیغام بر سمجھ کر آپ کی بتلائی ہوئی تشریح اور توضیح (یعنی حدیث شریف) کی حجیت کا انکار کرتے ہیں وہ بھی اطاعت رسول سے انحراف کر رہے ہیں اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف قرآن مجید ہی ہدایت کے لئے کافی ہے اس کے ساتھ حدیث رسول ﷺ کی ضرورت نہیں وہ بھی اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں (ملاحظہ ہو سورہ نحل، آیت نمبر 44) اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن مجید تو قابل اعتماد حالت میں محفوظ ہے لیکن حدیث قابل اعتماد حالت میں محفوظ نہیں لہٰذا اس پر عمل کرنا ضروری نہیں وہ بھی اطاعت رسول سے انحراف کر رہے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ حجر، آیت نمبر 9) اور جو ”علماء“ اپنے فقہی مسلک کے تعصب کی بناء پر اپنے ائمہ کے اقوال کو رسول اکرم ﷺ کی احادیث پر ترجیح دیتے

ہیں وہ بھی اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں اور جو لوگ اپنے بزرگوں کے مراقبوں اور مکاشفوں کو حدیث رسول ﷺ پر ترجیح دیتے ہیں وہ بھی اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں اسی طرح جو لوگ اپنے اکابر کے مشاہدوں اور خوابوں کو سنت رسول ﷺ پر ترجیح دیتے ہیں وہ بھی اطاعت رسول ﷺ سے انحراف کر رہے ہیں۔ (ملاحظہ ہو سورہ حجرات، آیت نمبر 1)

ہم انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی خدمت میں انتہائی مخلصانہ اور ہمدردانہ درخواست کریں گے کہ اطاعت رسول ﷺ کا معاملہ بڑا ہی نازک ہے ایسا نہ ہو کہ ائمہ کی عقیدت، بزرگوں کی محبت اور خود ساختہ نظریات کا تعصب ہمیں قیامت کے روز کسی بڑے المناک عذاب سے دوچار کر دے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے بعد ایسا المناک انجام بڑا ہی خسارے کا سودا ہوگا ﴿اَلَا ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○﴾ خبردار! یہی سب سے بڑا خسارہ ہے۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 15)

5 گرزوں اور ہتھوڑوں کی مار کا عذاب:

جہنم میں کافروں اور مشرکوں کو لوہے کے گرزوں اور ہتھوڑوں سے مارنے کا عذاب بھی ہوگا اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ﴾ "اور (کافروں کو مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہوں گے۔" (سورہ حج، آیت نمبر 21) حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ کافروں کو مارنے والے گرز اس قدر وزنی ہوں گے کہ اگر ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور زمین پر بسنے والے سارے کے سارے انسان اور جن اسے اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکیں گے (مسند ابو یعلیٰ)

جہنم سے پہلے قبر میں بھی کافروں کو گرزوں اور ہتھوڑوں کی مار کا عذاب دیا جائے گا عذاب قبر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ناکام ہونے کے بعد کا اندھا اور بہرا فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے، جو اتنا وزنی ہوتا ہے کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے، اس گرز سے وہ اندھا اور بہرا فرشتہ اسے مارے گا جس سے کافر چیخے اور چلائے گا۔" آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔" کافر کی چیخ و پکار کی آوازیں

مشرق و مغرب کے درمیان جن وانس کے علاوہ ہر جاندار مخلوق سنتی ہے، فرشتے کی ضرب سے کافر مٹی (کی طرح ریزہ ریزہ) ہو جائے گا پھر اس میں روح ڈالی جائے گی۔" (مسند ابو یعلٰی) یہی عمل بار بار دہرایا جاتا رہے گا حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

جہنم کا عذاب، قبر کے عذاب سے کہیں زیادہ شدید اور المناک ہوگا قبر میں اگر ہتھوڑوں اور گرزوں سے مارنے والے فرشتے اندھے اور بہرے ہوں گے، جہنم کے فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے ﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ یعنی "جہنم پر نہایت بے رحم اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔" حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جہنمیوں کا پہلا جتھہ جہنم کی طرف جائے گا تو دروازے پر چار لاکھ فرشتے عذاب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے جن کے چہرے بڑے ہیبت ناک اور نہایت سیاہ ہیں کچلیاں باہر کو نکلی ہوئی ہیں سخت بے رحم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر رحم ان کے دلوں میں نہیں رکھا ان فرشتوں کی دوسری خوبی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ ﴿لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ "وہ فرشتے کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے بجالاتے ہیں۔" (سورہ تحریم، آیت نمبر 6) یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں کو جیسا عذاب کرنے کا حکم دیں گے فرشتے فوراً ویسا ہی عذاب دینا شروع کر دیں گے لمحہ بھر کے لئے بھی تامل یا توقف نہیں کریں گے۔ یہ فرشتے ایسی ایسی بدترین ترکیبوں سے کافروں کو سزائیں دیں گے کہ بڑے بڑے مجرموں کا پتہ پانی اور کلیجہ چھلنی ہو جائے گا۔ (ابن کثیر)

یہ ہے کافروں کا انجام اور کافروں کے کفر کی سزا۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی سب سے زیادہ قابل نفرت، حقیر ترین اور ذلیل ترین مخلوق ہے اور ایمان کی دولت سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی دوسری دولت نہیں، کاش مسلمان اس دنیا میں ایمان کی قدر و قیمت پہچان سکیں، رہے کافر تو یقیناً وہ قیامت کے روز عذاب دیکھ کر یہ تمنا کریں گے ﴿لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ﴾ "کاش وہ دنیا میں ہدایت کا راستہ اختیار کرتے۔" (سورہ قصص، آیت نمبر 64)

6 زہریلے سانپوں اور بچھوؤں کے ڈسنے کا عذاب:

جہنم میں زہریلے سانپوں اور بچھوؤں کے ڈسنے کا عذاب بھی ہوگا۔ سانپ اور بچھو دونوں انسان

کے دشمن سمجھے جاتے ہیں اور دونوں کے نام میں اس قدر خوف اور وحشت ہے کہ اگر کسی جگہ سانپوں اور بچھوؤں کا ٹھکانہ ہو تو وہاں رہائش اختیار کرنا تو دور کی بات کوئی شخص گزرنے کا خطرہ بھی مول لینے کو تیار نہیں ہوگا۔ بعض سانپوں کی شکل و شباہت، رنگت، طوالت اور حرکات و سکنات ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی انسان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔

سانپ یا بچھو زیادہ سے زیادہ کس قدر زہریلا ہوسکتا ہے۔ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو بھی نہیں ہوسکتا لیکن تجربات کی بناء پر بعض کتب میں شائع ہونے والی تفصیلات سے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ سانپ انتہائی خطرناک اور انسان کا جان لیوا دشمن ہے۔

جنوب مغربی فرانس میں واقع سانپوں کے مرکز سے ایک زہریلے سانپ کے بارے میں بعض معلومات شائع ہوئی ہیں جن کے مطابق یہ ڈیڑھ میٹر لمبا سانپ اپنے زہر سے بیک وقت پانچ آدمیوں کو ہلاک کرسکتا ہے۔ ❶

فروری 1999ء میں جامعہ ملک سعود، ریاض (سعودی عرب) میں طلباء کے لئے ایک تعلیمی نمائش منعقد ہوئی جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے انتہائی زہریلے سانپوں کی نمائش بھی کی گئی جو شیشوں کے صندوقوں میں بند تھے ان میں سے بعض کے بارے میں درج ذیل معلومات مہیا کی گئیں۔

عربی کوبرا (Arabian Cobra) جو عرب ممالک میں پایا جاتا ہے اس قدر زہریلا ہے کہ اس کے زہر کا صرف بیس (20) ملی گرام زہر 70 کلوگرام وزنی آدمی کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے جبکہ یہ کوبرا بیک وقت اپنے منہ سے 200 سے 300 ملی گرام تک زہر دشمن پر پھینکتا ہے۔ کنگ کوبرا، جو کہ ہندوستان اور پاکستان میں پایا جاتا ہے، کا ڈسا ہوا آدمی بھی فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں پایا جانے والا سانپ (West Diamond Back Snack) بھی انتہائی زہریلے سانپوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انڈونیشیا کا تھوک پھینکنے والا زہریلا سانپ (Indoesian Spitting Cobra) 2 میٹر لمبا ہوتا ہے اور یہ تین میٹر کے فاصلے سے انسان کی آنکھ میں پچکاری کی طرح زہر پھینکتا ہے جس سے انسان فوراً مر جاتا ہے۔

---

❶ اردو نیوز، جدہ 17 / اگست 1999ء

جہنم سے پہلے قبر میں بھی کافروں کو سانپوں کے ڈسنے کا عذاب دیا جائے گا چنانچہ عذاب قبر کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''کافر جب منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس پر ننانوے (99) سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو قیامت تک اس کا گوشت نوچتے رہتے ہیں اور اسے ڈستے رہتے ہیں۔'' قبر کے سانپ کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اگر وہ سانپ زمین پر ایک دفعہ پھونک مار دے تو روئے زمین پر کبھی کوئی سبزی نہ اُگے۔'' (مسند احمد) قبر کے سانپ کے بارے میں ابن حبان کی روایت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ایک اژدھے کے ستر منہ ہوں گے جن سے وہ کافر کو قیامت تک ڈستا رہے گا۔

جہنم کے سانپ کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے ''اس کا قد اونٹ کے برابر ہوگا اور اس کے ایک بار ڈسنے سے کافر چالیس سال تک تکلیف محسوس کرتا رہے گا۔'' (مسند احمد) قبر میں اور جہنم میں ڈسنے والے سانپ یقیناً دنیا کے سانپوں کے مقابلے میں ہزاروں گنا زہریلے، خطرناک اور وحشت ناک ہوں گے لیکن دنیا میں ایک عام زہریلے سانپ کے ڈسنے سے انسان جس المناک کیفیت سے دوچار ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ:

اولاً: انسان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

ثانیاً: زہر سے متاثرہ حصہ مفلوج ہو جاتا ہے

ثالثاً: ناک، منہ، کان حتی کہ آنکھوں سے بھی خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت محض ایک بار سانپ کے ڈسنے سے پیدا ہوتی ہے۔ تصور کیجئے جس انسان کو دنیا کے سانپوں کے مقابلے میں ہزاروں گنا زیادہ زہریلے سانپ بار بار ڈس رہے ہوں گے وہ کس قدر عذاب الیم میں گرفتار ہوگا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ!

بچھو کے ڈسنے کا اثر سانپ کے ڈسنے کے اثر سے بالکل مختلف ہوتا ہے بچھو کے ڈسنے سے انسان فوری طور پر دو طرح کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اولاً: جسم سوج جاتا ہے۔

ثانیاً: سانس لینے سے تکلیف اور گھٹن محسوس ہونے لگتی ہے۔

جہنم کے بچھو کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''وہ خچر جتنا بڑا ہوگا اور اس کے ایک

بار ڈسنے سے کافر چالیس سال تک اس کی جلن محسوس کرتا رہے گا۔'' (مسند احمد) جس کا مطلب یہ ہے کہ بچھو کے مسلسل ڈسنے کے نتیجہ میں جہنمی کی سوجن (Swelling) میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہے گا اور اس کی سانس میں گھٹن بھی لحہ لحہ بڑھتی جائے گی یہ اس عذاب الیم کا ایک حصہ ہے جو جہنم میں کافر کو دیا جائے گا کیا کافر جہنم میں ان سانپوں اور بچھوؤں کو مار ڈالیں گے یا کہیں بھاگ جائیں گے یا کوئی جائے پناہ پائیں گے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ ''وہ وقت بھی آئے گا جب کافر لوگ پچھتا پچھتا کر کہیں گے کاش ہم مسلمان ہوتے۔'' (سورہ حجر، آیت نمبر 2)

لیکن اے ایمان لانے والو! جہنم اور اس کے عذابوں پر یقین رکھنے والو! تم تو اللہ کے عذابوں سے ڈر جاؤ، اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے باز آ جاؤ، اللہ کے عذابوں کو جاننے اور ماننے کے باوجود اس کی نافرمانی کرنا تو اور بھی اللہ کے عذاب کو بھڑکانے والی بات ہے۔ ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ ''پھر کیا تم اللہ کی نافرمانی سے باز آتے ہو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 19)

(7) بدن کو بڑا کرنے کا عذاب:

موجودہ جسامت میں جہنم کا عذاب برداشت کرنا چونکہ ناممکن ہوگا اس لیے جہنمی کی جسامت کو بہت زیادہ بڑھا دیا جائے گا جو کہ بذات خود ایک عذاب کی صورت ہوگی رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جہنم میں کافر کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔'' (مسلم) ''بعض کافروں کے کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔'' (مسلم) ''بعض کی موٹائی بیالیس ہاتھ (63 فٹ) کے برابر ہوگی۔'' (ترمذی) یہ فرق کافروں کے اعمال کے فرق کی وجہ سے ہوگا بعض کافروں کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔'' (مسلم) ''بعض کافروں کے صرف کان اور کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا، بعض کافروں کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی (یعنی چار سو دس کلومیٹر)'' (ترمذی) ''بعض کافر جہنم کے وسیع و عریض کونے میں سما جائیں گے۔'' (ابن ماجہ) ''بعض کافروں کے بازو اور رانیں پہاڑ پہاڑ کے برابر ہوں گی۔'' (احمد) اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بلا امتیاز تمام انسانوں کو بڑا خوبصورت اور متناسب جسم عطا فرمایا ہے اگر اسی متناسب جسم میں کوئی ایک سا عضو

بھی غیر متناسب ہوتا تو انسان کی شکل بڑی بھدی اور مضحکہ خیز بن جاتی۔ تصور کیجئے کہ 5 یا 6 فٹ جسم کے ساتھ اگر دس فٹ لمبے بازو لگا دیئے جاتے یا پیشانی پر ایک فٹ لمبی ناک لگا دی جاتی تو انسان کی شکل کس قدر بدصورت بلکہ ڈراؤنی ہوتی؟ ممکن ہے جہنم میں کافر کی جسامت کو اسی بے ڈھبے طریقے سے بڑھا کر انتہائی مکروہ خوفناک اور ڈراؤنی صورت دے دی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب!

انسانی جسم میں تکلیف کے اعتبار سے جلد (یا کھال) کا حصہ سب سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافروں کو جہنم میں زیادہ سے زیادہ تکلیف پہنچانے کے لئے جلی ہوئی کھال (یا جلد) کو بار بار بدلنے کا ذکر قرآن مجید میں خاص طور پر آیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سورہ نساء، آیت نمبر 4) کھال کو جب کھینچا جائے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہے اس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ بازو یا ٹانگ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کے لئے کھال کو معمولی سا کھینچنا پڑتا ہے اس کے درد سے آدمی بلبلا اٹھتا ہے۔ اسی کھال کو کھینچ کر جب اتنا بڑھا دیا جائے گا جس کا ذکر احادیث مبارکہ میں ملتا ہے تو اس کافر کو کتنی شدید تکلیف ہوگی؟ دنیا میں شاید اس کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں!

اتنی بڑی جسامت کے کافر کو جب بڑے بڑے اژدہا اور بچھو بار بار ڈسیں گے اور اس کا گوشت نوچیں گے تو ان کے زہر کے طبعی اثرات کے باعث مدہوش، مفلوج، خون آلود اور ہانپتے کانپتے کافر کی ہیئت کا تصور کیجئے۔ الحفیظ الامان!

انسان کے اندر اپنے جسم کو اٹھانے کی طاقت بھی ایک حد تک ہی رکھی گئی ہے۔ یہی جسم اگر غیر معمولی طور پر موٹا ہو جائے تو انسان کے لئے اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا اس قدر مشکل ہو جاتا ہے کہ زندگی باعث عذاب بن جاتی ہے اور موٹاپے کی وجہ سے جسم میں دیگر بہت سے عوارض اس کے علاوہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دل کی بیماریاں، سانس کی بیماریاں نظر کی بیماریاں، ذیابیطس کی بیماریاں، جہنم میں کافر کی جسامت اس قدر بڑھانے سے دیگر عوارض عذاب کی شکل میں پیدا ہوں گے یا نہیں؟ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں، لیکن یہ بات تو واضح ہے کہ فرشتے گرزوں اور ہتھوڑوں سے اسے ماریں، یا سانپ اور بچھو کاٹیں، کافر حرکت تک نہیں کر سکے گا اور اگر کبھی فرشتے اسے زبردستی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا کر لے جانا چاہیں گے تو کافر کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا اس قدر مشکل ہوگا کہ وہ ایک الگ عذاب الیم کی شکل بن جائے گی۔

کافر جہنم میں چیخ چیخ کر کہیں گے ''یا اللہ! ایک بار یہاں سے نکال لے آئندہ ہم نیک بن کر رہیں گے۔'' جواب میں ارشاد ہوگا ﴿فَذُوقُوا فَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ﴾ '' مزا چکھو (اپنے کفر اور شرک کا) ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 37) ﴿اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِرَحْمَتِهٖ وَ فَضْلِهٖ وَ كَرَمِهٖ اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت، اور فضل و کرم سے جہنم کے عذاب سے پناہ دے بے شک وہ بڑا سخی انعام فرمانے والا، بادشاہ، احسان فرمانے والا، شفقت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

8 شدید سردی کا عذاب:

جس طرح آگ انسانی جسم کو جلا دیتی ہے اسی طرح شدید سردی بھی انسانی جسم کو جلا دیتی ہے اس لئے جہنم میں شدید سردی کا عذاب بھی ہوگا جہنم کے اس طبقہ کا نام ''زمھریر'' ہے۔ زمہریر میں کس قدر شدید سردی ہوگی اس کا علم تو علیم و خبیر ذات ہی کو ہے لیکن یہ سردی چونکہ عذاب دینے کے لئے ہوگی، لہٰذا اس سردی سے تو بہر حال کہیں زیادہ ہوگی جو اس دنیا کے کسی بھی سرد سے سرد خطے میں دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں ہو سکتی ہے۔ جس کا مقابلہ کرنے کے لئے گرم لباس، کمبل، لحاف، ہیٹر، آگ کی انگیٹھیاں، گرم سے گرم کھانے پینے کی اشیاء اور نہ جانے کس کس چیز کا اہتمام کیا جاتا ہے تب بھی ذرا سی بے احتیاطی انسان کو فوراً کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ احتیاطی تدابیر کے بغیر ننگے بدن انسان کو دنیا کی سردی برداشت کرنی پڑے تو وہ بھی عذاب سے کم نہیں حالانکہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق دنیا کی سردی محض جہنم کے اندرونی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ (بخاری) اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ محض جہنم کے اندرونی سانس سے پیدا ہونے والی سردی اگر انسان کے لئے اس قدر ناقابل برداشت ہے تو پھر جہنم کے اندر سردی کے طبقہ ''زمہریر'' میں انسان کی کیفیت کیا ہوگی؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑا ہی نرم و نازک اور حساس جسم عطا فرمایا ہے اس قدر نرم و نازک کہ صرف 35 اور 37 ڈگری سنٹری گریڈ کے درمیان وہ صحت مند رہتا ہے۔ اس درجہ حرارت سے کم یا زیادہ دونوں بیماری کی علامتیں ہیں۔ اگر جسم کا درجہ حرارت 35 سے کم ہو کر 26 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ جائے تو اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور اگر یہ درجہ حرارت شدید سردی کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ میں منفی 6.75

ڈگری سنٹی گریڈ (یا 20 ڈگری فارن ہائیٹ) تک پہنچ جائے تو جسم کا وہ حصہ سردی کے باعث جل کر یا گل سڑ کر فوراً الگ ہو جاتا ہے جسے طبی اصطلاح میں "FROSTBITE" کہا جاتا ہے۔

لمحہ بھر کے لئے فرض کیجئے کہ "زمہریر" میں صرف اسی قدر سردی ہوگی جس سے جسم کے اندر کا درجہ حرارت منفی 6.7 ڈگری سنٹی گریڈ (یا 20 ڈگری فارن ہائیٹ) تک پہنچ جائے تو اس عذاب کی کیفیت یہ ہوگی کہ زندہ انسان کا جسم سردی کی شدت سے ریت کی طرح بکھر کر ذرہ ذرہ ہو جائے گا اور پھر اسے نئے سرے سے جسم دیا جائے گا پھر سردی کی شدت سے اس کا جسم ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور پھر اسے جسم دے دیا جائے گا جب تک وہ زمہریر میں رہے گا اسی عذاب الیم میں مبتلا رہے گا۔

مذکورہ تجزیہ محض سائنسی حقائق اور تجربات کی روشنی میں کیا گیا ہے جبکہ یہ بات واضح ہے کہ جہنم کی آگ کی طرح "زمہریر" کی سردی بھی دنیا کی سردی سے کہیں زیادہ شدید ہوگی۔ "زمہریر" کی اصل سردی میں عذاب اور عقاب کی ٹھیک ٹھیک کیفیت کیا ہوگی؟ اس کا شاید ہم اس دنیا میں تصور بھی نہ کر سکیں لیکن اس بات میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں کہ جہنم کی آگ ہو یا زمہریر کی سردی، کافر زندگی پر موت کو ترجیح دیں گے اور بار بار موت مانگیں گے ﴿وَ نَادَوْا یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ﴾ "اور وہ پکاریں گے اے مالک! (داروغہ جہنم کا نام) (کاش!) تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے۔" جواب میں ارشاد ہوگا ﴿اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ﴾ "بے شک اب تم اسی میں رہو گے۔" (سورہ زخرف، آیت نمبر 77) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم اور احسان سے زمہریر کے عذاب سے پناہ عطا فرمائے۔ وہ یقیناً بڑا بخشنہار، درگزر فرمانے والا اور اپنے بندوں پر رحم اور شفقت فرمانے والا ہے۔

(9) بعض نامعلوم عذاب:

قرآن و حدیث میں آگ کے علاوہ جہنم میں دیئے جانے والے عذابوں کی بہت سی قسموں کا جہاں عمومی تذکرہ فرمایا گیا ہے وہاں بعض گناہوں کے خاص خاص عذابوں کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے ﴿وَ اٰخَرُ مِنْ شَکْلِہٖٓ اَزْوَاجٌ﴾ "اور اسی قسم کے بعض دوسرے عذاب بھی ہوں گے۔" (سورہ ص، آیت نمبر 58) کہیں صرف ﴿عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾

''دردناک عذاب'' اور کہیں ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ''بہت بڑا عذاب'' اور کہیں ﴿عَذَابٌ شَدِيدٌ﴾ ''بڑا سخت عذاب'' کہنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ وہ ''بعض دوسرے عذاب'' یا ''عذاب الیم'' یا ''عذاب عظیم'' یا ''عذاب شدید'' کیا ہوں گے؟ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

محسوس یہ ہوتا ہے کہ جس طرح جیل میں ویسے تو مجرموں کی سزائیں متعین ہوتی ہیں لیکن بعض نامی گرامی مجرموں کے لئے بعض اوقات افسران بالا صرف اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ ''فلاں مجرم کو اچھی طرح سبق سکھایا جائے'' اور جلاد خوب جانتے ہیں کہ افسران بالا کیا چاہتے ہیں اور ایسے مجرموں کو سبق سکھانے کا کیا طریقہ ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کفر کے بڑے بڑے علمبرداروں کو سبق سکھانے کے لئے صرف اتنا ارشاد فرمادیں گے ''فلاں فلاں مجرم کو عذاب الیم دیا جائے۔'' جہنم کے داروغے خوب جانتے ہوں گے کہ ایسے کٹے کافروں کو عذاب الیم دینے کی کون کون سی شکلیں ہیں اور جو مجرم عذاب عظیم کے مستحق ہیں انہیں عذاب عظیم کیسے دینا ہے؟ واللہ اعلم بالصواب!

یہ ہے وہ جہنم اور اس کے عذاب جن سے خبردار کرنے کے لئے اللہ کے رسول نذیر بنا کر بھیجے گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو آگ سے ڈرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لوگوں کو بار بار خبردار کیا ﴿اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ ''آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر کے بچو اور جو یہ بھی نہ پائے وہ اچھی بات ہی کہہ کر بچے۔'' (مسلم) یعنی آگ سے بچنا اتنا ضروری ہے کہ جس کے پاس صدقہ خیرات کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو وہ کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کر کے بچے اور جس کے پاس کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ہو وہ اچھی بات کہہ کر ہی بچنے کی کوشش کرے۔ رسول اکرم ﷺ کے آخری الفاظ ''جس کے پاس کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ہو......'' یہ ظاہر کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو آگ سے بچانے کے لئے کتنی حرص اور آرزو رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمیں جہنم کی آگ سے بچنے کی دعا اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن مجید کی سورتیں سکھلاتے۔ (نسائی)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اگر میرے پاس مددگار ہوتے تو میں انہیں ساری دنیا میں منادی کے لئے بھیجتا کہ وہ اعلان کریں 'لوگو! جہنم کی آگ سے بچو، لوگو! جہنم کی آگ سے بچو۔'' ساری دنیا میں نہ سہی لیکن اتنا تو کم از کم ہم میں سے ہر آدمی کر ہی سکتا ہے کہ اپنے بال بچوں کو جہنم کی آگ سے

خبردار کردے، اپنے اعزہ و اقارب کو جہنم کی آگ سے ڈرا دے، اپنے دوست احباب اور یمین و یسار ہمسایوں کو جہنم کی آگ سے خبردار کردے کہ لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اور جس کے پاس یہ بھی نہ ہو وہ اچھی بات ہی کہہ کر بچے۔ (مسلم)

حد چاہیے سزا میں......!

جہنم کی آگ اور اس میں مختلف قسم کے عذابوں کا مطالعہ کرتے وقت آدمی کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں بے اختیار آدمی جہنم سے پناہ مانگنے لگتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آتا ہے کہ زندگی بھر کے گناہ، خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں بہرحال ان گناہوں کی سزا کے لئے ایک حد ہونی چاہئے اور پھر وہ ذات جو اپنے بندوں پر بڑی ہی رحیم اور مہربان ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسانوں کو کیسے اور کیوں کر آگ میں ڈال دے گی؟

اس سوال کا جواب تلاش کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے قوانین جزا و سزا میں سے ایک اہم قانون ذہن نشین کر لینا چاہئے، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جس شخص نے لوگوں کو ہدایت کی دعوت دی اسے ان تمام لوگوں کے برابر ثواب ملے گا، جنہوں نے اس کی دعوت پر عمل کیا اور ان لوگوں کے اپنے ثواب میں کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی اسی طرح جس نے لوگوں کو گمراہی کی طرف بلایا اسے ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا جنہوں نے اس کی دعوت پر گناہ کیا جبکہ گناہ کرنے والوں کے اپنے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔'' (مسلم) اس قانون کی مزید وضاحت ہابیل اور قابیل کے واقعہ سے بھی ہو جاتی ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''دنیا میں کوئی شخص ظلم سے قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم کا پہلا بیٹا یعنی قابیل (قاتل) بھی اس کے گناہ میں شریک ہوتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔ (بخاری و مسلم) اس قانون کے تحت ایک کافر کو صرف اس کے اپنے کفر کی سزا ہی نہیں ملے گی بلکہ اس کی اولاد اور پھر اولاد کی اولاد...... حتی کہ قیامت تک اس کی نسل سے جتنے بھی کافر پیدا ہوں گے، ان تمام کافروں کے کفر کی سزا اس پہلے کافر کو ملے گی جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا جبکہ ان تمام کافروں کو اپنے اپنے کفر کی سزا بھی ملے گی اور یہی معاملہ ہر اس کافر کے

ساتھ ہوگا جس نے اپنی اولاد کو کفر کی تعلیم دی اور کفر پر قائم رکھا۔ اس اصول کے تحت ہر کافر کے جرائم کی فہرست اتنی ثقیل اور طویل نظر آتی ہے کہ اس کا جہنم میں ابدی ٹھکانا عدل وانصاف کے تقاضوں کے عین مطابق واضح طور پر نظر آتا ہے یہ معاملہ تو ہے فرد واحد کے کفر کا، اگر کوئی کافر کفر کو اجتماعی تحریک کی شکل دے کر کسی معاشرے، ملک یا پوری دنیا پر مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ منظّم جدو جہد اس کے اصل گناہ یعنی کفر میں مزید اضافہ کا باعث بنے گی اور اس اضافہ کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اس منظّم جدو جہد کے نتیجہ میں کتنے لوگ گمراہ ہوئے اور اس تحریک کو برپا کرنے کے لئے کتنے اور کیسے کیسے جرائم کئے گئے۔ مثلاً لینن نے کمیونزم کی گمراہی ایجاد کی اور پھر اس گمراہی کو مختلف ممالک میں مسلط کرنے کے لئے لاکھوں انسانوں کو بے دریغ قتل کیا، مزاحمت کرنے والے لاکھوں انسانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں ٹینکوں تلے روندی گئیں، مسلم اکثریتی ریاستوں میں اسلام کی راہ روکنے کے لئے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ اللہ اور رسول کا نام لینے پر پابندی، اذان پر پابندی، نماز پر پابندی، قرآن پر پابندی، مساجد اور مدارس پر پابندی، علماء فضلاء اور مشائخ تہ تیغ، یہ سارے کے سارے جرائم لینن کے گناہوں میں اضافہ در اضافہ کا باعث بنیں گے اور یوں وہ صرف اپنی صلبی نسل کے کافروں کے کفر کا ہی ذمہ دار نہیں ہوگا بلکہ اربوں کھربوں انسانوں کی گمراہی کا بوجھ اپنی گردن پر لئے ہوئے قیامت کے دن آئے گا۔ قتل وغارت اور فساد فی الارض کے جرائم کی فہرست اس کے علاوہ ہوگی۔ آخر ایسے اسلام دشمن اور کٹے کافر کے لئے جہنم سے زیادہ موزوں جگہ اور کون سی ہو سکتی ہے۔

مارچ 1846ء میں ''مہاراجہ'' گلاب سنگھ نے کشمیر خرید کر اپنا جابرانہ تسلط جمانے کی کوشش کی تو دو مسلمان سرداروں، ملی خان اور سبز علی خان، نے مزاحمت کی۔ گلاب سنگھ نے دونوں سرداروں کو الٹا لٹکا کر زندہ کھالیں کھینچنے کا حکم دیا۔ یہ منظر اس قدر خوف ناک تھا کہ گلاب سنگھ کا بیٹا رنبیر سنگھ تاب نہ لا سکا اور دربار سے اٹھ کر چلا گیا۔ گلاب سنگھ نے اسے واپس بلا کر کہا ''اگر تمہارے اندر یہ منظر دیکھنے کی ہمت نہیں تو تمہیں ولی عہد کے منصب سے معزول کر دیا جائے گا۔'' اسلام اور مسلمان دشمنی کی اس تعلیم وتربیت کا حساب جہنم کی آگ کے سوا اور کون بے باق کر سکتا ہے؟

تقسیم ہند کے دوران ''لارڈ'' ماؤنٹ بیٹن ، ''سر'' پٹیل، ''ہزایکسی لینسی'' نہرو اور ''آنجہانی'' گاندھی نے اسلام دشمنی میں جس طرح سوچے سمجھے منصوبے بنا کر مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کروایا، مسلم خواتین کی بے حرمتی کروائی معصوم بچوں کو ذبح کروایا، اس کا بدلہ جب تک جہنم کی آگ، جہنم کے سانپ اور بچھو نہیں لیں گے تب تک ان بے گناہ مقتول مسلمانوں، عفت ماب مسلم خواتین اور معصوم مسلمان بچوں کے کلیجے کیسے ٹھنڈے ہوں گے۔ وعلی ہذا القیاس بوسنیا، کوسوو، شیشان وغیرہ!

پس وہ علیم وخبیر ذات، جو انسانوں کے دلوں میں چھپی تمناؤں اور آرزوؤں تک سے واقف ہے جنتی جنتی اور جو جو سزا کافروں کے لئے مقرر فرمائے گا وہ ٹھیک ٹھیک اسی سزا کے مستحق ہوں گے نہ اس سے ذرہ برابر کم ہوگی نہ زیادہ بلکہ عدل وانصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہوگی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو اپنی ساری مخلوق کے لئے بلا امتیاز رحمٰن اور رحیم ہے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں فرمائے گا ﴿ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴾ ''اور تیرا رب کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرے گا۔'' (سورہ کہف ، آیت نمبر 49)

اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ﴾

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جو بھی حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیتے ہیں وہ بجالاتے ہیں۔'' (سورہ تحریم ، آیت نمبر 6)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا واضح الفاظ میں حکم دیا ہے:

1. اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔
2. اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

اہل وعیال سے مراد بیوی اور بچے ہیں گویا ہر آدمی اپنے ساتھ اپنے بیوی اور بچوں کو بھی جہنم کی آگ

سے بچانے کا پابند ہے یہ اپنے اہل وعیال سے سچی خیر خواہی کا تقاضا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری بھی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو جب یہ حکم دیا ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝﴾ "اپنے قریبی اعزہ کو جہنم کی آگ سے ڈراؤ۔" تو آپ ﷺ نے اپنے کنبے اور قبیلے والوں کو بلایا انہیں جہنم کی آگ سے ڈرایا اور آخر میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام لے کر فرمایا ((یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا)) "اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اللہ کے مقابلے میں (قیامت کے روز) میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔" (مسلم) اپنے عزیز واقارب اور کنبے قبیلے والوں کو جہنم کی آگ سے ڈرانے کے بعد اپنی بیٹی کو جہنم کی آگ سے ڈرا کر آپ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو خبردار فرما دیا کہ اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانا بھی والدین کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں۔" (بخاری) گویا عام اصول یہی ہے کہ والدین ہی اولاد کو یا تو جنت کی راہ پر ڈالتے ہیں یا جہنم کی راہ پر۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کی بہت سی کمزوریوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً "انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔" (سورہ ابراہیم ، آیت نمبر 34) "انسان بڑا جلد باز ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 11) وغیرہ دیگر کمزوریوں کی طرح ایک کمزوری یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ انسان جلد حاصل ہونے والے فوائد کو زیادہ اہمیت دیتا ہے خواہ وہ عارضی اور قلیل ہی کیوں نہ ہوں جبکہ دیر سے حاصل ہونے والے فوائد کو نظر انداز کر دیتا ہے خواہ وہ ابدی اور کثیر ہی کیوں نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ یَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا﴾

"بیشک یہ لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہیں اور آگے آنے والا بھاری دن نظر انداز کر دیتے ہیں۔" (سورہ دہر، آیت نمبر 27)

یہ انسان کی اسی فطری کمزوری کا نتیجہ ہے کہ بیشتر والدین اپنی اولاد کو دنیا کی عارضی زندگی میں اعلیٰ مناصب، باعزت اور باوقار مقام دلوانے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوانے کا اہتمام کرتے ہیں خواہ اس کے لئے انہیں کتنا عرصہ لگے کتنی دولت خرچ کرنی پڑے اور کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں جبکہ

بہت ہی قلیل تعداد ایسے والدین کی ہے جو اپنی اولاد کو آخرت کی ابدی زندگی میں اعلیٰ مناصب باعزت اور پروقار مقام دلوانے کے لئے دینی تعلیم دلوانے کا اہتمام کرتے ہیں جس کا حصول دنیاوی تعلیم کے مقابلے میں آسان بھی ہے اور دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے والدین کے لئے نفع بخش بھی ہے۔

دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والے بیشتر بچے عملی زندگی میں اپنے والدین کے باغی اور خودسر ثابت ہوتے ہیں جبکہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے بیشتر بچے اپنے والدین کے فرماں بردار اور خدمت گار ثابت ہوتے ہیں۔ آخرت کے اعتبار سے تو یقیناً وہی اولاد والدین کے لئے نفع بخش ہوگی جو صالح، متقی اور دیندار ہوگی، ان سارے حقائق کو جاننے اور ماننے کے باوجود بلا مبالغہ ننانوے فیصد تعداد ان لوگوں کی ہے جو دنیاوی تعلیم کو دینی تعلیم پر ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے انسان کی اس کمزوری کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیں:

فرض کیجئے! کسی مکان کو آگ لگ جاتی ہے اس مکان کے سارے مکین گھر سے باہر نکل آتے ہیں، غلطی سے ایک بچہ مکان کے اندر رہ جاتا ہے۔ اندازہ فرمایئے اس صورت حال میں والدین کے اضطراب کی کیا کیفیت ہوگی؟ دنیا کی کوئی مصروفیت یا مجبوری مثلاً کاروبار، ملازمت، حادثہ یا بیماری وغیرہ والدین کی توجہ بچے سے ہٹا سکے گی؟ ہرگز نہیں! بچہ جب تک آگ سے بچ کر نکل نہیں آتا والدین کو پل بھر کے لئے چین نصیب نہیں ہوگا۔ اپنے بچے کو آگ سے بچانے کے لئے والدین کو جان کی بازی تک لگانی پڑے تو وہ بھی لگا دیں گے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اس عارضی زندگی میں تو ہر شخص کا شعور یہ کام کرتا ہے کہ اسے اپنی اولاد کو ہر قیمت پر آگ سے بچانا چاہئے لیکن آخرت میں جہنم کی آگ سے اپنی اولاد کو بچانے کا شعور کم ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ﴾ "میرے بندوں میں سے شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔" (سورہ سبا، آیت نمبر 13)

بلا شبہ انسان کی یہ کمزوری اس آزمائش کا حصہ ہے جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا ہے لیکن عقل مند وہی ہے جو اس آزمائش کا شعور حاصل کر لے۔ اس آزمائش کا شعور یہی ہے کہ انسان اپنے خالق اور مالک کا حکم بلا چوں و چرا تسلیم کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو جہنم سے بچنے اور اپنے بیوی بچوں کو جہنم سے بچانے کا حکم دیا ہے تو ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے اس اضطراب اور پریشانی سے 69 درجہ زیادہ اضطراب اور پریشانی محسوس کرے

جتنی ہر شخص اپنے آپ کو یا اپنے بیوی بچوں کو اس دنیا کی آگ سے بچانے کے لئے محسوس کرتا ہے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہر مسلمان کو دو باتوں کا اہتمام ہر قیمت پر کرنا چاہئے۔

اولاً : قرآن وحدیث کی تعلیم کا اہتمام۔ جہالت اور لاعلمی خواہ دنیا کے معاملے میں ہو یا دین کے معاملے میں، انسان کے نقصان اور خسارے کا باعث بنتی ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُوْنَ ○﴾(9:39)

''بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 9)

یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ جو شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے، حشر نشر کے حالات سے واقف ہے، جنت کی ابدی نعمتوں اور جہنم کے عذاب اور عقاب کا علم رکھتا ہے۔ اس کی زندگی اس شخص کی زندگی سے بالکل مختلف ہوگی جو محض رسمی طور پر آخرت کو مانتا ہے لیکن حشر نشر کے حالات، جنت کی ابدی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں سے لاعلم ہے۔ کتاب وسنت کا علم رکھنے والے لوگ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ راست باز، ایماندار، متقی اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾(28:35)

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم (قرآن وحدیث) رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 28)

پس جو لوگ اپنی اولاد کو دنیاوی تعلیم کی خاطر قرآن وحدیث کی تعلیم سے محروم کر دیتے ہیں وہ درحقیقت اپنی اولاد کی عاقبت برباد کر کے ان پر ظلم عظیم کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی اولاد کو دنیا کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کی تعلیم سے بھی آراستہ کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی اولاد کی عاقبت سنوار کر ان پر احسان عظیم کرتے ہیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں سرخرو ہو کر انعام واکرام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

ثانیاً : گھر میں اسلامی ماحول کا قیام۔ بچے کی شخصیت کو قرآن وسنت کی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے گھر کے اندر اسلامی ماحول کا قیام بہت ہی اہم ہے پانچ وقت پابندی سے نماز کا اہتمام کرنا، گھر میں آتے جاتے سلام کہنا، سچ بولنے کی عادت ڈالنا، کھانے پینے میں اسلامی آداب کا خیال رکھنا، صدقہ وخیرات کی عادت ڈالنا، سونے اور جاگنے کی دعاؤں کا اہتمام کرنا، موسیقی، گانا

بچانا، تصاویر نیز فلمی جرائد، عریاں تصاویر پر مشتمل اخبارات وغیرہ سے گھر کو پاک صاف رکھنا، جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے سے بچنا، انبیاء کرام کے واقعات، حیات طیبہ، قرآنی قصص، غزوات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات کی سیرت وغیرہ پر مشتمل لٹریچر بچوں کو فراہم کرنا، آپس میں ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آنا، یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو بچے کی شخصیت تعمیر کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، لہٰذا جو والدین اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی ذمہ داری پوری کرنا چاہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دلوانے کے ساتھ ساتھ گھر کے اندر مکمل اسلامی ماحول بھی انہیں فراہم کریں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے کے بعد شیطان جب راندہ درگاہ ہوا تو اس نے عہد کیا ''اے میرے رب! میں انسانوں کے لئے زمین میں بڑی کشش اور زینت پیدا کروں گا اور سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔'' (سورہ حجر، آیت نمبر 39) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں ''میں انہیں (گمراہ کرنے کے لئے) آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہر طرف سے گھیروں گا۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 17) حقیقت یہ ہے کہ شیطان دن رات ہر انسان کے پیچھے لگا ہوا ہے تاکہ موت سے پہلے پہلے اسے کسی نہ کسی فتنے میں مبتلا کر کے جنت کی راہ سے ہٹا کر جہنم کی راہ پر ڈال دے۔ انسانوں کو گناہ پر جمائے رکھنے اور ان میں بے عملی پیدا کرنے کے لئے شیطان کا سب سے زیادہ پرکشش اور خوشنما ہتھیار یہ ہے کہ اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے وہ سب کچھ معاف کر دے گا۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے اور اللہ تعالیٰ کے غصہ پر غالب ہے لیکن اس رحمت کے حصول کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قواعد وضوابط قرآن مجید میں واضح فرما دیئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی﴾

''اور جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے، نیک عمل کرے پھر ہدایت پر جما رہے اس کے لئے

میں بڑا ہی بخشنہار رہوں۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 82)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بخشش کے لئے چار شرائط مقرر فرمائی ہیں:

① توبہ:

اگر کوئی شخص پہلے کفر اور شرک میں مبتلا تھا تو کفر اور شرک سے باز آنا لیکن اگر کوئی شخص کافر یا مشرک نہیں ویسے کبائر میں مبتلا تھا تو اس کا کبائر سے باز آنا اور ترک کرنا پہلی شرط ہے۔

② ایمان:

سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا نیز کتابوں پر فرشتوں پر اور آخرت پر ایمان لانا دوسری شرط ہے۔

③ صالح اعمال:

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنا زندگی کے ہر معاملے میں رسول اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ کی اتباع کرنا تیسری شرط ہے۔

④ استقامت:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں اگر کوئی مصیبت یا آزمائش آئے تو استقامت اختیار کرنا چوتھی شرط ہے۔

جو شخص مذکورہ بالا چار شرائط پوری کرے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بخشش کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قانون اور ضابطہ رحم فرمانے کا اور لوگوں کے گناہ معاف کرنے کا۔

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے توبہ کا قاعدہ بیان فرماتے ہوئے یہ بات بھی واضح فرمادی ہے کہ توبہ ان لوگوں کی قبول ہے جو لاعلمی یا بھول چوک سے گناہ کرتے ہیں لیکن جو لوگ عمداً گناہ کرتے چلے جائیں۔ ان کے لئے مغفرت نہیں بلکہ عذاب الیم ہے

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○﴾(4:17-18)

''ہاں یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کرتے ہیں اور اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا حکیم اور دانا ہے (اور یہ بھی جان لو کہ) توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں جو برے کام کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر ہیں ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔'' (سورہ نساء ، آیت نمبر 17-18)

اس آیت نمبر میں تین باتیں بڑی واضح ہیں:

اولاً: گناہوں سے معافی صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو لاعلمی یا بھول چوک سے گناہ کرتے ہیں۔

ثانیاً: زندگی بھر عمداً گناہ کرنے والوں کے لئے عذاب الیم ہے۔

ثالثاً: حالت کفر میں مرنے والوں کے لئے عذاب الیم ہے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے سہواً کوتاہی ہوئی، تینوں حضرات نے توبہ استغفار کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی جبکہ اسی جنگ کے موقع پر منافقین نے عمداً اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا: ﴿اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○﴾(9:95) ''یہ لوگ سراسر گندگی ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کے بدلے میں جو انہوں نے کمائے۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 95)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بیشتر ایسے تھے جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح الفاظ میں جنت کی بشارت دنیا میں ہی دے دی تھی۔ مثلاً عشرہ مبشرہ، اصحاب بدر اور اصحاب شجر، لیکن اس کے

باوجود وہ اللہ کی پکڑ سے اس قدر خوف زدہ رہتے تھے کہ جیسے ہی آخرت کا تذکرہ ہوتا تو رونے لگتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسا شخص جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نہیں کئی مرتبہ جنت کی بشارت دی قبر کا ذکر ہوتا تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ میں سورہ تکویر کی تلاوت فرمارہے تھے جب ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ﴾ ''قیامت کے روز ہر نفس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔'' پر پہنچے تو اس قدر اللہ کا خوف غالب آیا کہ آواز نکلنی بند ہو گئی۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بستر پر لیٹتے تو وہ کروٹیں بدلتے رہتے نیند نہ آتی اور فرماتے ''یا اللہ! جہنم کا خوف میری نیند لے گیا۔'' اس کے بعد اٹھ بیٹھتے اور صبح تک نماز میں آہ وزاری کرتے رہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورہ نجم نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ آیت سنی ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ○ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ○ ﴾(54:59-60) ''کیا (قیامت کی) ان باتوں پر تم تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور روتے نہیں۔'' (سورہ نجم آیت نمبر 59-60) تو اس قدر روئے کہ آنسو رخساروں پر بہنے لگے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورہ مطففین کی تلاوت فرمارہے تھے۔ جب اس آیت نمبر پر پہنچے ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ﴾(6:83) ''قیامت کے روز سارے لوگ رب العالمین کے سامنے (جواب دہی کے لئے) کھڑے ہوں گے۔'' (آیت نمبر 6) تو اس قدر روئے کہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور گر پڑے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورہ ق کی تلاوت فرماتے فرماتے۔ جب اس آیت پر پہنچے ﴿وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ○ ﴾ ''اور موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی (اے انسان) یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 19) تو روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض الموت میں رونے لگے لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا ''میں دنیا کے لئے نہیں روتا بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ میرا سفر طویل ہے اور سامان سفر بہت کم ہے میں نے ایسے ٹیلہ پر صبح کی ہے جو جنت اور جہنم کی طرف اتر رہا ہے اور مجھے کوئی علم نہیں کہ میری منزل کون سی ہے۔''

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آخرت کے خوف سے فرمایا کرتے ''کاش! میں ایک پودا ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور جانور چارہ بنا لیتے۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے ”کاش! میں کسی ٹیلہ پر پڑی ہوئی راکھ ہوتا جسے ہوائیں اڑائے لئے پھرتیں۔“

اللہ کے حضور حساب کتاب اور پھر جہنم کے عذاب کی وجہ سے یہ کیفیت صرف چند ایک کی نہیں بلکہ سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معاملہ ایسا ہی تھا، مزید واقعات کتاب ہذا کے باب ”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جہنم“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما سکتا ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے؟ سب کچھ معلوم تھا بلکہ ہم سے کہیں بہتر معلوم تھا لیکن اللہ کی عظمت کبریائی اور جلال کا خوف ہر وقت دل میں رہنا عین عبادت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ﴾(175:3)

”لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ ہی سے ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 175)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اس کے عذاب اور پکڑ سے ڈرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کے عذاب اور پکڑ سے ڈرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ((وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ)) ”اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔“ (بخاری) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی دعاؤں میں اللہ کا ڈر خود طلب فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک اہم ترین دعا یہ ہے ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعْصِيَتِكَ)) ”اے اللہ! تو ہمیں اتنا ڈر عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان رکاوٹ بن جائے۔“ (ترمذی) ایک دعا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ڈر سے خالی رہنے والے دل سے پناہ مانگی ہے ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ)) ”اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تجھ سے نہ ڈرے۔“

تابعین اور تبع تابعین یعنی خیر القرون کے سبھی لوگ اللہ کے عذاب اور پکڑ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے۔ اللہ کے عذاب اور پکڑ سے بے خوف ہو جانا تو بذات خود کبیرہ گناہ ہے جس کا نتیجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ﴾(99:7)

”اللہ کی چال سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو تباہ ہونے والے ہیں۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 99)

پس اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کی امید اس شخص کو رکھنی چاہئے جو اللہ سے ڈر کر زندگی بسر کرتا ہے اور نادانستہ طور پر سرزد ہونے والے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت مسلسل طلب کرتا ہے لیکن جو شخص مسلسل گناہ کئے چلا جارہا ہے اور ساتھ ساتھ یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے اسے یقین کر لینا چاہئے کہ وہ سراسر شیطان کے فریب میں مبتلا ہے جس کا انجام ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

کچھ مدت کے لئے جہنم میں جانے والے لوگ:

مذکورہ عنوان سے کتاب میں ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں ان مسلمانوں کے جہنم میں جانے کا ذکر ہے جو بعض کبیرہ گناہوں کی وجہ سے پہلے جہنم میں جائیں گے اور اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

مذکورہ باب کے لئے ہم نے صرف انہی احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر دَخَلَ النَّارَ (وہ آدمی جہنم میں داخل ہوا) جیسے الفاظ استعمال فرمائے یا اس سے ملتے جلتے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تا کہ کسی قسم کی غلط فہمی یا ابہام پیدا نہ ہو لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ ان کبائر کے علاوہ اور ایسے کبائر نہیں ہیں جو جہنم میں جانے کا باعث بن سکتے ہیں۔

”کتاب النار“ مرتب کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ جہنم کے عذاب اور عقاب سے آگاہ ہوں اور اس سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ لوگوں کو ان تمام کبائر سے بھی آگاہ کیا جاتا جو جہنم میں جانے کا باعث بن سکتے ہیں اس کے لئے ہم کسی طویل بحث میں پڑے بغیر امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب ”کتاب الکبائر“ سے کبیرہ گناہوں کی فہرست درج کر رہے ہیں۔ امید ہے اللہ کے عذابوں اور عقابوں سے ڈرنے والے نیک اور متقی لوگ ان شاء اللہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

① شرک کرنا
② ناحق قتل کرنا
③ جادو کرنا اور کروانا
④ نماز ترک کرنا

⑤ زکاۃ ادا نہ کرنا
⑥ بلا عذر رمضان کے روزے ترک کرنا
⑦ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا
⑧ والدین کی نافرمانی کرنا
⑨ قطع رحمی کرنا
⑩ زنا کرنا
⑪ عمل قوم لوط (ہم جنسی پرستی)
⑫ سود (سود لینا، دینا، سودی معاملے کی کتابت کرنا اوراس کی گواہی دینا سب ایک ہی درجہ کے کبیرہ گناہ ہیں)
⑬ یتیم کا مال کھانا
⑭ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام جھوٹی بات منسوب کرنا
⑮ میدان جہاد سے بھاگنا
⑯ حاکم کا رعایا پر ظلم کرنا اوراسے دھوکہ دینا
⑰ تکبراور غرور کرنا
⑱ جھوٹی گواہی دینا
⑲ جھوٹی قسم کھانا
⑳ جوا کھیلنا
㉑ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا
㉒ مال غنیمت میں خیانت کرنا
㉓ چوری کرنا
㉔ ڈاکہ ڈالنا
㉕ شراب پینا
㉖ ظلم کرنا
㉗ ٹیکس وصول کرنا
㉘ حرام کھانا
㉙ خودکشی کرنا
㉚ جھوٹ بولنا
㉛ کتاب وسنت کے خلاف فیصلہ کرنا
㉜ رشوت لینا
㉝ مردوں عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا
㉞ دیوث بننا
㉟ حلالہ نکالنا اور نکلوانا
㊱ پیشاب سے احتیاط نہ کرنا
㊲ ریا اور نمائش سے کام لینا
㊳ دنیا حاصل کرنے کے لئے علم دین سیکھنا اورعلم دین چھپانا

39. خیانت کرنا
40. احسان جتلانا
41. تقدیر کا انکار کرنا
42. دوسروں کے راز ٹٹولنا
43. چغل خوری اور غیبت کرنا
44. لعنت کرنا
45. وعدہ خلافی کرنا
46. نجومی کی تصدیق کرنا
47. شوہر سے بیوی کا بد اخلاقی سے پیش آنا
48. تصویر بنانا
49. نوحہ اور بین کرنا
50. سرکشی کرنا
51. غلام ،لونڈی اور بیوی سے بدسلوکی کرنا
52. پڑوسی کو اذیت پہنچانا
53. عام مسلمانوں کو تکلیف دینا
54. کسی مسلمان پر دست درازی کرنا
55. تہبند ٹخنوں کے نیچے رکھنا
56. مردوں کا ریشم اور سونا استعمال کرنا
57. غلام کا بھاگنا
58. غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا
59. حقیقی باپ کی بجائے کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنا
60. ناحق لڑائی جھگڑا کرنا
61. اپنی ضرورت سے زائد پانی دوسرے کو نہ لینے دینا
62. ناپ تول میں کمی کرنا
63. اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہونا
64. صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا
65. بلا عذر مستقل بلا جماعت نماز ادا کرنا
66. غیر شرعی وصیت کرنا
67. کسی کو دھوکہ اور فریب دینا
68. اسلامی حکومت کی جاسوسی کرنا
69. اصحاب رسول کو گالی دینا[1]

یہ سارے گناہ وہ کبیرہ گناہ ہیں جن میں سے کسی ایک کا ارتکاب بھی انسان کو جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے، لہٰذا جہنم سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ:

اولاً: مذکورہ بالا تمام کبیرہ گناہوں سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

[1] مذکورہ بالا تمام گناہوں کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے قرآن و حدیث کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تمام کبیرہ گناہ ہیں دلائل سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو امام موصوف کی کتاب ''کتاب الکبائر'' کا مطالعہ کرنا چاہئے

ثانیاً: اگر کبھی بشری تقاضوں کے تحت کوئی کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو احساس ہوتے ہی فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کی جائے اور آئندہ اس گناہ کے قریب نہ جانے کا پختہ عزم کیا جائے۔

ثالثاً: اگر اس گناہ میں کسی آدمی کی حق تلفی ہوئی ہو تو اس کی تلافی کی جائے یا اس سے معافی مانگی جائے اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو (مثلاً وہ شخص فوت ہو چکا ہو) تو اس کے حق میں بکثرت استغفار کیا جائے۔

رابعاً: صغیرہ گناہوں کو معاف کرنے والے نیک اعمال مثلاً نفلی نماز، نفلی روزہ، نفلی صدقہ و خیرات وغیرہ بکثرت کئے جائیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی بھی صغیرہ گناہ پر عمداً مداومت اختیار کرنا صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتا ہے جس کے لئے توبہ کرنی ضروری ہے۔ نیک اعمال کے ساتھ از خود معاف ہونے والے صغیرہ گناہ صرف وہی ہیں جو لاشعوری طور پر انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ مذکورہ امور کی پابندی کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے قوی امید رکھنی چاہئے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ضرور جہنم کے عذاب سے بچائے گا اور اپنی نعمتوں بھری جنت میں داخل فرمائے گا۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ نَبِيِّهِ:

رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دین اسلام کی ہر لحاظ سے تکمیل فرما دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ ''یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 3)

خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ((لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً)) ''میں ایک واضح اور روشن شریعت لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔'' (مسند احمد) ایک دوسری جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ ((لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا)) ''میری شریعت کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔'' (ابن ابی عاصم) گویا اس دین میں اب نہ تو کسی اضافہ کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی بات مبہم اور غیر واضح چھوڑی گئی ہے۔

عقائد کا معاملہ ہو یا عبادات کا، حقوق کا معاملہ ہو یا معاشرت کا، ترغیب کا معاملہ ہو یا ترہیب کا، سب چیزوں کے بارے میں جتنا کچھ بتلانا مقصود تھا وہ سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتلا دیا ہے جنت کی ترغیب اور جہنم سے ترہیب کے لئے جن جن باتوں کی ضرورت تھی وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید میں ارشاد فرمادی ہیں۔قرآن مجید کا کوئی صفحہ ایسا نہیں جس پر کسی نہ کسی صورت میں جنت یا جہنم کا تذکرہ موجود نہ ہو۔قرآن مجید کی 114 سورتوں میں سے ایک کثیر تعداد ایسی سورتوں کی ہے جو صرف حشر نشر، حساب کتاب اور جنت وجہنم کے مضامین پر مشتمل ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے احادیث میں ان کی مزید وضاحت اور تفسیر فرمادی ہے۔اس کے باوجود ہمارے ہاں جنت اور جہنم کے موضوع پر لکھی گئی کتب میں ترغیب یا ترہیب کے لئے من گھڑت قصے کہانیاں [1] بزرگان دین کے خواب، اولیاء کرام کے مراقبے اور مکاشفے نیز ضعیف اور موضوع روایات بڑے اہتمام سے بیان کی گئی ہیں ہمارے نزدیک یہ ساری چیزیں شریعت اسلامیہ میں اضافہ ہیں جو سراسر باطل اور گمراہ کن ہیں اس طرز عمل میں اللہ اور اس کے رسول کی واضح طور پر نافرمانی اور مخالفت پائی جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔“

(سورہ حجرات، آیت نمبر 1)

دین اسلام کی بنیاد دو بڑی واضح اور روشن چیزوں پر ہے۔اللہ کی کتاب اور رسول اکرم ﷺ کی سنت، ہمارا عقیدہ اور ایمان ان دو چیزوں سے آگے بڑھنے کی ہمیں اجازت نہیں دیتا نہ ہی ہم اپنے اندر اتنی ہمت پاتے ہیں کہ بزرگان دین کے خوابوں، اکابرین کے مراقبوں اور اولیاء کرام کے مکاشفوں یا پھر پیروں، فقیروں کے من گھڑت قصے کہانیوں کو لوگوں کے سامنے اللہ کا دین بنا کر پیش کریں اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عدالت میں مجرم کی حیثیت سے پیش ہوں ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ ”میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے امت کو خود یہ تاکید فرمائی ہے کہ گمراہی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی کتاب اور

[1] صفر 1420ھ میں مدینہ منورہ کے قبرستان ”بقیع الغرقد“ میں پیش آنے والے ایک واقعہ کی سعودی عرب میں بہت تشہیر کی گئی جو بعد میں پاکستان کے اخبارات میں بھی طبع ہوا۔واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک تارک نماز کا جنازہ جب تدفین کے لئے لایا گیا تو ایک بہت بڑا اژدھا اس کی میت کے گرد آکر لپٹ گیا۔اشتہار میں نماز کی ترہیب والی احادیث بھی دی گئی تھیں۔بعض اہل علم نے جب اس واقعہ کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا محض لوگوں کو ترک نماز کے گناہ سے ڈرانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔واقعہ کی تردید جدہ کے اردو روزنامہ ”اردو نیوز“ 10 ستمبر 1999ء (30 جمادی الاولیٰ 1420ھ) میں بھی چھپ چکی ہے۔

میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ))

''میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔'' (مستدرک حاکم)

ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کا حکم سنا اور اطاعت کی ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا﴾ ہدایت اور نجات کے لئے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہمارے لئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کسی تیسری چیز کی طرف ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے نہ حاجت ﴿حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهٖ﴾

***

قارئین کرام ''کتاب النار'' دراصل ''کتاب الجنة'' کا دوسرا حصہ ہے۔ جسے ضخامت زیادہ ہونے کی وجہ سے کم کرنا پڑا۔ امید ہے اس سے دونوں حصوں کی افادیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ان شاء اللہ!

بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ'' کتاب الجنة'' اور'' کتاب النار'' کو ترغیب اور ترہیب کا بہترین ذریعہ بنا کر عوام الناس کے لئے نفع بخش بنائے۔ کتاب کے بہترین پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس میں غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

حسب سابق صحت احادیث کے سلسلہ میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے دیئے گئے ہیں۔

آخر میں واجب الاحترام علماء کرام کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو''تفہیم السنہ'' کی تالیف کے دوران میری راہنمائی فرماتے رہتے ہیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے ہیں نیز اپنے ان تمام رفقاء کرام کے لئے بھی دعا گو ہوں جو اشاعت حدیث کے اس اہم منصوبہ میں گزشتہ پندرہ سال سے قدم بقدم ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْجَزَا

قارئین کرام! اب آیئے سب مل کر اپنے بزرگ و برتر پاک رب کے حضور جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا کریں۔ بے شک وہ دعائیں سننے والا ہے اور قبول فرمانے والا ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءِ (39:14)

''اے ہمارے پیدا کرنے والے جلیل و کریم پاک رب! آپ ہمارے مالک ہم آپ کے مملوک ہیں، آپ ہمارے حاکم ہم آپ کے محکوم ہیں، آپ قادرِ مطلق ہم مجبور و مغلوب ہیں، آپ بے نیاز اور ہم محتاج ہیں، آپ غنی ہم فقیر ہیں، ہماری پیشانیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ ہمارے فیصلے آپ کے اختیار میں ہیں۔''

''اے ہمارے عزت اور عظمت والے پاک رب! آپ کی پناہ کے علاوہ ہمارے لئے کوئی پناہ نہیں آپ کے سہارے کے علاوہ ہمارے لئے کوئی سہارا نہیں، آپ کے در کے علاوہ ہمارے لئے کوئی اور در نہیں، آپ کے آستانے کے علاوہ ہمارا کوئی آستانہ نہیں، آپ کی رحمت ہمارا زادِ سفر اور آپ کی مغفرت ہماری پونجی ہے۔''

''اے ہمارے قدرتوں والے، برکتوں والے، خوبیوں والے، شانوں والے، بلندیوں والے، بڑائیوں والے پاک رب! آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ جہنم بہت ہی برا ٹھکانا ہے، اس کا عذاب جان سے چمٹ جانے والا ہے اس میں داخل ہونے والا نہ زندہ رہے گا نہ مرے گا۔ پس جسے آپ نے جہنم میں ڈالا وہ تو رسوا ہو ہی گیا۔''

''اے ہمارے غفار، ستار رحمٰن اور رحیم رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ہم اپنے تمام صغیرہ اور کبیرہ، اعلانیہ اور پوشیدہ، دانستہ اور نادانستہ، معلوم اور نامعلوم گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ آپ کے عذابوں اور عقابوں سے ڈرتے ہیں، آپ کی جہنم سے پناہ مانگتے ہیں اور ہر اس قول اور فعل سے بھی پناہ مانگتے ہیں جو جہنم سے قریب لے جانے والا ہو۔''

''اے سلامتی والے، امن دینے والے، گناہ معاف فرمانے والے اور عیوب کی پردہ پوشی فرمانے والے پاک رب! جس طرح آپ نے اس دنیا میں اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا ہے، اسی طرح قیامت کے روز بھی اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھنا اور اپنی رحمت سے ہمیں اس روز کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رکھنا۔

''اے عرش عظیم کے مالک! آسمانوں اور زمین کے مالک! روز جزا کے مالک! شہنشاہوں کے شہنشاہ! حاکموں کے حاکم پاک رب! اگر آپ نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو پھر آپ ہی بتائیں ہم پر کون رحم فرمائے گا۔ اگر آپ نے ہمارے گناہ معاف نہ فرمائے تو ہمارے گناہ کون معاف فرمائے گا۔ اگر آپ نے

ہمیں پناہ نہ دی تو ہمیں کون پناہ دے گا۔ اگر آپ نے ہمیں جہنم سے نہ بچایا تو ہمیں کون جہنم سے بچائے گا۔ **فَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَرْحَمُ سِوَاکَ!**

''اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد ﷺ کے پاک رب! ہم جہنم سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں اور آپ کی رحمت سے امید رکھتے ہیں کہ قیامت کے روز آپ ہمیں مایوس نہیں فرمائیں گے۔ **وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ** '' اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ روز جزا وہ میری خطا معاف فرمادے گا۔'' (سورہ شعراء، آیت نمبر 82)

﴿وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا﴾

محمد اقبال کیلانی، عفی اللہ عنہ
9 رمضان المبارک 1420ھ
17 دسمبر 1999ء (جمعۃ المبارک)
ریاض، سعودی عرب

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبَّنَا !

اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ

إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

(66-65:25)

اے ہمارے رب!

ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے

اس کا عذاب تو چمٹ جانے والا ہے

بے شک جہنم بہت ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بری جگہ ہے۔

(سورہ فرقان، آیت 65-66)

اِثْبَاتُ وُجُوْدُ النَّارِ

جہنم کے وجود کا ثبوت

مَسْئلہ 1 رسول اکرم ﷺ نے جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ يَجُرُّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو جہنم میں دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 2 قبر میں جہنمی کو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

❶ كتاب الكسوف باب ما عرض على النبى فى صلوة الكسوف من امر الجنة والنار
❷ كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فى صفة الجنة والنار مخلوقة

أَبْـــوَابُ النَّـــارِ

جہنم کے دروازے

مسئلہ 3 جہنم کے سات دروازے ہیں۔

مسئلہ 4 تمام جہنمی اپنے اپنے گناہوں کے مطابق مخصوص دروازوں سے داخل ہوں گے۔

﴿ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴾ (15:43-44)

”شیطان کی پیروی کرنے والے تمام انسانوں کے لئے جہنم کی وعید ہے جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے جہنمیوں میں سے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔(سورہ حجر، آیت 43-44)

مسئلہ 5 قیامت کے روز فرشتے جہنم کے بند دروازے کھولیں گے تاکہ جہنمیوں کو الگ الگ گروہوں میں داخل کیا جاسکے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 192 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 6 جہنمیوں کو جہنم میں داخل کرنے کے بعد جہنم کے دروازے سختی سے بند کر دیئے جائیں گے۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 133 تا 146 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دَرَكَاتُ النَّارِ

جہنم کے درجات

(نَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِهَا بِأَنَّهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْأَحَدُ الصَّمَدَ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ)

مسئلہ 7 جہنم کے مختلف درجات ہیں سب سے نچلے درجہ میں شدید ترین عذاب ہوگا اور اوپر والے درجہ میں سب سے کم تر درجہ کا عذاب ہوگا۔

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ﷛ اَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ هُوَ فِىْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَ لَوْ لاَ اَنَا لَكَانَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عباس بن عبدالمطلب ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ابو طالب آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لئے (دوسرے لوگوں سے) ناراض ہوتے تھے کیا یہ چیز ان کے کسی کام آئے گی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! اب وہ جہنم کے اوپر کے درجہ میں ہیں اگر میں ان کے لئے سفارش نہ کرتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 منافق جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

﴿ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ ﴾ (145:4)

”یقیناً منافق جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 145)

❶ كتاب الايمان ، باب شفاعة النبى ﷺ لابى طالب

مسئلہ 9 جہنم کے درجات مختلف گناہوں کے مطابق مختلف عذابوں کے لئے مخصوص ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک جلائے گی، بعض لوگوں کو کمر تک جلائے گی اور بعض لوگوں کو گردن تک جلائے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”آگ ابن آدم کے سارے جسم کو کھائے گی لیکن سجدہ والی جگہ کو نہیں کھائے گی اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدہ والی جگہ کو کھانا حرام کر دیا ہے۔“

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 10 جہنم کا ایک درجہ ”الجحيم“ (بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا) ہے۔

﴿ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○﴾

(79:37-39)

”جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اس کا ٹھکانا بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا ہوگا۔“ (سورہ نازعات، آیت نمبر 37-39)

مسئلہ 11 جہنم کا دوسرا درجہ ”اَلْحُطَمَةُ“ (چکنا چور کر دینے والی) ہے۔

﴿ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴾

(104:4-6)

---

1. كتاب الجنة وصفة نعيمها ، باب جهنم اعاذنا الله منها
2. كتاب الزهد ، باب صفة النار (3492/2)

’’ہرگز نہیں وہ شخص چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تم کیا جانو وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیسی ہے۔ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکتی ہوئی۔‘‘ (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 4-6)

مسئلہ 12 جہنم کا تیسرا درجہ ’’هَاوِيَةٌ‘‘ (گہری کھائی) ہے۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○ وَ مَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَةٌ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ ○﴾

(11-8:101)

’’اور جن کے پلڑے (میزان) ہلکے ہوں گے ان کی جگہ گہری کھائی ہوگی اور تمہیں کیا معلوم وہ گہری کھائی کیا ہے۔ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔‘‘ (سورہ قارعہ، آیت نمبر 8-11)

مسئلہ 13 جہنم کا چوتھا درجہ ’’سَقَرَ‘‘ (سخت جھلسا دینے والی) ہے۔

﴿سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ○ وَ مَآ اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○﴾

(29-26:74)

’’عنقریب میں اسے سخت جھلسا دینے والی جگہ میں جھونک دوں گا تم کیا جانو وہ سخت جھلسا دینے والی جگہ کیا ہے۔ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے کھال کو جلا کر کالا کر دینے والی۔‘‘ (سورہ مدثر، آیت نمبر 26-29)

مسئلہ 14 جہنم کا پانچواں درجہ ’’لظی‘‘ (بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ) ہے

﴿ كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ○وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ○﴾ (18-15:70)

’’ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے جو سر اور منہ کی کھال ادھیڑ دے گی پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا، پیٹھ پھیری مال جمع کیا اور خرچ نہ کیا۔‘‘ (سورہ معارج، آیت نمبر 15-18)

مسئلہ 15 جہنم کا چھٹا درجہ ’’سَعِيْرٌ‘‘ (دہکتی ہوئی آگ) ہے

﴿ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○﴾(11-10:67)

”قیامت کے روز کافر کہیں گے کاش ہم (دنیا میں) غور سے سنتے یا سمجھتے تو آج اس دہکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے اس طرح وہ اپنے قصوروں کا خود اعتراف کریں گے لعنت ہے ان جہنمیوں پر۔“ (سورہ ملک، آیت نمبر 10-11)

مسئلہ 16 **جہنم کے ایک درجہ کا نام ”زمھریر“ ہے جس میں شدید سردی کا عذاب دیا جائے گا۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 125 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 17 **جہنم کی ایک وادی کا نام ”ویل“ (ہلاکت اور بربادی) بھی ہے۔**

﴿ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ○ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ ﴾ (77:30-34)

”کافروں کو حکم ہوگا چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے نہ ٹھنڈک پہنچانے والا نہ آگ کی لپیٹ سے بچانے والا آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی یوں محسوس ہوگا جیسے زرد رنگ کے اونٹ ہیں ہلاکت اور بربادی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔“ (سورہ مرسلات، آیت نمبر 30-34)

سَعَـــةُ النَّــارِ

جہنم کی وسعت

مسئلہ 18 جہنم میں گرنے والا پتھر ستر سال کے بعد جہنم کی تہ تک پہنچتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((أ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالَ : قُلْنَا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَهُوَ یَهْوِیْ فِی النَّارِ اَلْآنَ حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آوز سنی، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے؟'' راوی کہتے ہیں، ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا حتی کہ اب جہنم کی تہ تک پہنچا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 19 جہنم کی گہرائی زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ یَنْزِلُ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''بندہ کوئی ایسی بات زبان سے کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الجنة وصفة نعيمها باب جهنم اعاذنا الله منها

❷ كتاب الزهد ، باب حفظ اللسان

مسئلہ 20 جہنم کے ایک احاطہ کی دو دیواروں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ بَیْنَ کُلِّ جِدَارٍ مِثْلُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً)) رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ' جہنم کا احاطہ چار دیواروں پر مشتمل ہے ہر دیوار کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔'' اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 21 جہنم میں ایک ایک کافر کے کان اور کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهِ قَالَ لِیْ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَ تَدْرِیْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِیْ اِنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ وَ بَیْنَ عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا یَجْرِیْ فِیْهَا اَوْدِیَةُ الْقَیْحِ وَ الدَّمِ ، قُلْتُ : اَنْهَارٌ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ اَوْدِیَةٌ . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ ❷ (صحیح)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا ''کیا تمہیں جہنم کی وسعت کا علم ہے؟'' میں نے عرض کیا 'نہیں!'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں، واللہ! تم نہیں جانتے (سنو) جہنمی کے کان کی لو سے لے کر کندھے تک ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا جس کے درمیان پیپ اور خون کی وادیاں بہیں گی۔'' میں نے عرض کیا ''کیا نہریں بہیں گی؟'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''نہیں بلکہ وادیاں (نہروں سے زیادہ وسیع) بہیں گی۔'' اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 22 اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہزار میں سے نو سو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر 39 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

❶ ابویعلی ، للاثری ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1358
❷ شرح السنة ، الجزء الخامس عشر ، رقم الصفحة 251

مسئلہ 23 ایک ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جانے کے باوجود جہنم میں جگہ بچ جائے گی اور جہنم مزید لوگوں کا مطالبہ کرے گی۔

﴿ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ○ ﴾ (30:50)

”قیامت کے دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے۔ وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے۔“ (سورہ ق ، آیت نمبر 30)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ؟ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ : قَطْ قَطْ ، وَ عِزَّتِكَ ! وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جہنم مسلسل کہتی رہے گی کچھ اور ہے کچھ اور ہے؟“ حتی کہ رب العزت تبارک وتعالیٰ اپنا قدم مبارک جہنم میں ڈالیں گے تب جہنم کہے گی ’تیری عزت کی قسم! بس بس اور جہنم سمٹ جائے گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 24 جہنم کو میدان حشر میں لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’قیامت کے روز جہنم (میدان حشر میں) لائی جائے گی تو اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب جهنم اعاذنا الله منها

[2] كتاب الجنة و صفة نعيمها ، باب النار يدخلها الجبارون و الجنة يدخلها الضعفاء

هَــوْلُ عَــذَابِ النَّــارِ

جہنم کے عذاب کی ہولناکی

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَ کَرَمِهٖ وَ اِحْسَانِهٖ فَاِنَّهٗ لاَ یَمْلِکُهَا اِلَّا هُوَ)

مسئلہ 25 کافروں کو دور سے آتے دیکھ کر جہنم غیظ وغضب سے ایسی آوازیں نکالے گی جس سے کافروں کے اوسان خطا ہو جائیں گے۔

﴿ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ○﴾(12:25)

''جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا غصے سے چیخنا چلانا سن لیں گے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 12)

وضاحت : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب جہنمی کو جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا تو جہنم چیخے گی اور ایک ایسی جھرجھری لے گی کہ تمام اہل محشر خوف زدہ ہو جائیں گے۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جہنم غصے سے تھرتھرائے گی، شور وغل، چیخ وپکار اور جوش وخروش شروع کرے گی تو اس وقت تمام مقرب فرشتے اور ذی رتبہ انبیاء کانپنے لگیں گے یہاں تک کہ خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور عرض کریں گے ''یا اللہ! میں آج تجھ سے صرف اپنی جان کی سلامتی چاہتا ہوں اور کچھ نہیں مانگتا۔'' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ وغیرہ کو ساتھ لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں ایک تنور دیکھا جس میں آگ شعلے مار رہی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبان سے بے ساختہ سورہ فرقان کی مذکورہ آیت نکلی اسے سنتے ہی حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے چارپائی پر ڈال کر انہیں گھر پہنچایا گیا۔ صبح سے لے کر دوپہر تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے رہے لیکن انہیں ہوش نہ آیا۔ ابن کثیر

مسئلہ 26 جب کافر جہنم میں ڈالے جائیں گے تو جہنم شدت انتقام سے اونچی اونچی خوفناک آوازیں نکالے گی۔

﴿ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ○ تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ○﴾ (8-7:67)

''جب کافر جہنم میں پھینکے جائیں گے تو وہ جہنم کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے جہنم

جوش کھا رہی ہوگی ایسا معلوم ہوگا کہ غصہ کے مارے ابھی پھٹ جائے گی۔'' (سورہ ملک، آیت نمبر 7-8)

مسئلہ 27 جہنم کافروں سے انتقام لینے کے لئے سخت بے چین ہوگی۔

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ○ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○﴾ (78:21-23)

''بے شک جہنم گھات کی جگہ ہے، سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے، اس میں وہ صدیوں تک پڑے رہیں گے۔'' (سورہ نباء، آیت نمبر 21-23)

مسئلہ 28 جہنم کی آگ بھڑکانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو نہایت تند خو، بے رحم اور سخت گیر ہیں۔ ان فرشتوں کی تعداد انیس ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○﴾ (66:6)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔'' (سورہ تحریم، آیت نمبر 6)

﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○﴾ (74:30)

''جہنم پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔'' (سورہ مدثر، آیت نمبر 30)

مسئلہ 29 جہنم کا عذاب دیکھتے ہی کافروں کے چہرے کالے سیاہ ہو جائیں گے۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (10:27)

''جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں انہیں گناہ کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا ذلت ان پر مسلط ہوگی انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں یہ لوگ آگ والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 27)

مسئلہ 30 جہنمیوں کی کھال جب جل جائے گی تو فوراً دوسری کھال پیدا کر دی جائے گی تاکہ عذاب کے تسلسل میں وقفہ نہ آئے

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ○ ﴾ (56:4)

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کیا ہے انہیں ہم یقیناً آگ میں جھونکیں گے جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں، اللہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 56)

مسئلہ 31 جہنم کے عذاب سے تنگ آ کر جہنمی موت مانگیں گے لیکن موت نہیں آئے گی

﴿ وَ اِذَا اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ○ لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ○ ﴾ (25:13-14)

"جب کافر دست و پا بستہ جہنم میں ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے۔ (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔" (سورہ فرقان، آیت نمبر 13-14)

مسئلہ 32 جہنم کی آگ جیسے ہی دھیمی ہونے لگے گی تو فرشتے اسے فوراً بھڑکا دیں گے۔

﴿ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ○ ﴾ (17:97)

"جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اس کے لئے تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو حامی و ناصر نہیں پا سکتے ان لوگوں کو ہم قیامت کے روز اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر منہ کے بل کھینچ لائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 97)

مسئلہ 33 جہنمیوں کے عذاب میں پل بھر کے لئے بھی کمی نہیں کی جائے گی

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِىْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ ﴾ (36:35)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کا قصہ پاک کیا جائے گا کہ مر جائیں نہ ان کے لئے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 36)

مسئلہ 34 جہنم کا عذاب دیکھ کر تمام انبیا کرام اللہ تعالیٰ سے صرف اپنی سلامتی کی درخواست کریں گے

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 311-312 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 35 جہنم کا عذاب جان کو چمٹ جانے والا ہوگا۔

﴿ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا○ ﴾ (25:65-66)

''اللہ کے بندے (دنیا میں) دعا مانگتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے وہ تو بڑا ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بری جگہ ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 65-66)

مسئلہ 36 ساری زندگی دنیا کی بڑی بڑی نعمتوں سے مستفید ہونے والا شخص جہنم کی ایک جھلک دیکھتے ہی دنیا کی ساری نعمتوں کو بھول جائے گا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِى النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ : يَا ابْنَ آدَمَ ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ ؟ فَيَقُوْلُ : لَا وَاللّٰهِ ! يَا رَبِّ ! وَ يُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِى الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِى الْجَنَّةِ ، فَيُقَالُ لَهٗ : يَا ابْنَ آدَمَ ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ ؟ فَيَقُوْلُ : لَا وَاللّٰهِ ! يَا رَبِّ ! مَا مَرَّ بِىْ مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ ، وَ لَا رَأَيْتُ شِدَّةً

قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے زیادہ عیش و عشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کیا دنیا میں تو نے کوئی نعمت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز و نعم سے واسطہ پڑا؟'' وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔'' پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج و غم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟'' وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج و غم سے واسطہ پڑا نہ کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 37 جہنم میں موت نہیں ہوگی، موت ہوتی تو جہنمی جہنم کے عذاب سے گھبرا کر مر جاتے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُهُ قَالَ ((اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَ لَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز موت ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہنمی لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی خوشی سے مر جاتے اور اگر غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❀ ❀ ❀

❶ کتاب صفات المنافقین ، باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار وصبغ ....

❷ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة واهل النار (2073/2)

شِــدَّةُ حَــرِّ النَّــارِ

جہنم کی آگ کی شدت

(اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ بِفَضْلِکَ وَ مَنِّکَ وَ کَرَمِکَ وَ اَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ وَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ وَ اَجْوَدُ الْاَجْوَدِیْنَ)

مَسئلہ 38 جہنم کی آگ کا پہلا شعلہ ہی کافر کے جسم کا سارا گوشت پوست ہڈیوں سے الگ کر دے گا۔

﴿ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَ ھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ ○﴾(104:23)

”آگ ان کے چہروں کو چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔“ (سورہ مومنون، آیت 104)

﴿ کَلَّآ اِنَّھَا لَظٰی ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ○﴾(70:15-16)

”ہرگز نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔“ (سورہ معارج، آیت 15-16)

مَسئلہ 39 جہنم کی آگ انسان کو نہ زندہ رہنے دی گی نہ مرنے دے گی۔

﴿ وَمَا اَدْرٰکَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○﴾(74:27-29)

”تم کیا جانو وہ جہنم کیا ہے نہ باقی رکھے گی نہ چھوڑے گی کھال تک جلا ڈالے گی۔ (سورہ مدثر، آیت 27-29)

﴿ وَ یَتَجَنَّبُھَا الْاَشْقَی ○ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ○ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَ لَا یَحْیٰی ○﴾(87:11-13)

''نصیحت قبول کرنے سے گریز وہی کرے گا جو انتہائی بدبخت ہے اور بڑی آگ میں جانے والا ہے جہاں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا۔'' (سورہ اعلیٰ ، آیت 11-13)

مسئلہ 40 نارِ جہنم کے شعلے کی ایک معمولی چنگاری بہت بڑے قلعہ کے برابر ہوگی۔

﴿اِنْطَلِقُوْا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ○ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○﴾ (77:30-33)

''چلو (اس دھویں کے) سائے کی طرف جو قلعہ جیسی بڑی بڑی آگ کی چنگاریاں پھینکے گی (ان چنگاریوں کے ٹکڑے ایسے ہوں گے) جیسے زرد رنگ کے اونٹ۔'' (سورہ مرسلات ، آیت 30-33)

مسئلہ 41 نارِ جہنم مسلسل بھڑکنے والی آگ ہے جو کبھی سرد نہ ہوگی۔

﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ○﴾ (92:14)

''پس میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔'' (سورہ لیل ، آیت 14)

﴿تَصْلٰى نَارًا حَامِیَةً ○﴾ (88:4)

''کافر بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔'' (سورہ غاشیہ ، آیت 4)

﴿وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ○ وَ مَا اَدْرٰىكَ مَاهِیَهْ ○ نَارٌ حَامِیَةٌ ○﴾ (101:8-11)

''اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کی جگہ گہری کھائی ہوگی تم کیا جانو وہ گہری کھائی کیا ہے۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔'' (سورہ قارعہ، آیت 8-11)

مسئلہ 42 نارِ جہنم کبھی سرد ہونے لگے گی تو جہنم کے داروغے اسے فوراً بھڑکا دیں گے۔

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ○﴾ (17:97)

''جب کبھی جہنم کی آگ دھیمی ہونے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت 97)

مَسئلہ 43 نار جہنم اپنے اندر آنے والے ہر انسان کو چکنا چور کر دے گی۔

﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَ مَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○﴾ (104:4-9)

''ہرگز نہیں بلکہ (حرام مال اکٹھا کرنے والا شخص) چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا تم کیا جانو وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیا ہے۔ اللہ کی آگ ہے، خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی مجرموں کو بڑے بڑے ستونوں میں (باندھ کر) اوپر سے بند کر دی جائے گی۔'' (سورہ ہمزہ، آیت 4-9)

مَسئلہ 44 نار جہنم کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔

﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○﴾ (2:24)

''اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے وہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت 24)

مَسئلہ 45 جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر درجہ زیادہ گرم ہے اور اس کے ہر حصہ میں گرمی کی اتنی ہی شدت ہے جتنی دنیا کی آگ میں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوْا : وَاللّٰهِ ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تمہاری یہ (دنیا کی) آگ جسے ابن آدم جلاتا ہے جہنم کی آگ کی گرمی کا سترہواں حصہ ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''واللہ یا رسول اللہ ﷺ! (انسانوں کو جلانے کے لیے تو یہی دنیا کی) آگ کافی تھی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لیکن وہ تو دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجہ زیادہ گرم ہے اور اس کا ہر حصہ اس دنیا کی آگ کے برابر گرم ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب جهنم اعاذنا الله منها

مَسْئله 46 جہنم کا داروغہ جہنم کی آگ مسلسل دہکا رہا ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَ الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَ اَنَا جِبْرِيْلُ وَ هٰذَا مِيْكَائِيْلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے آج رات خواب دیکھا ہے جس میں دو شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے کہا کہ یہ جو آگ بھڑکا رہا ہے جہنم کا داروغہ ہے میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسْئله 47 اگر لوگ جہنم کی آگ دیکھ لیں تو ہنسنا چھوڑ دیں، بیویوں سے ملنے کی خواہش ترک کر دیں، شہر کی آرام دہ زندگی چھوڑ کر جنگلوں میں جا بسیں اور ہر وقت آگ سے اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَاءَ اَطَّتْ وَ حَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجَارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے بے شک آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے چرچرانا ہی چاہئے کیونکہ اس میں کہیں بھی ایک بالشت بھر جگہ ایسی نہیں جہاں کسی فرشتے کا سر سجدہ میں نہ ہو۔ واللہ! اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ، بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور اللہ کی پناہ طلب کرنے جنگلوں اور صحراؤں کی طرف نکل جاؤ۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

وضاحت : مسند احمد کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیا دیکھا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔'' والعلم عند اللہ!

---

❶ کتاب بدء الخلق ، باب اذا قال احدکم امین والملائکة فی السمآء.........

❷ کتاب الزهد ، باب الحزن والبکاء

مسئلہ 48 جہنم کی آگ کی لو بھی برداشت کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَ ذٰلِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(نماز کسوف کے دوران) جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت لائی گئی جب تم نے (دوران نماز) مجھے (اپنی جگہ سے) پیچھے ہٹتے دیکھا، میں (اس وقت) اس ڈر سے پیچھے ہٹا کہ کہیں مجھے جہنم کی لو نہ لگ جائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 49 گرمیوں کے موسم میں شدید ترین گرمی صرف جہنم کی آگ کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب سخت گرمی ہو تو (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی اے میرے رب! گرمی کی شدت کی وجہ سے میرا ایک حصہ میرے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس کے بعد) اسے (سال میں) دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردیوں میں (اندر کی طرف) ایک سانس گرمیوں میں (باہر کی طرف) تم لوگ (گرمیوں میں) جو شدید گرمی پاتے ہو (وہ اس سانس کی وجہ سے ہے) اور (سردیوں میں) شدید ترین سردی جو تم پاتے ہو وہ اسی سانس کی وجہ سے ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 بخار بھی دوزخ کی آگ کی بھاپ کے اثر سے آتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا

❶ كتاب الكسوف باب ما عرض على النبي في صلاة الكسوف من امر الجنة والنار

❷ كتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر في شدة الحر

بِالْمَاءِ))رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''بخار جہنم کی بھاپ سے آتا ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 جہنم کی آگ کا تصور ذہن میں رکھنے والا شخص کبھی آرام کی نیند نہیں سو سکتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَ لاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو (آرام کی نیند) سوتے نہیں دیکھا نہ ہی جنت کے کسی خواہشمند کو (آرام کی نیند) سوتے دیکھا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 52 جہنم کی آگ مسلسل بھڑکانے کی وجہ سے سرخ ہونے کی بجائے شدید سیاہ ہو چکی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهٖ: لَهِيَ اَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''کیا تم جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو وہ تو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہے۔'' اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب بدء الخلق ، باب صفة النار

❷ ابواب صفة جهنم ، باب منه قصة اخر اهل النار خروجا......

❸ كتاب الجامع ، باب ماجاء في صفة جهنم (240/15)

اَهْوَنُ عَذَابِ النَّارِ

جہنم کا ہلکا ترین عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰه تَعَالٰی مِنهَا بِكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ وَبِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلِّه)

مَسئلہ 53 جہنم کا سب سے ہلکا اور کم تر درجہ کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کے پاؤں میں آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا اور اسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہوگا جسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 54 کم تر درجہ کا عذاب دینے کے لئے بعض مجرموں کے پاؤں کے نیچے آگ کے انگارے رکھے جائیں گے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ

[1] کتاب الایمان باب اهون اهل النار عذابا

[2] کتاب الایمان باب اهون اهل النار عذابا

اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات کہی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قیامت کے روز جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے پاؤں کے تلوؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جس سے اس کا دماغ (ہنڈیا کی طرح) کھولے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

+++

[1] کتاب الایمان باب اھون اھل النار عذابا

حَالُ اَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کا حال

(اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حَالِهِمْ بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ اِنَّهٗ عَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ)

مسئلہ 55 جہنم کے عذاب کی وجہ سے جہنمی اونچی اونچی خوفناک آوازیں نکالیں گے اور ایسا شوروغل ہوگا کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔

﴿ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○ ﴾(100:21)

”جہنم میں کافر پھنکارے ماریں گے اور حال یہ ہوگا کہ وہاں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔“

(سورہ انبیاء، آیت نمبر 100)

مسئلہ 56 جہنم میں جہنمیوں کو نہ تو موت ہی آئے گی نہ ان کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ ﴾(36:35)

”اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کا قصہ پاک کیا جائے گا کہ مر جائیں نہ ان کے لئے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔“ (سورہ فاطر، آیت 36)

مسئلہ 57 جہنمیوں کے جسم کی کھال جیسے ہی گل سڑ جائے گی اس کی جگہ نئی کھال پیدا کر دی جائے گی تا کہ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہیں۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ ﴾(56:4)

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے انہیں ہم جلد ہی آگ میں جھونک دیں گے جیسے ہی ان کے جسم کی کھال گل سڑ جائے گی ویسے ہی ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں بے شک اللہ اپنے (ارادے پر) غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 56)

مسئلہ 58 جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 29، 129 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 59 جہنمیوں کے چہرے کی کھال جلی ہوگی اور دانت باہر نکلے ہوئے ہوں گے۔

﴿ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَٰلِحُونَ ○ ﴾(104:23)

''آگ جہنمیوں کے چہرے کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔''

(سورہ مومنون، آیت نمبر 104)

مسئلہ 60 جہنم میں کافر کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

مسئلہ 61 جہنم میں کافر کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کافر کا دانت یا اس کی کچلی (جہنم میں) احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 62 بعض کافروں کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی اور ان کا باقی جسم بھی اسی نسبت سے بڑا ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 156 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 63 جہنم میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔

---

[1] كتاب الجنة وصفة نعيمها باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 157 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 64 بعض کافروں کے کان اور کندھے کے درمیان ستر (70) سال کا فاصلہ ہوگا اوران کے جسم میں خون اور پیپ کی وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 65 جہنم میں کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (63فٹ) ہوگی ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی (یعنی چار سو دس کلومیٹر)

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 66 جہنمیوں کا ایک بازو ''بیضاء'' پہاڑ کے برابر اور ران ''ورقان'' پہاڑ کے برابر ہوگی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 160 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 67 بعض کافروں کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ وسیع و عریض جہنم کے ایک کونے میں سما جائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 161 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 68 متکبر لوگوں کو جہنم میں چیونٹیوں کی مانند حقیر جسم دیا جائے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْثَالَ الذَّرِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم

ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوئی ہوگی جہنم میں وہ ایک جیل کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام "بولس" ہوگا۔ بدترین آگ ان کو گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کے جسموں سے رسنے والا (پیپ اور خون وغیرہ) پینے کو دیا جائے گا جسے "طینۃ الخبال" کہا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 69 جہنم کے عذاب سے جہنمی جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَخْرِجُوْا مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِامْتُحِشُّوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِ الْحَیَا اَوِ الْحَیَاةِ شَکَّ مَالِکٌ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ ، اَلَمْ تَرَاَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَةً)) .رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "حساب کتاب کے بعد جنتی جنت میں چلے جائیں گے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ (جب چاہے گا) ارشاد فرمائے گا جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال دو چنانچہ جہنمی نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر کوئلے کی طرح) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ نہر برسات یا نہر حیات (حدیث کے روای امام مالک رحمہ اللہ کو شک ہے کہ نہر برسات ہے یا نہر حیات) میں ڈالے جائیں گے جس سے وہ یوں (نئے سرے سے) اُگ آئیں گے جیسے کسی ندی کے کنارے دانہ اگ آتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم نے دیکھا نہیں کہ (ندی کے کنارے) دانہ (کیسا خوبصورت) زرد زرد اور لپٹا ہوا اگتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 جہنمی جہنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جا سکیں گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَھْلَ النَّارِ لَیَبْکُوْنَ حَتّٰی لَوْ

[1] کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار رقم الحدیث 284

اَجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ وَاَنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ يَعْنِيْ مَكَانَ الدَّمْعِ)) . رواهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں (آنسو ختم ہو جائیں گے تو) جہنمی خون کے آنسو بہائیں گے یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

[1] سلسلة احاديث الصحيحة الجزء الرابع رقم الحديث 1679

طَعَامُ اَهْلِ النَّارِ وَشَرَابُهُمْ

اہل جہنم کا کھانا اور پینا

(أَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَفَضْلِهٖ إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ)

(أ) طَعَامُ اَهْلِ النَّارِ

(أ) جہنمیوں کے کھانے

مسئلہ 71 جہنمیوں کو جہنم میں درج ذیل چار قسم کے کھانے دیئے جائیں گے۔

1. زَقُّوْمٍ ...... تھوہر
2. ضَرِيْعٍ ...... کانٹے دار گھاس
3. غِسْلِيْنٍ ...... زخموں کے دھوون کی غلاظت
4. ذَا غُصَّةٍ ...... حلق میں پھنس پھنس کر اترنے والا کھانا

1 زَقُّوْمٍ

تھوہر

مسئلہ 72 بدبودار، کڑوا، کانٹے دار تھوہر (زقوم) جہنمیوں کا کھانا ہوگا، جو جہنم کی تہ میں اُگتا ہے اور اس کے شگوفے زہریلے سانپوں کے سر جیسے ہیں۔

مسئلہ 73 تھوہر کھانے کے بعد کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

مسئلہ 74 ضیافت خانہ جہنم میں ضیافت کے بعد جہنمیوں کو ان کی اپنی جگہ پر واپس پہنچا دیا جائے گا۔

﴿ اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ○ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ○ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِیْمِ ○ ﴾ (67-62:37)

''یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنایا ہے زقوم وہ درخت ہے جو جہنم کی تہ میں اگتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے سانپوں کے سر، جہنمی یہی (تھوہر کا درخت) کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے کھانے کے بعد پینے کے لئے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہوگی (جہاں سے پانی پلانے کے لئے لائے گئے تھے)'' (سورہ صافات، آیت نمبر 62 تا 67)

مسئلہ 75 زقوم کا زہر پیٹ میں ایسی تکلیف دے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مار رہا ہے۔

﴿ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ○ كَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ○ ﴾ (46-43:44)

''جہنم میں زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا (دیکھنے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، پیٹ میں اس طرح جوش مارے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 43 تا 46)

مسئلہ 76 جہنمیوں کا کھانا (تھوہر) اس قدر زہریلا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو وہ ساری دنیا کے اسباب معیشت کو تباہ کر دے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰۤی اَهْلِ الدُّنْیَا مَعِیْشَهُمْ فَكَیْفَ بِمَنْ تَكُوْنُ طَعَامُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ[1]

[1] جامع صغیر للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث 5126

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب زندگی (یعنی خورد ونوش کی چیزیں) تباہ کر دے پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو۔'' اسے احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

② ضَرِیْـــــــعٌ

کانٹے دار گھاس

مسئلہ 77 تھوہر کے علاوہ کانٹے دار گھاس اور جھاڑیاں (ضریع) بھی جہنمیوں کا کھانا ہوں گی جو انتہائی زہریلی اور بدبودار ہوں گی۔

مسئلہ 78 ''ضــــریع'' کا کھانا جہنمیوں کی بھوک میں ذرہ برابر کمی نہیں کرے گا بلکہ ان کی تکلیف میں اضافہ کا باعث بنے گا۔

﴿ تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ○ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ○ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ○ ﴾(88:5-7)

''جہنمیوں کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا کانٹے دار سوکھی گھاس کے علاوہ ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے گا۔'' (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 5 تا 7)

③ غِسْلِیْـــــــنَ

زخموں کی دھوون کی غلاظت

مسئلہ 79 زقوم اور ضریع کے علاوہ جہنمیوں کے جسم سے بہنے والا غلیظ اور گندہ مادہ بھی جہنمیوں کو کھانے کے طور پر دیا جائے گا۔

﴿ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ○ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ○ لَّا یَاْکُلُهٗ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ○ ﴾(69:35-37)

''آج یہاں ان (گناہگاروں) کا کوئی غم خوار ہے نہ زخموں کے دھوون کے علاوہ ان کے لئے کوئی

کھانا ہے جسے (ان) گناہ گاروں کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کھائے گا۔'' (سورہ حاقہ، آیت نمبر 35 تا 37)

وضاحت : بعض مفسرین کے نزدیک غسلین بھی جہنم کے ایک درخت کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

4 ذَا غُصَّــــــــةٍ

حلق میں پھنسنے والا کھانا

مسئلہ 80 زقوم، ضریع اور غسلین کے علاوہ جہنمیوں کو ایسا زہریلا کانٹے دار اور بدبودار کھانا دیا جائے گا جو ان کے حلق سے پھنس پھنس کر نیچے اترے گا۔

﴿ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ○ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ○ ﴾(73:12-13)

''ہمارے پاس (جہنمیوں کے لئے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔'' (سورہ مزمل، آیت 12 تا 13)

⊙⊙⊙

(ب) شَــرَابُ اَهْــلِ النَّـــارِ

جہنمیوں کے مشروبات

مسئلہ 81 جہنمیوں کو پینے کے لئے درج ذیل پانچ قسم کے مشروبات دیئے جائیں گے۔

1. مَــآءٌ حَمِيْمٌ ...... کھولتا ہوا پانی
2. مَــآءٌ صَدِيْدٌ ...... زخموں سے بہنے والی پیپ اور خون
3. مَــآءٌ كَالْمُهْلِ ...... تیل کی تلچھٹ جیسا کھولتا ہوا پانی

4 غَسَّـــاقٌ ...... سیاہ زہریلا بدبودار مشروب

5 طِينَةُ الْخَبَالَ ...... جہنمیوں کا پسینہ

1 مَــــــآءٌ حَمِيمٌ

کھولتا ہوا پانی

مسئلہ 82 تھوہر کھانے کے بعد جہنمیوں کو کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا۔

﴿ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ ﴾ (37:66-67)

''جہنمی یہی (تھوہر کا درخت) کھائیں گے اور اس سے اپنا پیٹ بھریں گے کھانے کے بعد پینے کے لئے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی نار جہنم کی طرف ہوگی (جہاں سے پانی پلانے کے لئے لائے گئے تھے)'' (سورہ صافات، آیت نمبر 66 تا 67)

وضاحت : معلوم ہوتا ہے کہ زقوم کا درخت اور کھولتے پانی کے چشمے دوزخ کے کسی خاص علاقے میں ہوں گے جب جہنمیوں کو بھوک اور پیاس لگے گی تو انہیں اس مقام کی طرف ہانک دیا جائے گا اور پھر دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف واپس لایا جائے گا۔ (اشرف الحواشی)

مسئلہ 83 تھوہر کھانے کے بعد جہنمی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح کھولتا ہوا پانی پئیں گے۔

﴿ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ○ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ○ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ○ ﴾ (56:51-56)

''پھر اے گمراہ ہونے والو اور جھٹلانے والو! تم تھوہر کا درخت کھانے والے ہو اسی سے تم پیٹ بھرو گے اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیو گے قیامت کے روز یہ ہوگا سامان ضیافت (جھٹلانے والوں کے لئے)'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 51 تا 56)

مسئلہ 84 کھولتا پانی پیتے ہی جہنمیوں کی آنتیں کٹ جائیں گی۔

﴿ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِينَ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ۝﴾(15:47)

”(پرہیز گار لوگوں سے) جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے پانی کی، ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہو اور ایسے شہد کی جو صاف اور شفاف ہو جنت میں ان کے لئے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش (کیا یہ جنتی شخص) اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا جہاں جہنمیوں کو ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 15)

(2) مَـــــــآءٌ صَدِيْدٌ

زخموں سے بہنے والی پیپ اور خون

مسئلہ 85 جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ یا کھولتا ہوا آمیزہ بھی جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا جسے وہ زبردستی ایک ایک گھونٹ کر کے پئیں گے۔

مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ ﴾(17-16:14)

(دنیا کے بعد) آخرت میں (کافر کے لئے) جہنم ہے جہاں وہ پیپ اور خون کی آمیزش والا پانی پلایا جائے گا جسے وہ زبردستی گھونٹ گھونٹ کر کے پینے کی کوشش کرے گا لیکن مشکل سے ہی گلے سے اتار سکے گا کافر کو ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن مرنے نہ پائے گا اور اس کے بعد بھی سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا۔“ (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 16 تا 17)

③ مَـــــآءٌ کَالْمُهْلِ

تیل کی تلچھٹ جیسا کھولتا ہوا مشروب

مَسْئلہ 86 تیل کی تلچھٹ جیسا غلیظ، بدبودار اور کھولتا ہوا مشروب بھی جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

﴿ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○ ﴾(29:18)

''جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بری آرام گاہ۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

وضاحت : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سونا پگھلایا جب وہ پانی جیسا ہوگیا اور جوش مارنے لگا تو فرمایا ''مُهْلِ'' کی مشابہت اس میں ہے۔ (ابن کثیر رحمہ اللہ)

مَسْئلہ 87 تیل کی تلچھٹ کا مشروب منہ کو لگاتے ہی جہنمی کے چہرے کو بھون ڈالے گی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَآءٌ کَالْمُهْلِ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَهُ اِلٰی فِیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ)). رَوَاهُ الْحَاکِمُ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(جہنمیوں کا مشروب) پگھلے ہوئے تانبے کا پانی، تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جب جہنمی (اسے پینے کے لئے) اپنے منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کا گوشت (جل بھن کر) گر پڑے گا۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

④ غَسَّـــــاقٌ

سیاہ، زہریلا، بدبودار مشروب

مَسْئلہ 88 مذکورہ تین مشروبات کے علاوہ غساق انتہائی سیاہ رنگ کا زہریلا گندہ

[1] 647-646/4 (قال فی التخلیص صحیح)

مادہ بھی جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

﴿ هٰذَا وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ○ ﴾(38:56-58)

''یہ تو ہے متقی لوگوں کا انجام اور سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانا ہے یعنی جہنم، جس میں وہ جھلسائے جائیں گے بہت ہی بری قیام گاہ، یہ ہے سرکشوں کا انجام پس اب یہ لوگ مزا چکھیں بدبودار کھولتے ہوئے پانی کا اور بدبودار شدید سیاہ زہریلے پانی کا اور اسی شکل کے بعض دوسرے مشروبات کا۔''

(سورہ ص، آیت 56 تا 58)

مسئلہ 89 غساق مشروب، اس قدر زہریلا اور بدبودار ہوگا کہ اس کا ایک ڈول (تقریباً دس بارہ لٹر کا برتن) ساری دنیا کو بدبو میں مبتلا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا)) .رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى ❶ (صحيح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''غساق جہنمیوں کے جسم سے بہنے والے مادہ کا ایک ڈول اگر دنیا میں ڈال دیا جائے تو ساری دنیا کی مخلوق کو بدبودار کر دے۔'' اسے ابو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

⑤ طِيْنَةُ الْخَبَالِ

جہنمیوں کا پسینہ

مسئلہ 90 دنیا میں نشہ آور مشروبات پینے والوں کو اللہ تعالیٰ اہل جہنم کے جسم سے نکلنے والا غلیظ، بدبودار پسینہ پلائیں گے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا، لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ مَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ)) .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

❶ مسند ابو یعلیٰ للاثری الجزء الثانی رقم الحدیث 1376

❷ کتاب الاشربة باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیئے گا اسے (جہنم میں) طینۃ الخبال پلائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طینۃ الخبال کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنمیوں کا پسینہ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 91 جہنمیوں کو سکون بخش اور پینے کے قابل کوئی مشروب نہیں دیا جائے گا۔

﴿ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا ○ جَزَآءً وِّفَاقًا ○ ﴾ (26-24:78)

''جہنمی، جہنم کے اندر کسی ٹھنڈی اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ تک نہ چکھیں گے سوائے گرم پانی اور پیپ کے یہ بھرپور بدلہ ہے (ان کے اعمال کا)'' (سورہ نباء، آیت 24 تا 26)

مسئلہ 92 جہنم میں جہنمیوں کے لئے میٹھے پانی کا ایک قطرہ اور خوش ذائقہ کھانے کا ایک لقمہ تک حرام ہوگا۔

﴿ وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ○ ﴾ (50:7)

''جہنمی، جنتیوں کو پکاریں گے کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ پھینک دو وہ جواب دیں گے اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں کے لئے حرام کر دی ہیں۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 50)

☆☆☆

عَذَابُ الْعَطَشِ

سخت پیاس کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْهُ بِمَنِّهٖ وَ کَرَمِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ)

مَسئلہ 93 مجرموں کو آگ میں ڈالنے سے پہلے ہی شدید پیاس کے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

﴿ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ ﴾(19:86)

''مجرموں کو ہم سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 86)

مَسئلہ 94 شدت پیاس کی وجہ سے جہنمی، جہنم اور کھولتے پانی کے چشموں کے درمیان چکر لگاتے رہیں گے۔

﴿ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ﴾(55:43-45)

''یہ وہی جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔'' (سورہ رحمن، آیت 43 تا 45)

مَسئلہ 95 جہنمی تھوہر کھانے کے بعد پیاسے اونٹ کی تونس محسوس کریں گے۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 83 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✧✧✧

عَذَابُ اِسْکَابِ الْمَآءِ الْحَمِیْمِ

کھولتا ہوا پانی سر پر اُنڈیلنے کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰہ تَعَالٰی مِنْهُ بِفَضْلِهٖ وَ کَرَمِهٖ وَهُوَ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ)

مسئلہ 96 جہنم کے عین وسط میں لے جا کر کافر کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دیا جائے گا۔

﴿ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ○ ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا کُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○ ﴾(44:47-50)

(حکم ہوگا) ''پکڑلو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب (پھر اسے کہا جائے گا) چکھو اس کا مزا بڑا زبردست عزت دار تھا تو، یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 47 تا 50)

مسئلہ 97 کافروں اور مشرکوں کے سروں پر اس قدر گرم پانی ڈالا جائے گا کہ ان کی کھال، چربی اور پیٹ کے اندر آنتیں، کلیجہ، دل، گردے سب کچھ جل جائے گا۔

﴿ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ○ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ○ ﴾(22:19-20)

''یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔'' (سورہ حج، آیت نمبر 19 تا 20)

مسئلہ 98 کھولتا ہوا گرم پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی ہر چیز جل کر باہر قدموں میں جا گرے گی اور کافر پھر اپنی پہلی حالت پر آ جائے گا، بار بار اسے یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُوْسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلِتُ مَا فِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ كَمَا كَانَ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کھولتا ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ (اس کی پیٹھ سے نکل کر) قدموں میں جا گرے گا اور یہ ہے (تفسیر لفظ) ''صھر'' (کی) اس سزا کے بعد کافر پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ حج کی مذکورہ آیت کے لئے ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 97،99۔

[1] الشرح السنة كتاب الفتن باب صفة النار واهلها

لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کا لباس

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ لاَ يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ)

مسئلہ 99 جہنمیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

﴿ هٰذَانِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُ وْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ○ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ○ ﴾ (22:19-20)

''یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔'' (سورہ حج، آیت نمبر 19 تا 20)

مسئلہ 100 بعض مجرموں کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا کر تارکول کا لباس پہنایا جائے گا۔

﴿ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○ ﴾ (14:49-50)

''اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے ان کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 49 تا 50)

مسئلہ 101 بعض مجرموں کو گندھک کا پائجامہ اور کھجلی کا کرتہ پہنایا جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 175 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 102 قرآن و حدیث کا علم چھپانے والوں کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 170 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 103 بعض مجرموں کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 53 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

✪✪✪

فِرَاشُ اَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے بستر

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ بِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلْيَا وَهُوَ الْحَلِيْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)

مسئلہ 104 جہنمیوں کو ”آرام“ کرنے کے لئے آگ کے بستر مہیا کئے جائیں گے۔

﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (41:7)

”کافروں کے لئے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور جہنم (کی آگ) کا ہی اوڑھنا ہوگا یہ ہے وہ بدلہ جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 41)

مسئلہ 105 جہنمیوں کے ”قالین“ اور ”غالیچے“ بھی آگ کے ہوں گے۔

﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝﴾ (16:39)

”ان پر آگ کی چھتریاں اوپر سے بھی چھائی ہوں گی اور نیچے سے بھی یہ وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس اے میرے بندو! میرے غضب سے بچو۔“ (سورہ زمر، آیت نمبر 16)

مسئلہ 106 جہنمیوں کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی آگ ہوگی۔

﴿يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (55:29)

”اس روز (جہنم کا) عذاب انہیں اوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی اور ارشاد ہوگا اب مزا چکھو ان اعمال کا جو تم کرتے تھے۔“ (سورہ عنکبوت، آیت نمبر 55)

﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○ ﴾(29:18)

''جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بری آرام گاہ۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

***

مُظَلَّاتِ اَهْلِ النَّارِ وَسُرَادِقُهُمْ

جہنمیوں کی چھتریاں اور قناتیں

(اَعَاذَنَا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مِنهَا بِفَضْلِهٖ وَمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ الْكَرِيْمُ الرَّحِيْمُ)

مَسئله 107 جہنمیوں کے اوپر آگ کی چھتریاں ہوں گی۔

﴿ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ○ ﴾(16:39)

''ان پر آگ کی چھتریاں اوپر سے بھی چھائی ہوں گی اور نیچے سے بھی یہ وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس اے میرے بندو! میرے غضب سے بچو۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 16)

مَسئله 108 آگ کی قناتوں میں جہنمی رہائش پذیر ہوں گے۔

﴿ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ﴾(29:18)

''جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بری آرام گاہ۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 29)

مَسئله 109 جہنم کی قنات کی دو دیواروں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 20 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆

عَذَابُ الْاَغْلَالِ وَالسَّلَاسِلِ

آگ کے طوق، آگ کی ہتھکڑیاں اور آگ کی بیڑیوں کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ اِنَّهٗ هُوَالْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ الرَّحِیْمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ)

مَسْئلہ 110 جہنم میں لے جانے کے لئے مجرموں کی گردنوں میں بھاری طوق ڈالے جائیں گے۔

مَسْئلہ 111 جہنم میں لے جانے کے بعد مجرموں کو ستر ہاتھ (قریباً 105 فٹ) لمبی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا۔

﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْهُ ○ اِنَّهٗ کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ○ ﴾

(34-30:69)

"(فرشتوں کو حکم دیا جائے گا) اسے پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو یہ نہ اللہ بزرگ و برتر کو مانتا تھا نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔" (سورہ حاقہ، آیت نمبر 30 تا 34)

﴿ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ○ ﴾(4:76)

"کافروں کے لیے ہم نے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔" (سورہ دہر، آیت نمبر 4)

مَسْئلہ 112 بعض مجرموں کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں بھی پہنائی جائیں گی۔

﴿ اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا ○ ﴾(12:73)

''(مجرموں کے لیے) ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی جہنم ہے۔'' (سورہ مزمل، آیت نمبر 12)

مسئلہ 113 فرشتے کافروں کو زنجیروں میں باندھ کر جہنم میں گھسیٹتے پھریں گے۔

﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ ۝ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ ﴾ (40:71-72)

''(کافروں کو جھٹلانے کا انجام اس وقت معلوم ہوگا) جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی اور وہ (کبھی) کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور (کبھی اپنی جگہ پر واپس لانے کے لئے) آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔'' (سورہ مومن، آیت نمبر 71 تا 72)

مسئلہ 114 بعض مجرموں کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈال کر تارکول کا لباس پہنا دیا جائے گا۔

﴿ وَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ ﴾ (14:49-50)

''اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے ان کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 49 تا 50)

مسئلہ 115 بعض لوگوں کی گردنوں میں زہریلے سانپ طوق بنا کر ڈالے جائیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 166 کے تحت، ملاحظہ فرمائیں۔

عَذَابُ الْاِلْقَاءِ فِيْ مَكَانٍ ضَيِّقٍ

آ گ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھنسنے کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ اِنَّهٗ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ)

مَسْئلہ 116 مجرم لوگ انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں مشکیں کس کر ٹھونسے جائیں گے اور وہ خواہش کریں گے کاش انہیں موت آ جائے۔

﴿ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴾(25:13-14)

”جب مجرم لوگ جہنم کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں مشکیں کس کر پھینکے جائیں گے تو اپنے لئے موت کو پکاریں گے۔(اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔“(سورہ فرقان، آیت نمبر 13 تا 14)

وضاحت : اس آیت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس طرح کیل کو مشکل سے دیوار میں گاڑا جاتا ہے، اسی طرح جہنمیوں کو زبردستی تنگ جگہ میں ٹھونسا جائے گا۔“(ابن کثیر رحمہ اللہ)

مَسْئلہ 117 جہنمی، جہنم میں اس طرح ٹھنسے ہوئے ہوں گے جیسے نیزے کی انی دستے میں سختی سے گاڑی جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَتَضَيَّقُ عَلَى الْكَافِرِ كَتَضَيُّقِ الزُّجِّ فِي الرُّمْحِ . ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”جہنم کافر کے لئے اس قدر تنگ کی جائے گی جس طرح نیزے کی انی لکڑی کے دستے میں سختی سے گاڑی جاتی ہے۔“ یہ قول شرح السنہ میں ہے۔

[1] شرح السنة (15-251)

عَذَابُ تَقْلِيبِ الْوُجُوهُ فِي النَّارِ

چہروں کو آگ پر تپانے کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ بِفَضْلِهِ وَكَرَمِهِ وَمَنِّهِ هُوَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ)

مَسْئلہ 118 جہنمیوں کے چہرے جہنم میں آگ پر الٹ پلٹ کر کے بھونے جائیں گے۔

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○ ﴾(33:66-68)

”جس روز انکے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے راہ کر دیا ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔“ (سورہ احزاب، آیت 66 تا 68)

مَسْئلہ 119 فرشتے کافروں کو آگ پر تپائیں گے اور ساتھ کہیں گے ”مزا چکھو! اس عذاب کا جس کا دنیا میں تم مطالبہ کرتے تھے۔“

﴿ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ○ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ○ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ ﴾(51:10-14)

”مارے گئے قیاس اور گمان سے کام لینے والے جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزا کب آئے گا وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا! اپنے فتنہ کا یہ وہی چیز ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے۔“ (سورہ

ذاریات، آیت نمبر 10 تا 14)

مسئلہ 120 بعض کافروں کے چہروں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے۔

﴿ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○ ﴾(14:49-50)

''اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے ان کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے تار کول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 49 تا 50)

مسئلہ 121 کافر لوگ اپنے ''نرم و نازک اور خوبصورت چہرے'' آگ سے بچانے کی کوشش کریں گے لیکن بچا نہیں سکیں گے۔

﴿ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ ﴾(21:39)

''کاش کافر لوگ اس وقت کا یقین کر لیتے جب وہ اپنے چہرے آگ سے نہ بچا سکیں گے نہ ہی اپنی پیٹھیں آگ سے بچا سکیں گے اور نہ ہی وہ (کہیں سے) مدد کئے جائیں گے۔'' (سورہ انبیاء، آیت نمبر 39)

مسئلہ 122 کافر جہنم کا بدترین عذاب اپنے چہرے پر جھیلیں گے۔

﴿ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ ﴾(39:24)

''بھلا وہ شخص جو قیامت کے روز بدترین عذاب اپنے منہ سے روکے گا (اس سے زیادہ بدحال کون ہو سکتا ہے) ایسے ظالموں سے کہا جائے گا اب چکھو مزا! اس کمائی کا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔'' (سورہ زمر، آیت نمبر 24)

وضاحت : مجرم لوگ سزا کے وقت اپنے ہاتھوں سے چہرے کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جہنمیوں کے جہنم میں چونکہ ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوئے ہوں گے لہٰذا وہ ہاتھ آگے نہیں کر سکیں گے بلکہ فرشتوں کی بدترین سزا اپنے منہ پر ہی جھیلیں گے۔

***

عَذَابُ السَّمُوْمِ وَالْيَحْمُوْمِ

سخت زہریلی گرم ہوا اور سخت کالے زہریلے دھوئیں کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَاِحْسَانِهٖ انه عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ)

مَسئلہ 123 بعض مجرموں کو زہریلی گرم ہوا کے تھپیڑوں اور کالے دھوئیں کے مرغولوں کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

﴿ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ○ فِىْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ○ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ○ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ○ ﴾(56:41-44)

''اور بائیں بازو والے، بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا، وہ لو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو ٹھنڈا ہوگا نہ آرام دہ۔'' (سورہ واقعہ، آیت نمبر 41 تا 44)

وضاحت : جہنمی، جہنم کے عذاب سے تنگ آ کر ایک سائے طرف دوڑیں گے لیکن جب وہاں پہنچیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ سایہ نہیں بلکہ جہنم کی آگ کا سخت سیاہ دھواں ہے۔ (تفسیر احسن البیان)

مَسئلہ 124 کافروں کو جہنم میں جھلسا دینے والی سخت گرم ہوا کا عذاب دیا جائے گا۔

﴿ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِىْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ○ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ○ ﴾ (52:26-27)

''(اہل ایمان کہیں گے) اس سے پہلے (دنیا میں) ہم اپنے گھر والوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔'' (سورہ طور، آیت 26 تا 27)

❁❁❁

عَذَابُ شِدَّةِ الْبَرْدِ

شدید سردی کا عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ وَاِحْسَانِهٖ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَدُوْدٌ کَرِیْمٌ)

مَسْئلہ 125 ”زمہریر“ جہنم کا ایک طبقہ ہے جس میں اہل جہنم کو شدید سردی کا عذاب دیا جائے گا۔

﴿فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ○ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآئِکِ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ○﴾(76:11-13)

”پس اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ زمہریر کی سردی۔“ (سورہ دہر، آیت نمبر 11 تا 13)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا کَانَ یَوْمٌ حَارٌّ اَلْقَی اللّٰهُ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ اِلٰی اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلِ الْاَرْضِ ،فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ حَرًّا هٰذَا الْیَوْمَ؟ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِجَهَنَّمَ اِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ قَدِ اسْتَجَارَ بِیْ مِنْکِ وَاِنِّیْ اُشْهِدُکَ اَنِّیْ قَدْ اَجَرْتُهٗ وَاِذَا کَانَ یَوْمٌ شَدِیْدُ الْبَرْدِ ، اَلْقَی اللّٰهُ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ اِلٰی اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ بَرْدًا هٰذَا الْیَوْمَ ؟ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ بَرْدِ زَمْهَرِیْرِ جَهَنَّمَ قَالَ اللّٰهُ لِجَهَنَّمَ اِنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ قَدِ اسْتَجَارَ بِیْ مِنْ زَمْهَرِیْرِکِ ،فَاِنِّیْ اُشْهِدُکَ اَنِّیْ قَدْ اَجَرْتُهٗ قَالُوْا وَمَا زَمْهَرِیْرُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ حَیْثُ یُلْقَی اللّٰهُ الْکَافِرَ فَیَتَمَیَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ)) .رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ [1]

[1] النهایة فی الفتن والملاحم الجزء الثانی رقم الحدیث 307

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گرمی کے موسم میں شدید گرمی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھ آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتے ہیں جب کوئی بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کے روز کتنی سخت گرمی ہے یا اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے، تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں ''میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تجھ سے میری پناہ طلب کی ہے میں تجھے (یعنی جہنم کو) گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دے دی ہے اور جب شدید سردی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھیں آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتے ہیں جب (کوئی) بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کے دن کتنی سخت سردی ہے یا اللہ! مجھے جہنم کے طبقہ زمہریر کی سردی سے پناہ دے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے تیرے (طبقہ) زمہریر سے پناہ طلب کی ہے پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں میں نے اسے پناہ دے دی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا'' (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) جہنم کا (طبقہ) زمہریر کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' جب اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں ڈالے گا تو اس کی شدید سردی سے ہی کافر اس کو پہچان جائے گا (کہ یہ زمہریر کا عذاب ہے) سردی اور گرمی دونوں جہنم کے عذاب ہیں۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَذَابَ الْهُوْنِ فِيْ النَّارِ

جہنم میں ذلت اور رسوائی کا عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَاِحْسَانِهٖ وَهُوَ اَجْوَدُ الْاَجْوَدِيْنَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ)

مسئلہ 126 کافروں کو جہنم میں ذلیل اور رسوا کیا جائے گا۔

﴿ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ ﴾(20:46)

''جس روز کافر جہنم کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تم اپنے حصہ کی نعمتیں دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے ان سے فائدہ اٹھا لیا پس آج تمہیں تمہاری نافرمانیوں اور ناحق تکبر کرنے کے جرم میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔'' (سورہ احقاف، آیت نمبر 20)

مسئلہ 127 جہنمی، جہنم میں گدھے کی طرح اونچی نیچی آوازیں نکالیں گے۔

﴿ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ ﴾(100:21)

''جہنمی وہاں اس طرح گدھے کی سی آوازیں نکالیں گے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔''

(سورہ انبیاء، آیت نمبر 100)

مسئلہ 128 بعض کافروں کو ذلیل کرنے کے لئے ان کی ناک داغی جائے گی۔

﴿ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ ﴾(16:68)

''ہم عنقریب اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے۔'' (سورہ قلم، آیت نمبر 16)

مسئلہ 129 جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے۔

﴿ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ﴾(60:39)

''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے ان کے چہرے قیامت کے روز کالے ہوں گے کیا جہنم میں متکبروں کے لئے کافی جگہ نہیں ہے؟'' (سورہ زمر، آیت نمبر 60)

مسئلہ 130 بعض کافروں کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔

﴿ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ﴾ (42-40:80)

''اس روز کچھ چہروں پر خاک اڑ رہی ہوگی اور سیاہی چھائی ہوئی ہوگی وہ یہی کافر اور فاجر لوگ ہوں گے۔'' (سورہ عبس، آیت نمبر 40 تا 42)

مسئلہ 131 بعض کافروں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

﴿ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ ﴾(16-15:96)

''ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔'' (سورہ علق، آیت نمبر 15 تا 16)

مسئلہ 132 بعض کافروں کو جہنم میں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

عَذَابُ الظُّلُمَاتِ فِی النَّارِ

جہنم میں شدید اندھیرے اور تاریکی کا عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ الرَّحِيْمُ الْكَرِيْمُ)

مسئلہ 133 کافروں کو جہنم میں ڈال کر اس کے دروازے اس قدر سختی سے بند کر دیئے جائیں گے کہ جہنمی صدیوں تک شدید اندھیرے اور تاریکی میں آگ کا عذاب جھیلتے رہیں گے کہیں سے روشنی کی معمولی سی کرن بھی نہ دیکھ پائیں گے۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ○ ﴾(90:19-20)

”اور جن لوگوں نے ہماری آیتیں ماننے سے انکار کیا وہ بد بخت لوگ ہیں (قیامت کے روز) ان پر جہنم کی آگ ہوگی دروازے بند کی ہوئی۔“ (سورہ بلد، آیت نمبر 19 تا 20)

﴿ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○ ﴾(104:5-9)

”اور تم کیا جانو چکنا چور کر دینے والی جگہ کیا ہے۔ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی ہے جو دلوں تک پہنچے گی وہ ان پر دروازے بند کی ہوئی ہے (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)۔“ (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 5 تا 9)

مسئلہ 134 جہنم کی آگ بذات خود تارکول سے زیادہ تاریک اور سیاہ ہے جس میں ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہیں دے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : اَتَـرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهٖ ؟ لَهِيَ اَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ . رَوَاهُ مَالِكٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں ”کیا تم لوگ جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ کی طرح سمجھتے ہو (ہرگز نہیں) جہنم کی آگ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پکی سڑک تعمیر کرنے کے لئے سیاہ رنگ کا مادہ جسے اردو میں ”تارکول“ پنجابی میں ”لک“ انگریزی میں "Bitc!humen" کہتے ہیں وہی عربی میں ”قار“ کہلاتا ہے۔

✸✸✸

❶ كتاب الجامع باب ما جاء في صفة جهنم

عَذَابُ السَّحْبِ فِی النَّارِ عَلَی الْوُجُوْہِ

منہ کے بل چلائے جانے اور گھسیٹے جانے کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا بِمَنِّہٖ وَ کَرَمِہٖ وَفَضْلِہٖ اِنَّہٗ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ)

مَسئلہ 135 فرشتے کافروں کو منہ کے بل الٹا کر کے جہنم میں گھسیٹیں گے۔

﴿ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ﴾(48:54)

''اس روز (کافر) منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اس روز ان سے کہا جائے گا چکھو جہنم کی آگ کا مزا۔'' (سورہ قمر، آیت نمبر 48)

مَسئلہ 136 بعض مجرموں کو قبر سے ہی منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

مَسئلہ 137 منہ کے بل اٹھنے والے کافر اندھے، گونگے اور بہرے بھی ہوں گے۔

﴿ وَنَحْشُرُھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ عُمْیًا وَّبُکْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰھُمْ سَعِیْرًا ۝ ﴾(97:17)

''(گمراہ لوگوں کو) ہم قیامت کے روز اندھے، گونگے اور بہرے کر کے منہ کے بل اٹھائیں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 97)

مَسئلہ 138 بعض کافروں کو فرشتے زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹیں گے۔

﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِھِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ ۝ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ ﴾(40:71-72)

''طوق اور زنجیریں کافروں کی گردنوں میں ہوں گی اور (جب پانی مانگیں گے تو پینے کے لئے) وہ

کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور پھر (واپس) جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔‘‘ (سورہ مومن، آیت نمبر 71 تا 72)

مَسئله 139 کافر کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالنے کے لئے فرشتے اسے گھسیٹ کر جہنم کے عین وسط میں لے جائیں گے۔

﴿ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ○﴾ (48-47:44)

’’(اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے) پکڑو اسے اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ لے جاؤ اور پھر اس کے سر پر جلتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔‘‘ (سورہ دخان، آیت نمبر 47 تا 48)

مَسئله 140 بعض مجرموں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اور بعض کو پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِىْ وَالْاَقْدَامِ ○ فَبِاَىِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○﴾ (42-41:55)

’’مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا (اس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔‘‘ (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 41 تا 42)

مَسئله 141 ابوجہل کو فرشتے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں گھسیٹیں گے۔

﴿ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ○﴾ (16-15:96)

’’ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے اس پیشانی کو جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔‘‘ (سورہ علق، آیت نمبر 15 تا 16)

مَسئله 142 دکھاوے اور ریا کی عبادت کرنے والوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 266 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 143 اللہ تعالیٰ مجرموں کو منہ کے بل اٹھانے اور منہ کے بل چلانے پر اس طرح قادر ہے جس طرح دنیا میں انہیں دونوں پاؤں پر اٹھانے اور چلانے پر قادر ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ ((اَلَيْسَ الَّذِیْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِی الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ ﷺ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کے روز کافر کو منہ کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلائے؟'' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کہا ''ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم! بے شک وہ ایسی طاقت ضرور رکھتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

✪✪✪

[1] کتاب صفات المنافقین باب یحشر الکافر علی وجهه

عَذَابُ الْاِرْهَاقِ فِي النَّارِ

آگ کے پہاڑ پر چڑھنے کا عذاب

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ)

مسئلہ 144 جہنم میں کافروں کو آگ کے پہاڑ پر چڑھنے کا عذاب دیا جائے گا۔

﴿ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ ﴾(17:74)

''میں اسے عنقریب ایک مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا۔'' (سورہ مدثر، آیت نمبر 17)

مسئلہ 145 ''صعود'' جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر کافر ستر سال کی مدت میں چڑھے گا پھر اس سے نیچے گرے گا اور دوبارہ ستر سال کی مدت میں چڑھے گا اور یوں مسلسل اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ وَقَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَارٍ يَصْعَدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا)) . رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [1] (صحيح)

حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنم میں ایک وادی کا نام ''ویل'' ہے جس کی تہ تک پہنچنے سے پہلے کافر چالیس سال تک اس میں گرتا چلا جائے گا اور صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر کافر ستر سال (کے عرصہ) میں چڑھے گا پھر اس سے اترے گا۔ کافر ہمیشہ اسی (عذاب میں یعنی چڑھنے اور اترنے) میں مبتلا رہے گا۔'' اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

***

[1] مسند ابو يعلىٰ للاثرى الجزء الثانى رقم الحديث 1378

عَذَابُ الْوِثَاقِ بِعَمُوْدِ النَّارِ

آگ کے ستونوں سے باندھنے کا عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهَا بِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِهِ الْعُلْیَا اِنَّهُ عَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ)

مسئلہ 146 بعض مجرموں کو جہنم میں لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا۔

﴿ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○ ﴾(104:4-9)

''ہرگز نہیں بلکہ (حرام مال اکٹھا کرنے والا شخص) چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ تم کیا جانو وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیا ہے؟ اللہ کی آگ ہے، خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی انہیں بڑے بڑے ستونوں میں (باندھ کر) اوپر سے بند کر دی جائے گی۔'' (سورہ ہمزہ، آیت نمبر 4 تا 9)

مسئلہ 147 بعض مجرموں کو بڑی سختی کے ساتھ باندھا جائے گا۔

﴿ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ○ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ ○ ﴾(89:25-26)

''اس روز اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔'' (سورہ فجر، آیت نمبر 25 تا 26)

❀❀❀

عَذَابُ الْمَقَامِعِ وَالْمَطَارِقِ فِي النَّارِ

جہنم میں لوہے کی ہتھوڑوں اور گُرزوں سے مارے جانے کا عذاب

(أَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ وَهُوَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ)

مسئلہ 148 لوہے کے بھاری بھرکم ہتھوڑوں اور گُرزوں سے مجرموں کے سر کچلے جائیں گے۔

﴿ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○ كُلَّمَآ اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ ﴾(22:21-22)

”کافروں کے لیے (جہنم میں) لوہے کے گرز اور ہتھوڑے ہوں گے جب کبھی گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے (اور انہیں کہا جائے گا) اب جلنے کی سزا کا مزہ چکھو۔“ (سورہ حج، آیت نمبر 21 تا 22)

مسئلہ 149 جہنم میں کافروں کو سزا دینے کے لئے لوہے کے گُرز اس قدر بھاری ہوں گے کہ روئے زمین کے سارے انسان اور جن مل کر بھی ایک گُرز نہیں اٹھا سکتے۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ مَقْمَعًا مِنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ عَلَى الْاَرْضِ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ)) . رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى[1] (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اگر جہنم میں کافروں کو مارنے والا لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں تب بھی اسے زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔“ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

[1] مسند ابو یعلیٰ للاثری الجزء الثانی رقم الحدیث 1384

اَلْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ فِي النَّارِ

جہنم میں سانپوں اور بچھوؤں کا عذاب

(اَجَارَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَفَضْلِهٖ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

مَسئلہ 150 جہنم کے سانپ اونٹ کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ ڈسنے کا اثر چالیس برس تک باقی رہے گا۔

مَسئلہ 151 جہنم کے بچھو خچروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ ڈسنے کا اثر چالیس سال تک باقی رہے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً)) .

رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جہنم میں بختی اونٹ (اونٹوں کی ایک قسم) کے برابر سانپ ہوں گے ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ جہنم میں بچھو خچروں کے برابر ہوں گے ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 152 جہنم میں انتہائی زہریلے گنجے سانپ ہوں گے جو زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے گلے میں طوق بنا کر ڈالے جائیں گے۔

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الفتن باب صفة النار واهلها الفصل الثالث

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 166 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 153 جہنمیوں کے عذاب میں اضافہ کے لئے جہنمی بچھوؤں کے ڈنگ لمبی کھجوروں کے برابر بڑھا دیئے جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ﴾ قَالَ زِيْدُوْا بِالْعِقَارِبِ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ .رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا ...... ﴾ ''ہم ان کے عذاب میں مزید عذاب کا اضافہ کردیں گے۔'' (سورہ نحل، آیت نمبر 88) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ (جہنمیوں کے عذاب میں اضافہ کے لئے) بچھوؤں کے ڈنگ لمبی کھجوروں کے برابر بڑھا دیئے جائیں گے۔'' (اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

★★★

[1] مجمع الزوائد الجزء العاشر كتاب صفة النار باب زيادة اهل النار من العذاب

عَذَابُ تَكْبِيرِ الْاَبْدَانِ

جسموں کو بڑا کرنے کا عذاب

مسئلہ 154 جہنم میں کافر کا ایک دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

مسئلہ 155 جہنم میں کافر کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْنَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کافر کا دانت یا اس کی کچلی (جہنم میں) اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 بعض کافروں کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی اور ان کا باقی جسم بھی اسی نسبت سے بڑا ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْكَافِرَ لَيَعْظُمُ حَتّٰى اِنَّ ضِرْسَهٗ لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(جہنم میں) کافر کا جسم بہت بڑا بنا دیا جائے گا حتی کہ اس کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 157 جہنم میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن

---

❶ كتاب الجنة وصفة نعيمها باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء..........

❷ كتاب الزهد باب صفة النار (3489/2)

کی مسافت کے برابر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ قَالَ ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز رو سوار کے تین دنوں کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 بعض کافروں کے کان اور کندھے کے درمیان ستر (70) سال کا فاصلہ ہوگا اور ان کے جسم میں خون اور پیپ کی وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 159 جہنم میں کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (63 فٹ) ہوگی اور ایک دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی (یعنی 410 کلومیٹر)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَانِ وَ بَعُوْنَ ذِرَاعًا وَ اِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ وَ اِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(جہنم میں) کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی ایک دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 جہنمیوں کا ایک بازو ''بیضاء'' پہاڑ کے برابر اور ان کی ایک ران ''ورقان'' پہاڑ کے برابر ہوگی۔

---

❶ کتاب الجنة و صفة ، باب جهنم اعاذنا الله منها

❷ [illegible]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ عَرْضُ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَ عَضُدَهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَ فَخِذُهٗ مِثْلُ وَرْقَانَ وَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مِثْلُ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الرَّبَذَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز کافر کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ (تقریباً ایک سوفٹ) اس کا بازو بیضاء (پہاڑ) کے برابر اور ران ورقان (پہاڑ) کے برابر ہوگی۔ اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی میرے اور ربذہ (گاؤں) کے درمیان فاصلہ ہے۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مختلف احادیث میں جہنمیوں کے حالات مختلف بیان فرمائے گئے ہیں۔ کہیں کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (تقریباً 60 فٹ) کہیں کھال کی موٹائی ستر ہاتھ (تقریباً 100 فٹ) بیان کی گئی ہے۔ یہ فرق جہنمیوں کے گناہوں اور جرائم کے مطابق ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 161 بعض کافروں کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ وسیع و عریض جہنم کے ایک کونے میں سما جائیں گے۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اُقَيْشٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَحَدَ زَوَايَاهَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں جہنم (میں ڈالنے) کے لئے اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ جہنم کا ایک کونہ ہوں گے۔ (یعنی ایک کونہ میں سما جائیں گے)'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ سلسلہ احادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، رقم الحدیث 1105

❷ کتاب الزھد، باب الصفة النار (3490/2)

عَذَابٌ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ

بعض نا معلوم عذاب

مَسئلہ 162 کافروں کے گناہوں کے جرائم کے مطابق انہیں بعض ایسے عذاب بھی دیئے جائیں گے جن کا ذکر نہ قرآن مجید میں کیا گیا ہے نہ احادیث مبارکہ میں۔

﴿وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ○﴾(58:38)

''اور اسی قسم کے کئی اور عذاب بھی ہوں گے۔'' (سورہ ص ، آیت 58)

مَسئلہ 163 بعض کافروں کو بہت دردناک عذاب دیا جائے گا۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○﴾(11:45)

''جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات سے کفر کیا ہے ان کے لئے بلا کا دردناک عذاب ہے۔''

(سورہ جاثیہ ، آیت 11)

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○﴾(36:5)

''جن لوگوں نے کفر کیا ہے اگر ان کے پاس ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اس کے ساتھ اور بھی، اور وہ چاہیں کہ روز قیامت اسے فدیہ میں دے کر عذاب سے بچ جائیں تب بھی ان سے وہ دولت قبول نہیں کی جائے گی ایسے لوگوں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔'' (سورہ مائدہ ، آیت 36)

مَسئلہ 164 بعض کافروں کو بہت ''بڑا عذاب'' دیا جائے گا۔

﴿ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا

یَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِی الۡاٰخِرَةِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿176:3﴾

’’(اے محمد!) کفر کی راہ میں دوڑ دھوپ کرنے والوں کی سرگرمیاں تمہیں آزردہ نہ کریں، یہ لوگ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔‘‘ (سورہ آل عمران ، آیت 176)

مسئلہ 165 بعض کافروں کو ’’شدید عذاب‘‘ دیا جائے گا۔

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿4:3﴾

’’جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو ماننے سے انکار کیا ان کے لئے شدید عذاب ہوگا۔‘‘ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 4)

﴿ وَالَّذِیۡنَ یَمۡکُرُوۡنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿10:35﴾

’’جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے۔‘‘ (سورہ فاطر، آیت نمبر 10)

بَعْضُ الْمَاثِمِ وَ عَقُوْبَتِهَا الْخَاصَّةُ فِي النَّارِ

جہنم میں بعض گناہوں کے مخصوص عذاب

((اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُنَّ بِفَضْلِهٖ وَ كَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لاَ يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ))

مَسْئلہ 166 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو زہریلے گنجے سانپ کے ڈسنے کا عذاب دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ،لَهُ زَبِيْبَتَانِ ،يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ ،اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ اَلْاٰيَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اس نے اس سے زکاۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے، اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا ”میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسْئلہ 167 زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو ان کی دولت (یعنی سونے چاندی) کی تختیاں

[1] کتاب الزکاۃ ، باب اثم مانع الزکاۃ

بنا کر آگ میں گرم کر کے پیشانیوں، پیٹھوں اور پہلوؤں کو داغنے کا عذاب دیا جائے گا۔

مسئلہ 168 جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو جانوروں کے پاؤں تلے کچلنے کا عذاب دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِیْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَی النَّارِ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَالْاِبِلُ؟ قَالَ ((وَ لَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَ مِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَی النَّارِ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ ((وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَلَا تَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ...... اَلْحَدِیْثُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے، قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنا کر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان تختیوں سے ان کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ داغے جائیں گے جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لئے) آگ میں واپس لائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لئے) لوٹائی

[1] کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ

جائیں گی۔(ان سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں گے اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لے گا یا دوزخ کی طرف (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ!) پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن دودھ دوھے (اور مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا۔ وہ اس کو اپنے کھروں (پاؤں) سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے حتی کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا) اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لے گا یا جہنم کی طرف۔'' عرض کیا گیا'' اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' فرمایا'' کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں ہوگا جو ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک کھلی جگہ پر اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی۔(سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی نہ ہوگی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی (یعنی لگا تار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لیں گے یا دوزخ کی طرف۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 169 روزہ خوروں کو جہنم میں الٹا لٹکا کر منہ چیرنے کے سزا دی جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعِيْ فَاَتَيَا بِيْ جَبَلاً وَعْرًا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ : اِنِّيْ لَا اُطِيْقُهُ ، فَقَالَا اَنَا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، قُلْتُ : مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا هٰذَا عَوَآءُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ

مُشَقَّقَةٌ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ : قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ : اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ......اَلْحَدِيْثُ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ ❶

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا ''اس پہاڑ پر چڑھیں۔'' میں نے کہا ''میں نہیں چڑھ سکتا۔'' انہوں نے کہا ''ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے۔'' پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' انہوں نے بتایا ''یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔'' پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔'' اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 علم دین (قرآن و حدیث) چھپانے والے کو جہنم میں آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا، قیامت کے روز اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 دوغلہ پن اختیار کرنے والے کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ڈالی جائیں گی۔

عَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ

---

❶ صحیح الترغیب و الترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 995

❷ ابواب العلم ، باب ماجاء فی کتمان العلم (2135/2)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دنیا میں دورخا پن اختیار کیا اس کے لئے قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 172 **جھوٹی افواہیں پھیلانے والے شخص کو جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک چھری سے چیرنے کی سزا ملتی رہے گی**

مسئلہ 173 **زانی مردوں اور عورتوں کو ننگے بدن ایک ہی تنور میں جلنے کی سزا مسلسل ملتی رہے گی۔**

مسئلہ 174 **سود خور کو خون کی ندی میں غوطے کھانے اور پتھر نگلنے کی سزا دی جائے گی۔**

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ الرُّؤْيَا قَالَ : قَالَا لِيْ ((وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَ مَنْخِرُهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُسَبِّحُ فِي النَّهْرِ وَ يُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(خواب میں میرے پوچھنے پر) جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا گزر ہوا اور جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جا رہی تھیں وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں اور (دوسرے) ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور (تیسرا) وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھا رہا تھا اور جس

❶ كتاب الادب ، باب في ذي الوجهين (4078/3)

❷ كتاب التعبير ، تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح

کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جا رہے تھے یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سود کھاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 175 میت پر نوحہ اور بین کرنے والی عورت (یا مرد) کو قیامت کے روز گندھک کا پائجامہ اور کھجلی کا کرتا پہنایا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لاَ یَتْرِكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَ قَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② دوسروں کے حسب پر طعنہ زنی کرنا ③ تاروں سے بارش طلب کرنا اور ④ (مرنے والوں پر) بین کرنا''، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 176 قرآن یاد کر کے بھلا دینے والے شخص کو اور عشاء کی نماز پڑھے بغیر سونے والے کو جہنم میں مسلسل پتھروں سے سر کچلنے کی سزا دی جائے گی۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَدِیْثِ الرُّؤْیَا قَالَ : قَالاَ لِیْ ((اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَثْلَغُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفُضُهُ وَ یَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ خواب میں میرے پوچھنے پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں

---

① كتاب الجنائز باب التشديد في النياحة

② كتاب التعبير ، تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح

ان میں سے)سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا گزر ہوا اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے دنیا میں قرآن (سیکھ کر) بھلا دیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حدیث شریف میں یہ وضاحت بھی ہے کہ فرشتہ آدمی کے سر پر پتھر مارتا ہے تو سر کچلنے کے بعد پتھر دور لڑھک جاتا ہے جب فرشتہ پتھر لے کر واپس آتا ہے تو سر پہلے کی طرح صحیح سالم ہو جاتا ہے اور فرشتہ پھر پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا ہے۔ اس کو یہ سزا مسلسل ملتی رہتی ہے۔

مسئلہ 177 دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرنے والے لیکن خود اس پر عمل نہ کرنے والے کی جہنم میں سزا۔

عَنْ اُسَامَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ ؟ لَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَا آتِيْهِ ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے'' قیامت کے روز ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) آگ میں ہوں گی وہ اپنی انتڑیوں کو لئے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا (کولہو کی) چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے'' اے فلاں! تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کیا کرتے تھے؟'' وہ شخص جواب میں کہے گا'' میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 178 خودکشی کرنے والا جس طریقہ سے خودکشی کرتا ہے جہنم میں وہ مسلسل اسی سزا میں مبتلا رہے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَ

[1] کتاب بدء الخلق ، باب صفة النار

الَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص تیر (خنجر، پستول یا بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو تیر مارتا رہے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 179 شراب پینے والے کو جہنم میں اہل جہنم کا بدبودار پسینہ پلایا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 90 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 180 دکھاوے کی عبادت کرنے والوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 266 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 181 غیبت کرنے والے جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کا گوشت نوچیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَآءِ یَاجِبْرِیْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَ یَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معراج کے دوران میں میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا ''اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

---

❶ کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس

❷ کتاب الادب، باب فی الغیبة (082/3)

تَعۡلِیۡقَاتُ الۡقُرۡآنَ عَلٰی اَهۡلِ النَّارِ

جہنمیوں پر قرآن مجید کے تبصرے

مسئلہ 182 قیامت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو داروغہ جہنم شدید کھولتے پانی کا عذاب دینے کے ساتھ ساتھ 'معزز شخصیت کے اعزاز سے بھی نوازیں گے۔

﴿ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰی سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ ○ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِیۡمِ ○ ذُقۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡکَرِیۡمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا کُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ○﴾ (44:47-50)

''پکڑلو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے درمیان اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب (اور کہو اسے) چکھ اس (عذاب) کا مزا، بڑا زبردست عزت دار تھا تو، یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ (سورہ دخان، آیت 47-50)

مسئلہ 183 رسول اکرم ﷺ کو جادوگر کہہ کر اسلام کی دعوت ٹھکرانے والوں کو جہنم میں لے جاتے ہوئے ایک طنزیہ سوال! ''فرمائیے، یہ آگ جادو ہے یا آنجناب کو کچھ نظر نہیں آرہا۔''

﴿ یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ ○ اَفَسِحۡرٌ هٰذَا اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ○ اِصۡلَوۡهَا فَاصۡبِرُوۡا اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡکُمۡ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○﴾ (52:13-16)

''جس روز انہیں دھکے مار مار کر جہنم کی آگ کی طرف لے جایا جائے گا اس روز انہیں کہا جائے گا یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں نظر نہیں آرہا۔ جاؤ اب اس کے اندر

جھلسو، صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لیے برابر ہے (اور یاد رکھو) تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسا تم عمل کرتے تھے۔'' (سورہ طور، آیت 13-16)

مَسئلہ 184 کافروں کو آگ پر تپاتے ہوئے جہنم کے داروغوں کا فرمان ''اسی عذاب کو حضور دنیا میں طلب فرما رہے تھے، اب اس کا خوب مزا لیجئے۔''

﴿قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ○ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ○ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○﴾ (51:10-14)

''(قیامت کے بارے میں) گمان سے کام لینے والے مارے گئے وہ جو غفلت میں مدہوش ہیں پوچھتے ہیں آخر روز جزا کب آئے گا؟ وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا اب چکھو مزا اپنے فتنے کا یہ وہی چیز ہے جس کے لئے تم (دنیا میں) جلدی مچا رہے تھے۔'' (سورہ ذاریات، آیت 10-14)

مَسئلہ 185 جہنم کی طرف جاتے ہوئے کافروں پر داروغہ جہنم کی ایک لطیف طنز ''آپ حضرات تو بڑے فرماں بردار لوگ ہیں۔''

﴿اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ○ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ○ مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ○﴾ (37:23-26)

''اکٹھا کرو ان ظالموں کو، ان کے ساتھیوں کو اور ان سب کو جن کی یہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے پھر ان سب کو جہنم کی راہ دکھاؤ اور ہاں ذرا ٹھہراؤ انہیں، ان سے کچھ پوچھنا ہے (ذرا بتاؤ تو) آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کر رہے ہو جبکہ دنیا میں تم ایک دوسرے کی مدد کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے (ارے آج تو) یہ سب کے سب بڑے فرماں بردار بنے ہوئے ہیں یعنی بلا چون و چرا جہنم کی راہ لے رہے ہیں۔'' (سورہ صافات، آیت 22-26)

مُجَادِلَةُ الْكُبَرَآءِ وَاِتْبَاعِهِمُ الضَّآلِّيْنَ فِى النَّارِ

جہنم میں گمراہ عالموں، پیروں اوران کے پیروکاروں کے جھگڑے

مسئلہ 186 گمراہ کرنے والے عالموں اور پیروں، فقیروں سے ان کے پیروکار جہنم میں کہیں گے ''اب ہمارا کچھ تو عذاب کم کرو۔'' وہ جواب دیں گے ''یہاں ہم سب ایک ہی جیسے ہیں، تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔''

﴿ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○﴾(40:47-48)

''جب یہ لوگ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے تو دنیا کے حساب سے جو کمزور ہوں گے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے (دنیا میں) ہم تمہارے پیروکار تھے۔ اب کیا تم یہاں جہنم کی آگ کی تکلیف کے کچھ حصے سے ہمیں بچالو گے۔ بڑا بننے والے جواب دیں گے ہم سب یہاں ایک ہی حال میں ہیں۔ اللہ بندوں کے درمیان فیصلے کر چکا ہے'' (اس فیصلے کے خلاف اب کچھ نہیں ہوسکتا) (سورہ مومن، آیت 47-48)

مسئلہ 187 پیر جہنم میں جاتے ہوئے اپنے مریدوں کو دیکھ کر کہیں گے ''بد بخت مریدوں کی یہ فوج بھی جہنم میں ہی جائے گی۔'' مرید اپنے پیروں کی گفتگو سن کر نفرت سے جواب دیں گے ''بدبختو! تم بھی جہنم میں ہی جا رہے ہو۔'' یااللہ! ہمیں جہنم میں پہنچانے والوں کو خوب مزا چکھا۔

﴿ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًابِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○﴾ (38:59-61)

"(جہنم میں جانے والے گمراہ پیر فقیرا اپنے مریدوں کو آتے دیکھ کر آپس میں کہیں گے مریدوں کی) یہ فوج بھی تمہارے ساتھ ہی مبتلائے عذاب ہونے والی ہے ان کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں بلکہ یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں مرید سن کر جواب دیں گے لعنت ہو تم پر تم ہی یہ انجام ہمارے آگے لائے ہو کیسا برا ٹھکانا ہے پھر وہ اللہ سے درخواست کریں گے اے ہمارے رب! جس نے ہمیں اس انجام سے دوچار کیا اسے آگ کا دوہرا عذاب دے۔" (سورہ ص، آیت 59-61)

مسئلہ 188 گمراہ کرنے والے لیڈروں کے لئے جہنم میں ان کے پیروکاروں کی لعنت اور دوہرے عذاب کی درخواست۔

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ وَ قَالُوْا رَبَّنَا اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَا اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○﴾ (33:66-68).

"جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور فریاد کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے گمراہ کر دیا اے ہمارے رب! اب ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔ (سورہ احزاب، آیت نمبر 66-68)

مسئلہ 189 جہنم میں پہنچنے کے بعد گمراہ علماء اور گمراہ عوام کا آپس میں جھگڑا۔

﴿ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ○ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

مُشْتَرِكُوْنَ ﴾ (33-27:37)

"(گمراہ علماء اور عوام) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال جواب کریں گے (عوام) کہیں گے کہ تم ہمارے پاس آ کر قسمیں کھاتے تھے (کہ ہم تمہاری حق کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں گمراہ علماء) کہیں گے تم تو خود ہی ایمان لانے والے نہیں تھے ہمارا تم پر کوئی زور نہیں تھا تم لوگ خود ہی سرکش تھے آخر کار ہم (سب) اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ہو گئے کہ ہم عذاب کا مزا چکھنے والے ہیں چونکہ ہم خود گمراہ تھے لہٰذا تمہیں بھی گمراہ کیا (غرض اس روز وہ سب گمراہ کرنے والے اور گمراہ ہونے والے) عذاب میں (ایک دوسرے کے) ساتھی ہوں گے۔" (سورہ صافات، آیت 27-33)

مسئلہ 190 جہنم میں مشرک اپنے "استادوں" کو مکاری کا طعنہ دیں گے جبکہ "استاد" اپنی براءت کا اظہار کریں گے

﴿ وَ لَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ نِ الْقَوْلَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ (33-31:34)

"کاش! تم دیکھو ان کا حال جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے اس وقت یہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے (یعنی پیروکار) بڑے بننے والوں (یعنی اپنے سرداروں) سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے، سردار اپنے پیروکاروں کو جواب دیں گے "کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا جو تمہارے پاس آئی تھی۔ نہیں بلکہ تم خود مجرم تھے۔" کمزور لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے نہیں نہیں بلکہ یہ تو شب و روز کی مکاری تھی جب تم ہم سے کہتے تھے ہم اللہ سے کفر کریں اور دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرائیں آخر جب یہ لوگ (یعنی دونوں گروہ) عذاب دیکھیں گے تو

اپنے دلوں میں پچھتائیں گے اور ہم ان کے گلے میں طوق ڈال دیں گے لوگوں کو (قیامت کے روز) ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسا وہ (دنیا میں) عمل کرتے رہے۔'' (سورہ سبا، آیت 31-33)

مسئلہ 191 جہنم میں مرید اپنے گمراہ پیروں، فقیروں سے درخواست کریں گے ''ہمیں اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔'' پیر جواب میں کہیں گے ''یہاں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔''

﴿ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ ﴾ (21:14)

''جب یہ سارے لوگ اللہ کے حضور بے نقاب ہوں گے تو ان میں سے جو لوگ دنیا میں کمزور تھے (یعنی پیروی کرنیوالے تھے) وہ ان لوگوں سے جو بڑے (لیڈر اور راہنما) بنے ہوئے تھے سے کہیں گے 'دنیا میں ہم تمہارے پیروکار تھے اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہمیں بچانے کے لئے کچھ کر سکتے ہو؟'' وہ جواب دیں گے ''اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم تمہیں بھی نجات کی راہ دکھا دیتے اب ہمارے لئے برابر ہے خواہ چیخیں چلائیں یا صبر کریں ہمیں بچانے والا کوئی نہیں۔'' (سورہ ابراہیم، آیت 21)

مُكَالِمَاتُ الْعِبْرَةِ

عبرت انگیز مکالمات

مسئلہ 192 داروغہ جہنم: ”کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے؟“
کافر: ”آئے تھے لیکن ہم نے خود ہی جہنم کا عذاب مول لیا۔“
داروغہ جہنم: ”تو پھر ان دروازوں سے داخل ہو کر جہنم میں تشریف لے جائیں۔“

﴿ وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○﴾(39:71)

”(فیصلہ کے بعد) کافر گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جہنم کے دربان ان سے کہیں گے ”کیا تمہارے پاس خود تمہارے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور اس دن کے آنے سے ڈراتے۔“ وہ جواب دیں گے ”ہاں آئے تھے لیکن عذاب کا فیصلہ کافروں پر حق ثابت ہو کے رہا۔“ کہا جائے گا ”داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے تکبر کرنے والوں کے لیے بہت ہی بری جگہ ہے۔“ (سورہ زمر، آیت 71)

مسئلہ 193 داروغہ جہنم: تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟“

کافر: ''آیا تھا، لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا، کاش! ہم اس کی بات غور سے سنتے اور آگ سے بچ جاتے۔''

داروغہ جہنم : ''لعنت ہے تم پر، اب اعتراف جرم کا فائدہ؟''

﴿ كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيرٌ ○ قَالُوا بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ كَبِيرٍ ○ وَ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي اَصْحٰبِ السَّعِيرِ ○ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيرِ ○﴾

(11-8:67)

''ہر بار جب کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا، دربان ان سے سوال کریں گے 'تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ جواب دیں گے ''ہاں خبردار کرنے والا آیا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا اور تم لوگ زبردست گمراہی میں پڑے ہوئے ہو (تب حسرت سے) کہیں گے کاش ہم (دنیا میں غور سے بات) سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔'' اس طرح وہ اپنے جرائم کا اعتراف کریں گے (جواب میں دربان کہیں گے) ''لعنت ہے ان جہنمیوں پر۔'' (سورہ ملک، آیت 8-11)

مسئلہ 194 داروغہ جہنم : ''تمہارے مشکل کشا اور حاجت روا کہاں ہیں؟''

مشرک : ''افسوس! ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی تو بے کار اور عبث ثابت ہوئی۔''

﴿ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِي اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ يُسْحَبُونَ ○ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ○ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ○ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ○﴾ (40:71-74)

''جب مشرکوں کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور وہ (جہنم کے) کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے اور جہنم کی آگ میں جلائیں جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا جنہیں تم شریک سمجھتے تھے وہ کہاں

ہیں اللہ کے علاوہ۔ مشرک جواب دیں گے وہ تو ہم سے گم ہو گئے (یعنی اب نظر ہی نہیں آ رہے) بلکہ (یوں لگتا ہے جیسے) اس سے پہلے ہم کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔'' (سورہ مومن، آیت 71-74)

مسئلہ 195 کافر (اپنے کانوں، آنکھوں اور جلد سے مخاطب ہو کر): ''تم نے اللہ کی عدالت میں ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟''

کان، آنکھ اور جلد : ''ہمیں اسی اللہ نے بولنے کا حکم دیا جس نے ہمیں پیدا کیا اس لئے ہم نے گواہی دی۔

﴿ وَ یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○﴾ (41:19-21)

''جس روز اللہ تعالیٰ کے (سارے) دشمن (کافر اور مشرک) آگ کی طرف لے جائے جائیں گے اور اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک لیا جائے گا یہاں تک کہ جب سارے (اللہ کے دشمن) وہاں (آگ کے اوپر) پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان (کے گناہوں) پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں وہ (اللہ کے دشمن) اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی۔ وہ جواب دیں گی ہمیں اسی اللہ نے قوت گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔'' (سورہ حم سجدہ، آیت 19-21)

مسئلہ 196 اہل جنت (اہل جہنم سے) : ''اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ کئے ہوئے سارے وعدے پورے کر دیئے کیا تمہارے ساتھ کئے ہوئے وعدے بھی پورے ہو گئے؟''

اہل جہنم : ''ہاں! ہمارے ساتھ کئے ہوئے وعدے بھی پورے

ہو گئے ۔''

داروغہ جہنم : ''لعنت ہے آخرت کا انکار کرنے والوں پر اور اسلام کا راستہ روکنے والوں پر ۔''

﴿ وَ نَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَہَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمۡ حَقًّا قَالُوۡا نَعَمۡ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ لَّعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ۚ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ کٰفِرُوۡنَ ۝ ﴾(7:44-45)

''(جنت میں داخل ہونے کے بعد) جنتی، جہنمیوں کو پکار کر کہیں گے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ سارے کے سارے سچ ثابت ہوئے کیا تم نے بھی ان وعدوں کو پالیا جو تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کئے تھے ۔ وہ جواب دیں گے ''ہاں!'' تب دونوں گروہوں کے درمیان ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا اللہ کی لعنت ان ظالموں پر جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے، اس (رستے) کو ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کا انکار کرتے تھے ۔'' (سورہ اعراف، آیت 44-45)

مسئلہ 197 دنیا میں ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والے منافقوں اور مومنوں کے درمیان درج ذیل عبرت ناک مکالمہ ہوگا ۔

منافق : ''اس اندھیرے میں ذرا ہمیں بھی اپنے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لینے دو ۔''

مومن : ''یہ نور حاصل کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں جاؤ ۔'' (اگر جا سکتے ہو)

اس انکار پر منافقوں کی دوبارہ عاجزانہ درخواست!

منافق : ''کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ رہتے تھے؟''

مومن : ''تم ہمارے ساتھ تو رہتے تھے لیکن اللہ اور اس کے رسول

ﷺ کے بارے میں شک میں مبتلا تھے، مسلمانوں کو دھوکہ دیتے رہے لہٰذا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔''

﴿ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ يُنَادُونَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ○ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَاْوٰكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ ○﴾ (15-13:57)

''قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہوگی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی (اللہ اور رسول کے بارے میں) شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات (اسلام اور مسلمانوں کے صفحۂ ہستی سے مٹنے کی) تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا، آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکا دیتا رہا لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تمہارا ٹھکانا جہنم ہے وہی تمہارا ساتھی ہے اور بدترین انجام۔'' (سورہ حدید، آیت 13-15)

مسئلہ 198 اللہ تعالیٰ کا براہ راست کافروں سے مکالمہ

اللہ تعالیٰ : ''کیا میری آیات تمہارے پاس نہیں آئی تھیں؟''

کافر: ''یا اللہ! ہم واقعی گمراہ تھے ایک دفعہ ہمیں یہاں سے نکال دے دوبارہ کفر کیا تو ہم سزاوار ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ : ”دفعہ ہو جاؤ، یہاں سے نکلنے کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرو ، ذرا یہ بتاؤ دنیا میں تم کتنا عرصہ زندہ رہے؟“

کافر: ”بس ایک دن یا دن کا کچھ حصہ!“

اللہ تعالیٰ : ”اتنی قلیل مدت کے لئے بھی تم عقل سے کام نہ لے سکے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ہمارے پاس کبھی نہیں پلٹو گے؟“

﴿ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (23:105-115)

”کیا میری آیات تمہیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں اور تم لوگ انہیں جھٹلاتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی ہم واقعی گمراہ تھے اے ہمارے رب! ہمیں ایک دفعہ یہاں سے نکال دے پھر ایسا جرم کریں تو ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب دے گا دور ہو جاؤ میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو، تم وہی لوگ ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمیں معاف فرما ہم پر رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے تو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ ان سے ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے آج ان کے اس صبر کا پھل میں نے یہ دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا بتاؤ زمین میں تم کتنے سال رہے۔ وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے ارشاد ہوگا تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا کاش تم نے یہ اس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ

رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ۔'' (سورہ مومنون، آیت 105-115)

مسئلہ 199 اللہ تعالیٰ کا کافروں سے ایک اور براہ راست مکالمہ!

اللہ تعالیٰ : ''کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا سچ ہے یا نہیں؟''

کافر : ''کیوں نہیں بالکل سچ ہے۔''

اللہ تعالیٰ : ''تو پھر اپنے انکار کا مزہ چکھو۔''

کافر : ''افسوس! قیامت کے بارے میں ہم نے سخت غلطی کی۔

﴿ وَ لَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○ ﴾(6:30-31)

''کاش! تم وہ منظر دیکھ سکو جب یہ کافر اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے اس وقت ان کا رب ان سے پوچھے گا''کیا یہ (حیات بعد الممات) حقیقت نہیں ہے؟'' کافر کہیں گے''ہاں اے ہمارے رب! بالکل حقیقت ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے''تو پھر اپنے انکار کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھو۔'' نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا اور جب وہ گھڑی اچانک آجائے گی تو کہیں گے''ہائے افسوس! قیامت کے معاملے میں ہم سے کیسی غلطی ہوئی اور ان کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے بہت ہی برا بوجھ ہے جو یہ اٹھائیں گے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 30-31)

مسئلہ 200 اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان ایک مکالمہ!

اہل جنت : ''تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟''

اہل جہنم : ''ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے

تھے، اللہ اور رسول کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی مذاق اڑاتے تھے اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔“

﴿ فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰۗى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝﴾(74:40-47)

”(اہل جنت) جنت میں اہل جہنم سے سوال کریں گے تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے، مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بناتے تھے، روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے حتی کہ ہمیں موت آ گئی۔“ (سورہ مدثر، آیت 40-47)

مسئلہ 201 اللہ تعالیٰ اور اس کے ولیوں کے درمیان ایک سبق آموز مکالمہ!

اللہ تعالیٰ : ”کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوئے؟“

اللہ کے ولی: ”سبحان اللہ! ہم تیرے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا کیسے بنا سکتے تھے، تو نے انہیں دولتِ دنیا دی جسے پا کر یہ خود ہی گمراہ ہوئے۔“

﴿ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝﴾(25:17-18)

”قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکوں کو اور ان کے معبودوں کو بھی گھیر لائے گا جنہیں یہ اللہ کو چھوڑ کر معبود سمجھ رہے ہیں پھر ان سے پوچھے گا ”کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے؟“ وہ عرض کریں گے ”پاک ہے آپ کی ذات، ہماری تو یہ مجال نہ تھی کہ آپ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا

کارساز بنائیں، آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامان زندگی دیا حتی کہ یہ (تیرا) فرمان بھول گئے اور ہلاکت زدہ ہو کر رہے۔'' (سورہ فرقان، آیت 17-18)

مسئلہ 202 داروغہ جہنم سے اہل جہنم کے چند عبرت آموز سوال و جواب۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَ نَادَوْا يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ يَخْلٰى عَنْهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا لَا يُجِيْبُهُمْ ثُمَّ اَجَابَهُمْ ﴿اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ﴾ (الزخرف: 77) فَيَقُوْلُوْنَ ﴿رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ﴾ قَالَ فَيَخْلٰى عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا ثُمَّ اَجَابَهُمْ ﴿اخْسَئُوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ﴾ (المومنون: 108) قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا يَنْبِسُ الْقَوْمُ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِنْ كَانَ اِلَّا الزَّفِيْرَ وَ الشَّهِيْقَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ نَادَوْا يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ''جہنمی جہنم کے داروغہ مالک سے درخواست کریں گے کہ تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے تو اچھا ہے۔'' (سورہ احزاب، آیت 77) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ (جہنمیوں کی اس درخواست کے جواب میں) داروغہ جہنم ''مالک'' چالیس سال تک ان سے اعراض برتے گا اور ان کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دے گا۔ (چالیس سال کے بعد) داروغہ انہیں یہ جواب دے گا ''تم اسی جہنم میں رہو گے۔'' (سورہ زخرف، آیت 77) پھر جہنمی (براہ راست) عرضداشت ہوں گے ﴿رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں (ایک دفعہ) اس جہنم سے نکال دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ظالم ہوں گے۔'' (سورہ مومنون، آیت 107) اللہ تعالیٰ ان کی بات سے اسی طرح اعراض کریں گے جس طرح انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بات سے اعراض کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں جواب ارشاد فرمائیں گے ''دور ہو جاؤ میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔'' (سورہ مومنون، آیت 108) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''اللہ کی قسم! اس کے بعد ان کے ہونٹ بند ہو جائیں گے اور صرف ان کی چیخ و پکار کی آوازیں باقی رہ جائیں گے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

أَلْاَمَانِيُّ الذَّائِفَةُ

ناکام حسرتیں

مَسْئله 203 پانی کے چند قطروں کی حسرت نامراد!

﴿ وَ نَادٰى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ ﴾ (7:50-51)

''جہنم والے جنت والوں کو پکاریں گے کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو وہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں پر یہ دونوں چیزیں حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی (کی رنگینیوں) نے دھوکے میں ڈالے رکھا پس اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔'' (سورہ اعراف، آیت 50-51)

مَسْئله 204 روشنی کی ایک کرن حاصل کرنے کی حسرت ناکام!

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 197 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسْئله 205 جہنم کے عذاب میں صرف ایک دن کی تخفیف کی درخواست اور داروغہ جہنم کی ڈانٹ!

﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○ قَالُوْا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ

ضَلاَلٍ ○﴾(40:49-50)

''جہنم میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے کارندوں سے عرض کریں گے''اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے عذاب میں صرف ایک دن کے لیے ہی تخفیف کردے۔''وہ پوچھیں گے''کیا تمہارے پاس رسول واضح احکام لے کر نہیں آئے تھے۔''وہ کہیں گے''ہاں!''جہنم کے کارندے جواب دیں گے''پھر تم خود ہی دعا کرو اور (یاد رکھو) کافروں کی دعا تو اکارت ہی جانے والی ہے۔''(سورہ مومن، آیت 049-5)

مسئلہ 206 موت کی تمنا اور اس میں ناکامی۔

﴿ وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○﴾(43:77-78)

''(جہنمی، داروغہ جہنم کو) پکاریں گے اے مالک (داروغہ جہنم کا نام) اب تو تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے تو اچھا ہے وہ جواب دے گا''تم یوں ہی (جہنم میں) پڑے رہو گے۔ ہم (یعنی اللہ کے فرستادہ) تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا۔''(سورہ زخرف، آیت 77-78)

مسئلہ 207 جہنم کا عذاب دیکھ کر کافر کف افسوس ملے گا''کاش! میں نے اس زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔''

﴿ وَ جِآيْءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ○ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّ لَا يُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗ اَحَدٌ ○﴾(89:23-26)

''اور جس روز جہنم سامنے لائی جائے گی اس روز انسان کو سمجھ آئے گی لیکن اس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ۔ کافر کہے گا کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا پھر اس دن اللہ تعالیٰ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں اور اللہ جیسا باندھے گا ویسے باندھنے والا کوئی نہیں۔''(سورہ فجر، آیت 23-26)

مسئلہ 208 گمراہ کرنے والے پیروں، درویشوں اور عالموں کو جہنم میں اپنے پاؤں تلے روندنے کی حسرت ناکام!

﴿ ذٰلِکَ جَزَاءُ اَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ○﴾ (41:28-29)

''اللہ کے دشمنوں کا بدلہ یہ آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا گھر ہوگا یہ بدلہ ہے اس بات کا کہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہاں (آگ میں) کافر کہیں گے ''اے ہمارے رب! جنوں اور انسانوں میں سے جس جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہمیں ذرا دکھا دے تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندیں تاکہ وہ خوب ذلیل وخوار ہوں۔'' (سورہ حم سجدہ، آیت 28-29)

مسئلہ 209 آگ کو دیکھ کر دنیا کی زندگی میں عقل اور سوچ سمجھ سے کام لینے کی حسرت!

﴿ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○﴾ (67:10-11)

''(جب کافر جہنم کی ہولناک آوازیں سنیں گے تو) کہیں گے ''کاش! ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔'' اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کریں گے۔ لعنت ہے ان جہنمیوں پر۔'' (سورہ ملک، آیت 10-11)

مسئلہ 210 کافر آگ کو دیکھ کر خواہش کرے گا ''کاش! میں مٹی ہوتا۔''

﴿ اِنَّا اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○﴾ (78:40)

''ہم نے لوگوں کو اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب آ گیا ہے جس روز آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اس روز کافر پکار اٹھے گا ''کاش! میں مٹی ہوتا۔'' (سورہ نباء، آیت 40)

مسئلہ 211 ایک اور ناکام حسرت ''کاش! میں نے رسول کی بات مانی ہوتی اور کاش! فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔''

﴿ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلاَ نًا خَلِيْلاً ○ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَ نِىْ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلاً ○﴾ (29-27:25)

''اس روز ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا'' اے کاش! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا شیطان واقعی انسان کو دھوکہ دینے والا ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت 27-29)

مسئلہ 212 آگ میں جلنے کے بعد کافر خواہش کریں گے'' کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔''

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلاَ ○﴾ (66:33)

''جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔'' (سورہ احزاب، آیت 66)

مسئلہ 213 اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے کے بعد جہنم سے نکلنے کی حسرت ناکام!

﴿ قَالُوْا رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ○ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○﴾ (12-11:40)

''وہ (کافر جہنم میں) کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں واقعی دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دی اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ (جواب میں ارشاد ہوگا) یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو اسی وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کرتے تھے اور جب دوسروں کو اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے۔'' (سورہ مومن، آیت 11-12)

مسئلہ 214 مجرم اپنی اولاد، بیوی، بھائی خاندان حتی کہ روئے زمین کی ساری مخلوق

کو جہنم میں ڈالے جانے کے عوض خود کو جہنم سے بچانا چاہے گا لیکن یہ حسرت پوری نہ ہو سکے گی۔

﴿ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ○ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُئْوِيْهِ ○ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○﴾ (16-11:70)

''مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے (دنیا میں) پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور اسے نجات مل جائے۔ ہر گز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست چاٹ جائے گی۔'' (سورہ معارج، آیت 11-16)

مسئلہ 215 کافر زمین کے وزن کے برابر سونا صدقہ کر کے جہنم کے عذاب سے بچنا چاہے گا لیکن اس وقت یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○﴾ (91:3)

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مرے ان میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو عذاب سے بچانے کے لئے زمین کے برابر سونا فدیہ میں دے تو بھی اس سے قبول نہ کیا جائے گا ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 91)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَ رَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ)) فَيَقُوْلُ : نَعَمْ ! فَيُقَالُ لَهٗ((قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز کافر سے پوچھا جائے گا ''اگر تیرے پاس روئے زمین کے برابر سونا ہو تو (جہنم سے بچنے کے لئے) فدیہ میں دے دو

[1] كتاب المنافقين ، باب في الكفار

گے؟'' وہ کہے گا''ہاں!'' پھر اسے کہا جائے گا''(دنیا میں)اس کی نسبت کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا(یعنی کلمہ توحید کا جس پر تم نے عمل نہیں کیا۔)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 216 عذاب دیکھ کر مشرکوں کے اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کے بارے میں حسرت'' کاش! ہمیں ایک دفعہ دنیا میں بھیجا جائے اور ہم بھی ان پیشواؤں سے اسی طرح اظہار بیزاری کریں جس طرح آج یہ ہم سے کررہے ہیں۔''

﴿إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ○ وَ قَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَ مَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ○﴾(2:166-167)

''(قیامت کے روز)وہی پیشوا،جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی،عذاب کو سامنے دیکھ کر اپنے پیروکاروں سے اظہار بیزاری کریں گے دونوں کے(باہمی پیار ومحبت کے)تعلقات کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو پیروی کرنے والے کہیں گے کاش ہم ایک دفعہ پھر دنیا میں جاتے اور ہم بھی ان سے اسی طرح اظہار بیزاری کرتے جیسے انہوں نے(آج ہمارے ساتھ)کی۔اللہ تعالیٰ مشرکوں کے اعمال اس طرح ان کے سامنے لائے گا کہ وہ سارے اعمال ان کے لئے باعث حسرت وندامت بن جائیں گے لیکن وہ آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔''(سورہ بقرہ،آیت 166-167)

مسئلہ 217 آگ کا عذاب دیکھ کر کافر کے دل میں پیدا ہونے والی حسرتیں ہی حسرتیں:

''افسوس!میں اللہ کی جناب میں گستاخیاں نہ کرتا۔''

''افسوس!میں اللہ اوراس کے رسول کا مذاق نہ اڑاتا۔''

''افسوس!میں بھی ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔''

''افسوس! میں بھی پرہیز گار بن کر رہتا۔''

''افسوس! ایک اور موقع مل جائے اور میں نیک بن کر دکھاؤں۔''

﴿ وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾(39:55-59)

''اور پیروی کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے ''افسوس! میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا افسوس میں مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔'' یا یوں کہے'' کاش! اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا۔'' یا عذاب دیکھ کر کہے'' کاش! مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔'' اور اس وقت اسے جواب ملے'' کیوں نہیں، میری آیات تیرے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو (خود ہی) کافروں میں سے تھا۔'' (سورہ زمر، آیت 55-59)

مسئلہ 218 انجام نظر آنے کے بعد کافر کی حسرت'' ہائے افسوس! میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا''، ''ہائے افسوس! دنیا کی موت ہی میرے لئے فیصلہ کن ہوتی۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝﴾(69:25-27)

''اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا'' کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے، کاش! میری (دنیا کی) موت ہی فیصلہ کن ہوتی۔'' (سورہ

حاقہ، آیت 25-27)

مسئلہ 219 افسوس! میں اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ اَهْلِ النَّارِ یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِیْ فَیَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً وَ كُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ فَیَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِیْ فَیَكُوْنُ لَهٗ شُكْرًا ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ﴾)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر جہنمی جنت میں اپنی جگہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے کاش! اللہ مجھے ہدایت دیتا (تو میں جنت میں ہوتا) اور وہ (دیکھنا) اس کے لئے باعث حسرت بنے گا اور ہر جنتی جہنم میں اپنی جگہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے اگر مجھے اللہ ہدایت نہ دیتا (تو میں اس جگہ ہوتا) اور وہ (دیکھنا) اس کے لئے باعثِ شکر بنتا ہے۔“ پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ ......﴾ ”(قیامت کے روز) کوئی آدمی یہ نہ کہے ”افسوس میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا۔“ (سورہ زمر، آیت 56) اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

[1] سلسلہ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 2034

اُمْنِيَّةُ اَهْلِ النَّارِ فِیْ طَلَبِ فُرْصَةٍ

جہنمیوں کا ایک اور موقع ملنے کی خواہش کرنا

مسئلہ 220 کافر آگ کو دیکھ کر حق کا اعتراف کریں گے اور نیک عمل کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں لوٹنے کی خواہش کریں گے۔

﴿ يَوْمَ يَاْتِیْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○﴾(7:53)

”جس روز وہ انجام (آگ کا عذاب) سامنے آگیا تو وہی لوگ جنہوں نے پہلے اسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے برعکس اچھے عمل کر کے دکھائیں انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے ان سے گم ہو گئے۔“ (سورہ اعراف، آیت 53)

مسئلہ 221 جہنم سے نکلنے اور آئندہ نیک عمل کرنے کی درخواست پر داروغہ جہنم کا کھرا کھرا جواب ”ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔“

﴿ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ○﴾

(37:35)

”کافر جہنم میں چیخ چیخ کر کہیں گے، اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے تا کہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے (انہیں جواب میں کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو لے سکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا (پیغمبر) بھی آ چکا تھا اب مزا چکھو (اس عذاب کا) ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔“ (سورہ فاطر، آیت 37)

مسئلہ 222 جہنم میں مشرکوں کا اعتراف جرم اور دوسرا موقع ملنے پر مومن بن کر رہنے کی تمنا۔

﴿فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ○ وَ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ○ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ○ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَ مَا اَضَلَّنَا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ○ فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ○ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ○ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (26:94-102)

”اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے گمراہ لوگ، ان کے معبود اور ابلیس کے سارے کے سارے لشکر، اس میں یہ سب آپس میں جھگڑا کریں گے اور گمراہ لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے اللہ کی قسم! ہم تو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے جب تم کو رب العالمین کے برابر سمجھ رہے تھے اور وہ لوگ (واقعی) مجرم تھے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا اب (یہاں) نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے نہ کوئی سچا دوست کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن بن کر رہیں۔“ (سورہ شعراء، آیت 94-102)

مسئلہ 223 اللہ تعالی کے حضور ندامت اور خجالت کے ساتھ کافر ایمان لانے کے وعدے پر دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی درخواست کریں گے جواب میں ارشاد ہوگا ”اپنے کرتوتوں کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔“

﴿وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا

نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾(32:12-14)

’’کاش! تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے (اور کہہ رہے ہوں گے) اے ہمارے رب! ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے (جواب میں ارشاد ہوگا) اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے مگر میری وہ بات پوری ہوگئی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھردوں گا پس اب مزہ چکھو اپنی اس حرکت کا کہ تم نے آج کے دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے اب اپنے کرتوتوں کی پاداش میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔‘‘ (سورہ سجدہ، آیت 12-14)

مَسئله 224 آگ کا عذاب دیکھ کر کافر ایک موقع اور ملنے اور نیک بن کر زندگی بسر کرنے کی خواہش کریں گے جو پوری نہیں ہوگی۔

﴿اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ○﴾(39:58-59)

’’(کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز) کوئی شخص عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے) کیوں نہیں ، میری آیات تیرے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا، تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔‘‘ (سورہ زمر، آیت 58-59)

مَسئله 225 جہنمی اللہ تعالیٰ کے حضور ایمان لانے کے وعدہ پر جہنم سے نکال لئے جانے کی درخواست کریں گے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست ڈانٹ پڑے گی۔

﴿قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰی اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○﴾ (110-106:23)

”جہنمی کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی ہم واقعی گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب! اب ہمیں یہاں سے نکال دے دوبارہ ایسا قصور کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”دور ہو جاؤ میرے سامنے سے، پڑے رہو، اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو، تم وہی لوگ ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمیں معاف فرما دے ہم پر رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو تم نے ان کا مذاق بنا لیا یہاں تک کہ ان سے ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے۔“ (سورہ مومنون، آیت 106-110)

مسئلہ 226 آگ کا عذاب دیکھ کر کافر چند لمحوں کی مہلت طلب کریں گے تا کہ ایمان لے آئیں لیکن ان کی درخواست رد کر دی جائے گی۔

﴿وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَالَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ○﴾ (44:14)

”اے محمد! کافروں کو اس دن سے ڈراؤ جب عذاب انہیں آ لے گا اور یہ ظالم کہیں گے 'اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے (مگر انہیں صاف صاف جواب دے دیا جائے گا) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں۔“ (سورہ ابراہیم، آیت 44)

مسئلہ 227 جہنم کے کنارے کھڑے کافروں کی آرزو ”کاش! ایک دفعہ دنیا میں پھر واپس بھیج دیئے جائیں۔“

﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○﴾ (27:6)

''کاش! تم وہ منظر دیکھ سکو جب کافر جہنم کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور وہ کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔'' (سورہ انعام، آیت 27)

مَسْئلہ 228 جہنم کا عذاب دیکھ کر دوبارہ دنیا میں جانے کی خواہش۔

﴿ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ○ وَ تَرٰهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ○﴾ (42:44-45)

''تم دیکھو گے جب ظالم لوگ اپنے سامنے عذاب پائیں گے تو کہیں گے کیا اب (دنیا میں واپس) پلٹنے کی کوئی سبیل ہے۔ اور تم دیکھو گے جب یہ لوگ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے جھکے جا رہے ہوں گے اور جہنم کو نظر بچا بچا کر کن انکھیوں سے دیکھیں گے (یعنی جہنم کو نظریں بھر کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائیں گے) اس وقت اہل ایمان کہیں گے واقعی وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے آج قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار رہو! ظالم لوگ مستقل عذاب میں مبتلا رہیں گے۔'' (سورہ شوریٰ، آیت 44-45)

مَسْئلہ 229 عذابِ الیم میں مبتلا مجرموں کی درخواست ''اے ہمارے رب! ایک دفعہ عذاب ہٹا لے ہم ایمان لاتے ہیں۔''

﴿ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○﴾ (44:11-16)

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب دور فرما دے ہم ایمان لاتے ہیں ان لوگوں کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ ان کے پاس رسول مبین آیا لیکن انہوں نے (اس سے بھی) منہ

موڑ لیا اور کہا یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے اب اگر ہم کچھ عذاب ہٹا بھی دیں تو تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے (دنیا میں) کر رہے تھے جس روز ہم تمہیں بری طرح پکڑیں گے اس روز خوب انتقام لیں گے۔'' (سورہ دخان، آیت 12-16)

مسئلہ 230 **حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر جہنم کو دیکھ کر کہے گا ''اے ابراہیم! آج میں تیری فرماں برداری کرتا ہوں۔'' لیکن اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کو بھی دوسرا موقع نہیں دیا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ عَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَ غَبَرَةٌ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ لاَ تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لاَ اَعْصِیْکَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اِنَّکَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لاَ تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ ضَبُعٌ مُلْتَطِخٌ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے ''میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔'' آزر کہے گا ''اچھا آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے درخواست کریں گے) ''اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟'' حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے (فرشتے) پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب بدء الخلق، باب قول اللہ تعالی ﴿ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا ﴾

اِبۡلِیۡسُ فِی النَّارِ

ابلیس جہنم میں

مسئلہ 231 جہنم میں داخل ہونے کے بعد ابلیس کا اپنے پیروکاروں سے خطاب۔

﴿وَ قَالَ الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَ وَعَدۡتُّکُمۡ فَاَخۡلَفۡتُکُمۡ وَ مَا کَانَ لِیَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُکُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ وَ لُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِکُمۡ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِیَّ اِنِّیۡ کَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَکۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۲﴾﴾ (22:14)

''جب فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے وعدے کئے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے تم سے جتنے بھی وعدے کئے ان کی خلاف ورزی کی اور (ہاں!) میرا تم پر کوئی زور تو نہ تھا میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تم کو دعوت دی، تم نے (خود ہی) میری دعوت پر لبیک کہی اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، یہاں نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم میری، اس سے پہلے جو تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں ایسے ظالموں کے لیے دردناک عذاب یقینی ہے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت 22)

مسئلہ 232 ابلیس کا عبرتناک انجام۔

مسئلہ 233 قیامت کے روز سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اَوَّلُ مَنۡ یُّکۡسٰی حُلَّۃً مِنَ النَّارِ اِبۡلِیۡسُ فَیَضَعُھَا عَلٰی حَاجِبِہٖ وَ یَسۡحَبُھَا مِنۡ خَلۡفِہٖ وَ ذُرِّیَّتُہٗ مِنۡ بَعۡدِہٖ وَ ھُوَ یُنَادِیۡ یَا ثُبُوۡرَاہُ وَ یُنَادُوۡنَ یَا ثُبُوۡرَھُمۡ حَتّٰی یَقِفُوۡا عَلَی النَّارِ فَیَقُوۡلُ یَا ثُبُوۡرَاہُ وَ یَقُوۡلُوۡنَ یَا ثُبُوۡرَھُمۡ فَیُقَالُ لَھُمۡ

﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’(قیامت کے روز) سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ اسے اپنی پیشانی پر رکھ کر پیچھے سے گھسیٹتا پھرے گا اس کی اولاد (یعنی اس کے پیروکار) اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے، ابلیس اپنی موت اور ہلاکت کو پکارتا پھر رہا ہو گا اس کے پیروکار بھی موت اور ہلاکت کو پکاریں گے حتی کہ جب وہ آگ کے اوپر آ کھڑے ہوں گے تو ابلیس کہے گا ہائے موت (اس کے ساتھ) اس کے پیروکار بھی کہیں گے ہائے موت! اس وقت ان سے کہا جائے گا آج ایک موت کو نہیں بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔‘‘ (سورہ فرقان، آیت 14) اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

***

[1] ابن کثیر ،(415/3)

اَلذِّکْرَی الْمَاضِیَةُ

یاد ماضی

مسئلہ 234 جہنم میں ایک نیک اور صالح دوست کی یاد اور اس کی تلاش۔

﴿ وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ○ ﴾ (38:62-64)

''جہنمی آپس میں کہیں گے کیا بات ہے (یہاں) ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے، ہم نے یونہی ان کا مذاق اڑایا یا (ممکن ہے) وہ یہیں کہیں (ہوں لیکن) نظروں سے اوجھل ہوں۔ بے شک یہ بات سچ ہے کہ اہل جہنم میں اس قسم کی بحثیں ہونے والی ہیں۔'' (سورہ ص، آیت 62-64)

مسئلہ 235 جہنم میں ایک گمراہ اور بے دین دوست کی یاد۔

﴿ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ ﴾ (25:27-29)

''اس روز ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے افسوس! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا، شیطان واقعی انسان کو دھوکہ دینے والا ہے۔'' (سورہ فرقان، آیت 27-29)

○★○

اَلْاَعْمَالُ السَّائِقَةُ اِلَى النَّارِ خَلَّابَةٌ

جہنم میں لے جانے والے اعمال دلفریب ہیں

مَسْئله 236 جہنم دلفریب اور دلکش اعمال سے ڈھانپی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ علیہ السلام اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ، قَالَ فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا، فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ ،فَرَجَعَ اِلَيْهِ ، فَقَالَ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، فَاِذَا هِیَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ ، فَقَالَ وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا، فَقَالَ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا ’’(جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے جنتیوں کے لیے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔‘‘ جبرائیل علیہ السلام آئے اور جنت اور جنتیوں کے لیے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ’’تیری عزت کی قسم! جو بھی

[1] ابواب صفة الجنة ، باب ماجاء في ان الجنة حفت بالمكاره (2075/2)

اس کے بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا ''جنت کو مشکلات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو (دوبارہ) حکم دیا ''پھر جاؤ اور جنت اور جنتیوں کے لیے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں انہیں دیکھو۔'' حضرت جبریل علیہ السلام گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ''اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لیے تیار کئے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی ''تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔'' اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا ''دوبارہ جاؤ۔'' حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا ''تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 237 دنیا کی رنگینیوں کا انجام جہنم ہے۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْاٰخِرَةِ وَ مُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْاٰخِرَةِ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ [2]

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''دنیا

---

[1] كتاب الجنة و صفة نعيمها باب ......

[2] صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث (3150)

کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔'' اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 238 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کاموں میں بڑی لذت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

★★★

❶ کتاب الزھد

نَسَبُ اَهْلِ النَّارِ وَ الْجَنَّةِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ

بنی نوع انسان میں سے جہنمیوں اور جنتیوں کی نسبت

مسئلہ 239 ہزار آدمیوں میں سے نوسوننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک آدمی جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ((یَاآدَمُ ! فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ وَ الْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ قَالَ یَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَ مَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِیْنَ قَالَ فَذَاکَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ ﴿وَ تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَ مَا هُمْ بِسُکَارٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ﴾ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَیُّنَا ذٰکَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ اَلْفاً وَ مِنْکُمْ رَجُلٌ ......اَلْحَدِیْثُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمائے گا) اے آدم!‘‘ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ’’اے اللہ! میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔‘‘ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو۔‘‘ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ’’آگ کی جماعت کتنی ہے؟‘‘ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ’’ہزار میں سے نوسوننانوے۔‘‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے)‘‘ حضرت ابوسعید

❶ کتاب الایمان ، باب قوله یقول اللہ تعالیٰ لادم اخرج بعث النارس کل الف تسع

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم میں سے کونسا (خوش نصیب) آدمی ہوگا (جو جنت میں جاسکے گا؟)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مطمئن رہو یاجوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان میں سے) ایک ہزار آدمی اور تم میں سے ایک آدمی کی گنتی انہی سے پوری ہوجائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 240 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقوں میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدَى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ اِفْتَرَقَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَاِحْدٰى وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ هُمْ ؟ قَالَ ((اَلْجَمَاعَةُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة[1] (صحيح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہودی اکہتر (71) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور ان میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں داخل ہوا باقی ستر (70) فرقے جہنم میں گئے، عیسائی بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور اکہتر (71) فرقے جہنم میں داخل ہوئے صرف ایک جنت میں داخل ہوا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، میری امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی بہتر (72) فرقے جہنم میں جائیں گے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں جانے والے کون لوگ ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''الجماعت۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

[1] کتاب الفتن ، باب افتراق الامم

كَثْرَةُ النِّسَآءِ فِي النَّارِ

جہنم میں عورتوں کی کثرت

مسئلہ 241 جہنم میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

عَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَ اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَ قُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریب اور محتاج لوگوں کی تھی۔ مالدار لوگ (جنت کے دروازے پر ہی) روک لئے گئے جبکہ جہنم میں جانے والے مالدار لوگوں کو پہلے ہی جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا پھر میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثریت عورتوں کی تھی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَ اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے جنت میں دیکھا تو ان میں اکثریت فقراء کی تھی اور جہنم میں دیکھا تو ان میں سے اکثریت عورتوں کی تھی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب النکاح ، باب لا تاذن المراة في بيت زوجها لاحد الا باذنه

❷ ابواب صفة جهنم ، باب ماجاء ان اكثر اهل النار النساء (2098/2)

مسئلہ 242 بعض عورتیں اپنے شوہروں کی احسان فراموشی اور ناشکری کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَ رَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)) قَالُوْا : بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيْلَ : أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آج میں نے جہنم دیکھی ہے اور اس جیسا منظر (اس سے پہلے) کبھی نہیں دیکھا میں نے جہنم میں عورتوں کی اکثریت دیکھی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! وہ کیوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔'' عرض کیا گیا ''کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں، اگر تم کسی عورت پر زمانے بھر کے احسان بھی کردو لیکن پھر کبھی اس (عورت) کی مرضی کے خلاف (کوئی بات) ہوجائے تو کہے گی میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 243 بعض عورتیں زیادہ لعنت کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ رَأَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ)) فَقُلْنَ :وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ))رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر عید گاہ تشریف لے گئے راستے میں آپ ﷺ کا گزر عورتوں پر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عورتو!

❶ کتاب الکسوف ، باب ما عرض النبی فی الصلاۃ الکسوف من ......

❷ کتاب الحیض ، باب ترک الحائض الصوم

صدقہ کیا کرو، میں نے جہنم میں دیکھا ہے کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔'' عورتوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 بعض عورتیں باریک، تنگ اور نیم عریاں لباس پہننے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

مسئلہ 245 بعض عورتیں مردوں کو اپنی طرف رجھانے اور مائل کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے، دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والیاں اور خود بہکنے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الجنة وصفة نعیمها ، النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء

اَلْمُبَشَّرُوْنَ بِالنَّارِ
آگ کی خوشخبری پانے والے

مسئلہ 246 عمرو بن لحی جہنم میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَیْتُ عَمْرَو بْنِ لُحَیِّ بْنَ قَمْعَةَ بِنْ خِنْدَفَ اَبَا بَنِیْ کَعْبٍ هٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، بنوکعب کے جدِّ اعلیٰ، کو جہنم میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 247 ”سائبہ“ بت ایجاد کرنے والا عمرو بن عامر خزاعی جہنم میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتے دیکھا ہے یہ وہ شخص تھا جس نے سب سے پہلے سائبہ (بت) ایجاد کیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 248 مال غنیمت کی چادر چوری کرنے کے گناہ میں ”کرکرہ“ نامی آدمی جہنم میں ہے۔

❶ کتاب الجنة وصفة نعیمها ، النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء

❷ کتاب الجنة وصفة نعیمها ، النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 295 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 249 بدر میں قتل ہونے والے قریش کے چوبیس سردار جہنم میں ہیں۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ((اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِیْنَ رَجُلاً مِنْ صَنَادِیْدِ قُرَیْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِیْثٍ مُخْبِثٍ فَقَامَ عَلٰی شَفَةِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَ اَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ یَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ وَ یَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ ! اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﷺ . فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے روز نبی اکرم ﷺ نے قریش کے چوبیس سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک غلیظ اور بدبودار کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا جنہیں پھینک دیا گیا آپ ﷺ نے کنویں کی منڈیر پر کھڑے ہو کر تمام سرداروں کو ان کے باپوں کے ناموں سمیت پکارا اے فلاں بن فلاں !اے فلاں بن فلاں! کیا اب تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے۔ہم سے ہمارے رب نے جس بات کا وعدہ کیا تھا اسے برحق پا لیا کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو برحق پایا (یعنی جہنم کو۔)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 250 ابوثمامہ عمرو بن مالک جہنم میں ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 1 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 251 جنگ احزاب میں شریک کفار و مشرکین آگ میں ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَلاَ اللّٰهُ بُیُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطٰی حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احزاب کے روز رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کے لئے) یوں بددعا فرمائی ''اللہ ان کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (نماز عصر) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب المغازی ، باب قتل ابی جهل

[2] کتاب الجهاد ، باب الدعا علی المشرکین بالهزیمة و الزلزلة

اَلْمُخَلَّدُوْنَ فِی النَّارِ

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جانے والے لوگ

مسئلہ 252 مشرک جہنم میں جائیں گے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ○﴾ (6:98)

”بے شک اہل کتاب میں سے جنہوں نے کفر کیا اور مشرک، جہنم کی آگ میں جائیں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔“ (سورہ بینہ، آیت 6)

مسئلہ 253 کافر جہنم میں جائیں گے۔

﴿ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (39:2)

”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ آگ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ بقرہ، آیت 39)

مسئلہ 254 مرتد جہنم میں جائے گا۔

﴿ وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَ ھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (217:2)

”تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا اس کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے ایسے لوگ آگ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورہ بقرہ، آیت 217)

مَسئلہ 255 منافق جہنم میں جائیں گے۔

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝﴾ (68:9)

”منافق مردوں عورتوں اور کافروں کے ساتھ اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی (آگ) ان کے لیے کافی ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے نہ ٹلنے والا عذاب ہے۔“ (سورہ توبہ، آیت 68)

مَسئلہ 256 اہل کتاب اور دوسرے غیر مسلموں میں سے جو لوگ حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لائے وہ بھی جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لاَ يَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِیٌّ وَ لاَ نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلاَّ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اس امت (یعنی میرے بعد ساری مخلوق) میں سے کوئی یہودی یا عیسائی (یا کوئی دوسرا غیر مسلم) میرے بارے میں سنے اور پھر جو چیز میں دے کر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن مجید) اس پر ایمان نہ لائے اور یونہی مرجائے تو وہ جہنمی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

[1] كتاب الايمان، باب وجوب الايمان برسالة نبينا ... الى جميع الناس

وَارِدُو النَّــــارِ مُؤَقَّتــــًا

کچھ مدت کے لئے جہنم میں جانے والے لوگ[1]

مسئلہ 257 زکاۃ ادا نہ کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

﴿ وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ لاَ یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○﴾ (9:34-35)

''جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ایک روز آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں پہلوؤں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا اب اپنی جمع کی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔'' (سورہ توبہ، آیت 34-35)

مسئلہ 258 مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا طویل مدت کے لئے جہنم میں جائے گا۔

﴿ وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ○﴾ (4:93)

''جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا عذاب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (سورہ نساء، آیت 93)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ

[1] بعض مسلمان کبیرہ گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور اپنے اپنے گناہوں کی نوعیت کے مطابق جہنم میں اپنی سزا بھگتنے کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے نکالے جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر آسمان اور زمین میں رہنے والی ساری مخلوق (جن وانس اور فرشتے) ایک مومن آدمی کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 259 کفار سے جنگ کے دوران لشکر سے بھاگنے والا جہنم میں جائے گا۔

﴿ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ (8:16)

”جس نے (کفار کے مقابلہ سے) پیٹھ پھیری، اِلَّا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا کسی دوسری وجہ (مثلاً اپنی ہی) فوج سے جا ملنے کے لیے ایسا کرے، اس نے اللہ کا غصہ مول لیا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“ (سورہ انفال، آیت 16)

مسئلہ 260 یتیم کا مال ناحق کھانے والا جہنم میں جائے گا۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ﴾ (4:10)

”جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور (قیامت کے روز) وہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ضرور ڈالے جائیں گے۔“ (سورہ نساء، آیت 10)

مسئلہ 261 پاکدامن مومن عورت پر تہمت لگانے والا جہنم میں جائے گا۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (24:23)

”جو لوگ پاکدامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“ (سورہ نور، آیت 23)

مسئلہ 262 فاسق فاجر اور بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔

❶ كتاب الديات ، باب الحكم في الدماء 1128/2

﴿ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ○ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ○ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِیْنَ ○﴾ (16-14:82)

''یقیناً بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے اور روز جزا وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس (جہنم) سے ہرگز غائب نہیں ہو سکیں گے۔'' (سورہ انفطار، آیت 14-16)

مَسئلہ 263 تارک نماز جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذَکَرَ الصَّلَاةَ یَوْمًا فَقَالَ ((مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ مَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ نُوْرًا وَ لَا بُرْهَانٌ وَ لَا نَجَاةٌ وَ کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 264 روزہ نہ رکھنے والے جہنم میں جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 169 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 265 استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ رِجَالًا اِلٰی هٰذِهِ الْاَمْصَارِ فَیَنْظُرُوْا کُلَّ مَنْ کَانَ لَهٗ جِدَةٌ وَ لَمْ یَحُجَّ لِیَضْرِبُوْا عَلَیْهِمُ الْجِزْیَةَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِیْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِهٖ [2]

---

[1] صحیح ابن حبان ، للارناؤط ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 1467

[2] منتقی الاخبار ، کتاب المناسک ، باب وجوب الحج علی الفور

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اورانہوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کروں ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں پس ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

مسئلہ 266 ریا کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ : قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ ، قَالَ : کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیْءٌ،فَقَدْ قِیْلَ،ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ، وَقَرَاءَ الْقُرْآنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَه فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا. قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ، وَ قَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ ، قَالَ کَذَبْتَ وَ لٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ، وَ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِئٌ ، فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهٖ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا. قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ ، وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ ، فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا ''تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لیے کیا عمل کیا؟'' وہ کہے گا ''میں نے تیری راہ میں جنگ کی، حتی کہ شہید ہو گیا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کے لیے جنگ کی، سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس

[1] کتاب الامارة ، باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار

سے پوچھے گا ''ان نعمتوں کا شکر یہ ادا کرنے کے لیے تو نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا ''یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے علم اس لیے سیکھا تا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا میں وسعت اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا ''میری نعمتوں کو پا کر تو نے کیا کام کئے؟'' وہ کہے گا ''یا اللہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے مال خرچ کرنا پسند تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''تو نے جھوٹ بولا ہے، تو نے مال صرف اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔'' پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 267 نبی اکرم ﷺ کے نام غلط بات منسوب کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ یَقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 268 تکبر کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْعِزُّ اِزَارُهُ وَ الْكِبْرِیَاءُ رِدَاءُهُ فَمَنْ یُنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''عزت اللہ تعالیٰ کا ازار ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے جو شخص یہ مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں

---

❶ کتاب العلم ، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ

❷ کتاب البر والصلة ، باب تحریم الکبر

گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 269 سود خور جہنم میں جائے گا۔

مسئلہ 270 زانی مرد اور عورت جہنم میں جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 174/173 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 271 شراب پینے والا جہنم میں جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 90 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 272 خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 178 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 273 تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز تصویریں بنانے والوں کو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 دنیاوی جاہ و مال اور فخر و غرور کی خاطر علم دین سیکھنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (حسن)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص علم (دین) حاصل کرے علماء سے فخر کرنے کے لیے یا بے علم لوگوں سے جھگڑا کرنے کے لیے یا (بڑے)

[1] كتاب اللباس ، باب عذاب المصورين يوم القيامة

[2] ابواب العلم ، باب فيمن يطلب العلم بعلمه الدنيا (2128/2)

لوگوں کے چہرے اپنی طرف (اپنی شہرت) متوجہ کرنے (بڑے لوگوں کے دربار میں حاضری دینے) کے لئے اللہ اسے آگ میں داخل فرمائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 بیت المال کی رقوم خرد برد کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں وہ قیامت کے روز آگ میں جائیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 276 بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مغرور فقیر جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ مغرور فقیر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 277 احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ ﷺ خَابُوْا وَ خَسِرُوْا ، مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت

❶ كتاب فرض الخمس، باب قوله تعالى ﴿ ان لله و للرسول ﴾
❷ كتاب الايمان ، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية و تنفيق السلعة بالحلف
❸ كتاب الايمان ، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية و تنفيق السلعة بالحلف

کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔" رسول اکرم ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی "نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑے وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "(1) ازار (تہہ بند، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا (2) احسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 278 جانور پر ظلم کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لاَ هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا اِذْا هِيَ حَبَسَتْهَا وَ لاَ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک عورت (جہنم میں) ایک بلی کو قید کرنے کے معاملے میں عذاب دی گئی یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی اور وہ عورت جہنم میں چلی گئی اس عورت نے بلی کو قید کرکے نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاسکتی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 279 دوسروں پر ظلم کرنے والا اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ)) قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لاَدِرْهَمَ لَهُ وَ لاَ مَتَاعَ فَقَالَ ((اَلْمُفْلِسُ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلاَةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكٰوةٍ وَ يَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَ قَذَفَ هٰذَا، وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَ ضَرَبَ هٰذَا ، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا "کیا تم

❶ كتاب البر والصلة ، باب تحريم تعذيب الهرة و نحوها

❷ كتاب البر والصلة والادب . باب تحريم الظلم

جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''مفلس تو وہی ہے جس کے پاس پیسے نہ ہوں، نہ ہی کوئی سامان ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ جیسی نیکیاں لے کر حاضر ہوگا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، لہٰذا اس کی نیکیاں مختلف لوگوں میں تقسیم کردی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہ گئے، تو پھر ان کے گناہ اس کے حساب میں ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 280 حرام کھانے والا خیانت کرنے والا دھوکہ دینے والا بخیل یا جھوٹا اور فحش گو جہنم میں جائے گا

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ حَمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَ اَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لاَ زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لاَ يَبْتَغُوْنَ اَهْلاً وَ لاَ مَالاً، وَ الْخَائِنُ الَّذِيْ لاَ يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَ اِنْ دَقَّ اِلاَّ خَانَهُ، وَ رَجُلٌ لاَ يُصْبِحُ وَلاَ يُمْسِيْ اِلاَّ وَ هُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ وَ ذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَ الشِّنْظِيْرَ الْفَحَّاشُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''آگ میں جانے والے پانچ قسم کے لوگ ہیں پہلے وہ جاہل لوگ جنہیں (حلال وحرام میں) کوئی تمیز نہیں، دوسرے کے پیچھے (آنکھیں بند کرکے) چلنے والے اہل وعیال اور مال ومنال تک سے بے فکر ہیں دوسرا وہ خائن شخص جسے معمولی سی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خیانت کرنے لگتا ہے، تیسرا وہ شخص جو تیرے اہل اور مال میں تجھے دھوکہ دینے والا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل یا جھوٹے آدمی کا ذکر فرمایا اور پانچواں وہ شخص جو فحش گو اور گالیاں بکنے والا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 جھگڑالو اور بداخلاق جہنم میں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَ لاَ

① كتاب الجنة و صفة نعيمها واهلها ، باب التى يعرف بها فى الدنيا اهل الجنة

الْجَعْظَرِيُّ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (صحيح)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جھگڑالو اور بداخلاق آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 282 کسی بے آب وگیاہ جگہ میں اپنی ضرورت سے زائد پانی ہونے کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دینے والا نیز دنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کرنے والا جہنم میں جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لاَ یُزَکِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلاَةِ یَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ، وَ رَجُلٌ بَایَعَ رَجُلاً بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِکَذَا وَ کَذَا فَصَدَّقَهُ وَ هُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ ، وَ رَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لاَ یُبَایِعُهُ اِلاَّ لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَ فٰی وَ اِنْ لَمْ یُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ یَفِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا (1) وہ شخص جو جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور مسافر کو پانی لینے سے روک دے (جبکہ کسی دوسری جگہ بھی پانی میسر نہ ہو (2) وہ شخص جس نے عصر کے بعد مال بیچا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے، خریدار نے سچ سمجھ لیا (اور مال خرید لیا) حالانکہ (دوکاندار نے) وہ مال اتنے میں نہیں خریدا تھا (3) وہ شخص جس نے محض دنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کی اگر حاکم نے اسے دنیا دی تو اس سے وفا کی اگر دنیا نہ دی تو بے وفائی کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 غیر محتاط (خصوصاً دین کے معاملے میں) گفتگو کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

[1] کتاب الادب باب حسن الخلق

[2] کتاب الایمان ، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیة

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ یَنْزِلُ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”(بعض اوقات) بندہ کوئی ایسی بات زبان سے کہہ دیتا ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ نیچے آگ میں جا گرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 قسم کھا کر کسی دوسرے کا حق غصب کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یَعْنِی الْحَارِثِیَّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ اِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا قَالَ ((وَ اِنْ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

”حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان آدمی کا حق مار لیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں۔“ ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ خواہ معمولی سا حق ہو۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 285 پائجامہ، شلوار یا تہ بند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہوگا، جہنم میں جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 286 اچھی طرح وضو نہ کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا یَتَوَضَّئُوْنَ وَ

❶ کتاب الزهد والرقائق ، باب التکلم یهوی بها فی النار
❷ کتاب الایمان ، باب وعید من اقتطع حق مسلم
❸ کتاب اللباس ، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار

اَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ ((وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو وضو کرتے دیکھا ان کی ایڑیاں (گیلی نہ ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ سے ہلاکت ہے ، وضو اچھی طرح کرو ۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مَسئلہ 287 حرام مال سے پرورش پانے والا جہنم میں جائے گا ۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ جَسَدٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ❷ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ جو جسم حرام مال سے پلا ہو گا آگ اسے سب سے پہلے جلائے گی ۔‘‘ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے ۔

مَسئلہ 288 ناموری اور شہرت کا لباس پہننے والا جہنم میں جائے گا ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ جس شخص نے دنیا میں شہرت اور ناموری کے لئے کپڑے پہنے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ لگا دے گا ۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مَسئلہ 289 جانتے بوجھتے دین کا مسئلہ چھپانے والا یا نہ بتانے والا جہنم میں جائے گا ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 170 کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مَسئلہ 290 قتل کے ارادے سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے والے دونوں مسلمان جہنم میں جائیں گے ۔

---

❶ كتاب الطهارة وسننها ، باب غسل العرقيب

❷ صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 4395

❸ كتاب اللباس ، باب من لبس شهرة من الثياب

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ)) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [1] (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر اپنی تلوار سے حملہ آور ہوں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں جاتے ہیں۔'' صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! قاتل کا جہنمی ہونا تو صحیح ہے مقتول کیونکہ جہنم میں جائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''مقتول بھی اپنے ساتھی کو قتل ہی کرنا چاہتا تھا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 دھوکہ اور فریب دینے والا شخص جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا وَ الْمَکْرُ وَ الْخِدَاعُ فِی النَّارِ)) رَوَاہُ الطِّبْرَانِیُّ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا فریب اور دھوکہ آگ میں ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 سونے کی انگوٹھی پہننے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ وَ قَالَ ((یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے وہ انگوٹھی اتاری اور دور پھینک دی پھر فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے تو وہ (سونے) کی انگوٹھی پہن لیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الفتن ، باب اذا التقی المسلمان بسیفهما

[2] سلسله احادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1058

[3] کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال

مسئلہ 293 سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں (کھایا) پیا اس نے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتاری۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 294 جو آدمی یہ پسند کرے کہ میرے آنے پر لوگ تعظیماً کھڑے ہو کر میرا استقبال کریں وہ جہنم میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ ابْنُ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ رَاٰوْهُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آنے پر حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہما کھڑے ہوگئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''دونوں بیٹھ جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ دست بستہ باادب اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 295 مال غنیمت چوری کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو مال

---

[1] كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة فى الشرب

[2] ابواب الادب ، باب ماجاء فى كراهية قيام الرجل للرجل (2212/2)

[3] كتاب الجهاد والسير ، باب القليل من الغلول

غنیمت پر محافظ مقرر کیا گیا تھا جس کا نام کرکرہ تھا جب وہ فوت ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''وہ آگ میں ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (اس کا سامان) جا کر دیکھا تو اس میں مال غنیمت سے چرائی ہوئی ایک چادر پائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 غیبت کرنے والا جہنم میں جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 297 لوگوں کی اکثریت ''زبان'' اور ''شرمگاہ'' کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ ((تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ)) وَ سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ ((اَلْفَمُ وَ الْفَرْجُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تقویٰ اور اچھا اخلاق'' پھر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا ''کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''منہ اور شرمگاہ۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋★❋

[1] كتاب البر والصلة ، باب ماجاء في حسن الخلق

کَلَامُ النَّـــــارِ

جہنم کا کلام

مَسْئله 298 جہنم اللہ تعالیٰ کے حکم سے کلام کرے گی۔

اللہ تعالیٰ : ''کیا تو بھر گئی ہے؟''

جہنم : ''کچھ اور ہے؟'' (تو وہ بھی لائیے)

﴿یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ○﴾(30:50)

''قیامت کے روز ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے اور وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟'' (سورہ ق، آیت 30)

مَسْئله 299 جہنم کافروں کو آتے ہوئے دور سے ہی دیکھ لے گی۔

﴿اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا ○﴾(12:25)

''جب جہنم کافروں کو دور سے (آتے) دیکھے گی تو کافر جہنم کا غصہ سے چیخنا چلانا سن لیں گے۔'' (سورہ فرقان، آیت 12)

مَسْئله 300 جہنم کی دو آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھے گی کان ہیں جس سے وہ سنے گی اور زبان ہے جس سے بات کرے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ، یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ بِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِیْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

[1] ابواب صفة جهنم، باب ما جاء فی صفة النار (2083/2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھی گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے بولے گی اور کہے گی ۔ میں تین آدمیوں کو عذاب دینے کے لئے مسلط کی گئی ہوں ① اللہ کے مقابلے میں سرکش اور اس سے عناد رکھنے والا ② اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارنے والا ③ اور تصویریں بنانے والا ۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا

اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ

مسئلہ 301 اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو جہنم کی آگ سے بچنے اور اپنے اہل وعیال کو بچانے کا حکم دیا ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○﴾ (6:66)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔'' (سورہ تحریم ، آیت 6)

مسئلہ 302 تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو جہنم کے عذاب سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

(ا) حضرت نوح علیہ السلام :

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○﴾ (58:7)

''ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا'' اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں میں تمہارے حق میں ایک ہولناک عذاب کے دن سے ڈرتا ہوں۔'' (سورہ اعراف ، آیت 59)

(ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام:

﴿ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○﴾(25:29)

''ابراہیم نے کہا تم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنے درمیان محبت کا ذریعہ بنالیا ہے مگر قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہوگا جہاں کوئی بھی تمہارا مددگار نہیں ہوگا۔'' (سورہ عنکبوت، آیت 25)

(ج) حضرت ہود علیہ السلام:

﴿ وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○﴾(21:46)

''ذرا انہیں عاد کے بھائی (ہود) کا قصہ سناؤ جب اس نے احقاف (جگہ کا نام) میں اپنی قوم کو خبردار کیا اور ایسے خبردار کرنے والے اس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے (انہوں نے خبردار کیا) کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔''

(سورہ احقاف، آیت 21)

(د) حضرت شعیب علیہ السلام:

﴿ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ○﴾(84:11)

''اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کرو، آج میں تم کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کل تم پر ایسا دن آئے گا جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا۔'' (سورہ ہود، آیت 84)

(ر) حضرت موسیٰ علیہ السلام:

﴿ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ○﴾ (20:47-48)

''موسیٰ نے فرمایا (اے فرعون)! ہم تیرے پاس رب کی نشانی لے کر آئے ہیں سلامتی اس کے لئے جو راہ راست کی پیروی کرے اور جو جھٹلائے اور منہ موڑے اس کے لئے (آگ کا) عذاب ہے۔''

(سورہ طٰہٰ، آیت 30)

(س) حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

﴿ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○﴾ (72:5)

''اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔'' (سورہ مائدہ، آیت 72)

(ش) دیگر انبیاء و رسل:

﴿ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○﴾

(6:48-49)

''اور نہیں بھیجتے ہم رسول مگر اس لئے کہ نیک عمل کرنے والوں کو وہ اچھے انجام کی خوش خبری دیں اور برے عمل کرنے والوں کو عذاب سے ڈرائیں پھر جو لوگ ان کی بات مان لیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں ان کے لئے نہ خوف ہوگا نہ وہ غم کھائیں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے انہیں ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آ کر رہے گا۔ (سورہ انعام، آیت 48-49)

(ص) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ

مِنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ○﴾ (46:34)

''اے محمد! ان سے کہو میں تمہیں بس ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اللہ کے لئے تم اکیلے اکیلے اور دو دو مل کر اپنا دماغ لڑاؤ اور سوچو تمہارے صاحب میں آخر کون سی بات جنون کی ہے۔ وہ تو ایک سخت عذاب کی آمد سے پہلے تمہیں خبردار کرنے والا ہے۔'' (سورہ سباء، آیت 46)

مسئلہ 303 رسول اکرم ﷺ نے اپنے قریبی اعزہ کو سب سے پہلے آگ سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : لَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَ خَصَّ فَقَالَ ((يَا بَنِىْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِىْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ، فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابُلُّهَا بِبَلَالِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○﴾ ''اور ڈراؤ اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔'' (سورہ شعراء، آیت 214) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے (پہلے) سب کو عمومی طور پر ڈرایا پھر (الگ الگ نام لے کر) خواص کو ڈرایا اور فرمایا ''اے کعب بن لوئ کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کے بیٹو! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور اے فاطمہ (بنت محمد ﷺ) اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اللہ کے مقابلے میں (قیامت کے روز) میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا البتہ (دنیا میں) تم سے میرا جو رشتہ ہے اسے جوڑتا رہوں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الایمان ، باب فی قوله تعالیٰ انذر عشیرتک الاقربین

مسئلہ 304 ہر مسلمان مرد، عورت کو آگ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَ اَشَاحَ ، ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ))ثُمَّ اَعْرَضَ وَ اَشَاحَ ، حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ کَاَنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْھَا ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے آگ کا ذکر فرمایا اور اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا آپ نے اپنا چہرہ مبارک بہت زیادہ پھیرا اور فرمایا" (اے لوگو!) آگ سے بچو۔" (یہ ارشاد فرما کر) آپ نے دوبارہ اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا، بہت زیادہ پھیرا حتی کہ ہم نے گمان کیا گویا آپ ﷺ آگ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" (لوگو)! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر کے بچو، جو شخص (صدقہ کرنے کے لئے) کھجور کا ٹکڑا بھی نہ پائے وہ اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 305 "لوگو! جہنم کی آگ سے دور رہو"، "لوگو! جہنم کی آگ سے دور رہو۔"

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَھَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَ ھٰذِہِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْھَا ، وَ جَعَلَ یَحْجُزُھُنَّ وَ یَغْلِبْنَہٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْھَا قَالَ فَذٰلِکُمْ مَثَلِیْ وَ مَثَلُکُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب اس کے گرد روشنی ہوگئی تو پتنگے اور کیڑے جو آگ پر (مرے پڑتے ہیں) آگ میں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا لیکن پتنگے اس پر غالب آ گئے اور آگ میں گرتے چلے گئے یہی میری اور تمہاری مثال ہے میں کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم سے بچا رہا ہوں اور آواز دے رہا ہوں (لوگو)! آگ سے دور رہو، (لوگو)! آگ سے دور رہو، لیکن تم مجھ پر غالب آ گئے اور آگ میں چلے گئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے

---

[1] کتاب الزکاۃ ، باب الحث علی الصدقۃ و لو بشق تمرۃ

[2] کتاب الفضائل ، باب شفقتہ علی امتہ

مسئلہ 306 امیر، غریب، مرد، عورت، عالم، جاہل، عابد، زاہد، ہر مسلمان کو ہر قیمت پر جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر کرنی چاہئے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ حِجَابٌ وَ لاَ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهُ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالاً . فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ، ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلاً . فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلاَ يَرٰى اِلاَّ النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرٰى اِلاَّ النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” (قیامت کے دن) تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہوگا نہ ترجمان ہوگا تب اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا ”کیا میں نے تجھے (دنیا میں) مال نہیں دیا تھا؟“ بندہ عرض کرے گا ”کیوں نہیں یا اللہ دیا تھا۔“ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟“ بندہ عرض کرے گا ”کیوں نہیں یا اللہ بھیجا تھا۔“ پھر بندہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا تو بھی آگ ہی آگ نظر آئے گی پھر بائیں جانب دیکھے گا تو آگ ہی آگ نظر آئے گی ، لہٰذا تمہیں آگ سے ضرور بچنا چاہئے خواہ کھجور کی گٹھلی ہی (بطور صدقہ) کیوں نہ ہو اگر وہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر ہی جہنم کی آگ سے بچو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 307 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو آگ سے ڈرانے کا حق ادا فرما دیا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((وَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ ، اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)) فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا لَسَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ ، حَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”لوگو! میں

---

❶ کتاب الزکاۃ ، باب الصدقة قبل الرد

❷ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، کتاب الاحوال القیامة ، باب صفة النار واهلها ، الفصل الثانی 5678/3

نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے۔'' نبی اکرم ﷺ مسلسل یہی کلمات ارشاد فرماتے رہے (اس وقت آپ کی آواز اس قدر بلند تھی کہ) اگر رسول اللہ ﷺ میری جگہ پر ہوتے تو بازار والے آپ کی آواز سن لیتے (آپ اس قدر بے خودی میں یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے کہ) آپ کی چادر مبارک کندھوں سے سرک کر آپ کے پاؤں مبارک کے پاس گر پڑی''۔ اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ : فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ ((اَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟)) قَالُوْا : نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ اَدَّیْتَ وَ نَصَحْتَ فَقَالَ : بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ یَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَاءِ وَ یَنْکُتُهَا اِلَی النَّاسِ ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا ''(قیامت کے روز) تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا، تم کیا جواب دو گے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، حق انذار ادا کیا اور (اپنی امت کی) پوری پوری خیر خواہی کی۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا ''اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ

اَلنَّــــارُ وَالْمَــــلآئِــكَةُ

جہنم اور فرشتے

مَسئلہ 308 فرشتوں کے لئے جہنم کا عذاب نہیں پھر بھی وہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ ﴾ (16:49-50)

''زمین اور آسمانوں میں ساری کی ساری جاندار مخلوق اور تمام فرشتے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں اور وہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے اس کے مطابق کام کرتے ہیں۔'' (سورہ نحل، آیت 49-5)

مَسئلہ 309 اللہ کے ڈر اور خوف سے فرشتوں کا رنگ پیلا پڑا رہتا ہے۔

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ لَا يَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ ﴾ (21:26-28)

''مشرک کہتے ہیں کہ (فرشتے) رحمٰن کی اولاد ہیں حالانکہ وہ تو اس کے مکرم بندے ہیں اللہ کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے بلکہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں جو کہ ان کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی باخبر ہے اور فرشتے کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اس کے جس کے حق میں اللہ، سفارش سننے پر راضی ہو اور فرشتے اللہ تعالیٰ سے اس قدر خائف رہتے ہیں کہ ان کا رنگ پیلا پڑا رہتا ہے۔'' (سورہ انبیاء، آیت 26-28)

اَلنَّـــارُ وَالْاَنْبِيَــاءُ

جہنم اور انبیاء کرام علیہم السلام

مسئلہ 310 سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عذاب سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔

﴿ قُلْ اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ وَ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ○﴾ (6:15-16)

”(اے پیغمبر!) کہو، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے (خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے اس روز جو (اس کے) عذاب سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم فرمایا اور اللہ کے عذاب سے بچ جانا بہت بڑی کامیابی ہے۔“ (سورہ انعام، آیت 15-16)

مسئلہ 311 جہنم کے اوپر سے گزرتے ہوئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ سے ”رَبِّ سَلِّمْ“ (اے میرے رب مجھے بچا لے) کی درخواست کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((وَیُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِیْ اَوَّلَ مَنْ یُجِیْزُهَا وَلَا یَتَكَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَی الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِیْ جَهَنَّمَ كَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَیْتُمُ السَّعْدَانَ؟)) قَالُوْا : نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ ((فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بَقِیَ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ اَوِ الْمُجَازٰی اَوْ

نَحْوُهٗ...... اَلْحَدِيْثُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے روز) پل صراط دوزخ کے اوپر رکھ دیا جائے گا جس سے سب سے پہلے میں اور میری امت پار ہوگی اس روز رسولوں کے علاوہ کسی کو بات کرنے کا یارا نہ ہوگا اور رسولوں کی پکار بھی صرف یہ ہوگی ''یا اللہ! مجھے بچالے، یا اللہ! مجھے بچالے۔'' اور جہنم میں ''سعدان'' کے کانٹوں کی مانند لوہے کے بڑے بڑے خمدار آنکڑے ہوں گے ''سعدان'' کے کانٹے کبھی دیکھے ہیں تم لوگوں نے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ''تو یہ (لوہے کے خمدار آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح ہی ہوں گے، ہاں البتہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے یہ اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ یہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق جہنم میں گرا دیں گے کوئی تو اپنے اعمال کی وجہ سے بالکل ہی تباہ ہو جائے گا (یعنی پل صراط پر قدم رکھتے ہیں جہنم میں گھسیٹ لیا جائے گا) کوئی چند قدم چلنے کے بعد جہنم میں گھسیٹ لیا جائے گا، کوئی بڑی مشکل سے پل صراط کو عبور کر سکے گا یا کچھ ایسا ہی کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 312 جہنم کی خوفناک آوازیں سن کر تمام مقرب فرشتے اور انبیاء حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی سلامتی کی درخواست کریں گے۔

عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا﴾ قَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَتَزْفِرُ زَفْرَةً لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهٖ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهٗ حَتّٰى اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عليه السلام لَيَجْثُوْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَقُوْلُ رَبِّ لَا اَسْئَلُكَ الْيَوْمَ اِلَّا نَفْسِيْ. ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ ❷

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''جب کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سنیں گے۔'' (سورہ فرقان، آیت 12) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب جہنم غصے سے جھرجھری لے گی تو تمام مقرب فرشتے اور ذی مرتبہ انبیاء حتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور درخواست کریں گے ''اے میرے رب! آج میں تجھ سے اپنی ذات کی سلامتی کے علاوہ کچھ نہیں مانگتا۔'' اسے ابن کثیر نے روایت کیا

❶ كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿و وجوه يومئذ ناظرة الى ربها ناظرة﴾

❷ ابن كثير 415/3

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 قیام اللیل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب کی ایک ہی آیت بار بار پڑھ کر ساری رات گزار دی

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی اَصْبَحَ یُرَدِّدُھَا بِاٰیَةٍ وَالْاٰیَةُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○﴾ .رَوَاہُ النِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ[1]

(حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے ''اللہ اگر تو انہیں عذاب کرے، تو وہ تیرے غلام ہیں (تو کر سکتا ہے) اگر بخش دے تو غالب ہے اور حکمت والا بھی۔ (تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں)'' اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ 314 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بعض افراد کے جہنم میں جانے کے اندیشہ سے روتے رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلاَ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاھِیْمَ ﴿ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ ○﴾ (اَلْاٰیَةُ) وَقَالَ عِیْسٰی علیہ السلام ﴿ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○﴾ فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ ((اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ)) وَبَکٰی ، فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام فَسَأَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ وَھُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ جِبْرِیْلُ اذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اَنَا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلاَ نَسُوْئُکَ .رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے ''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جو شخص میرے پیچھے چلا وہ میرا (فرماں بردار) ہے اور جس نے میری نافرمانی کی (اس کے

[1] سنن ابن ماجة ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیھا باب ماجاء فی القراۃ فی صلاۃ اللیل

[2] کتاب الایمان ، باب دعا النبی ﷺ لامته و بکائه

لئے) تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت 36) اور پھر وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرما دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ مائدہ، آیت 118) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پھیلا دیئے اور عرض کیا ''یا اللہ! میری امت، یا اللہ! میری امت'' اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اے جبریل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ آپ کیوں روتے ہیں اور اے جبریل تیرا رب تو جانتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں رو رہے ہیں۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''آپ کیوں روتے ہیں؟'' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی وجہ بتائی اور جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالی کو جا کر بتایا حالانکہ اللہ تو خوب جاننے والا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اے جبریل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور بتاؤ کہ ہم (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلنَّــــارُ وَ الصَّحَــابَــةُ

جہنم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مسئلہ 315 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جہنم کی آگ یاد آنے پر روتی رہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قَالَتْ : ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَ عِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ ﴿هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں (جہنم کی) آگ یاد آئی تو رونے لگیں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا "عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "(یارسول اللہ ﷺ)! جہنم کی آگ یاد آنے پر روئی ہوں، کیا قیامت کے روز آپ اپنے اہل وعیال کو بھی یاد رکھیں گے؟" رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تین جگہوں پر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو یاد نہیں کرے گا (1) میزان کے پاس یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے کہ ان کے اعمال کا وزن ہلکا رہا ہے یا بوجھل (2) نامہ اعمال ملنے کے وقت جب پکارا جائے گا کہ آؤ اپنا اپنا نامہ اعمال پڑھو حتی کہ اسے پتہ چل جائے اسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں پشت کے پیچھے سے اور (3) پل صراط سے گزرتے وقت جب وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 316 حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی جہنم کو یاد کر کے روتے رہے۔

[1] كتاب السنة ، باب في ذكر الميزان

عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ وَاضِعًا رَأْسَهُ فِيْ حِجْرِ امْرَأَتِهِ فَبَكٰى فَبَكَتْ امْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ : رَأَيْتُكَ تَبْكِيْ فَبَكَيْتُ قَالَ اِنِّيْ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ فَلاَ اَدْرِيْ اَنَنْجُوْا مِنْهَا اَمْ لاَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ (اچانک) رونے لگے، ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی رونے لگیں، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' بیوی نے عرض کیا ''آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔'' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم سے گزر نہ ہو۔'' (سورہ مریم، آیت 71) اور مجھے معلوم نہیں کہ (جہنم کے اوپر رکھے ہوئے پل صراط کے اوپر سے گزرتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 317 حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جہنم کو یاد کر کے روتے رہے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِىْ اَسْوَدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَلٰى سُوْرِ بَيْتِ الْمَقْدَسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِيْ فَقَالَ : بَعْضُهُمْ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبُو الْوَلِيْدِ؟ فَقَالَ : مِنْ هٰهُنَا اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ رَاٰى جَهَنَّمَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷

حضرت زیادہ بن اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر تھے اچانک رونے لگے لوگوں نے پوچھا ''اے ابوالولید (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیوں رو رہے ہو؟'' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''یہی وہ جگہ ہے جہاں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ میں نے جہنم دیکھی ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 318 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اللہ کے عذاب کا خوف۔

كَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَوْ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ دَاخِلُوْنَ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا رَجُلاً وَاحِدًا ، لَخِفْتُ اَنْ اَكُوْنَ هُوَ ، وَ لَوْ نَادٰى مُنَادٍ اَيُّهَا النَّاسُ

❶ كتاب الاهوال ، رقم الحديث 73

❷ كتاب الاهوال ، رقم الحديث 110

اِنَّكُمْ دَاخِلُوْنَ النَّارَ اِلَّا رَجُلاً وَاحِدًا لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ هُوَ. رَوَاهُ اَبُوْ نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر آسمان سے کوئی پکارنے والے پکارے اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہو گے سوائے ایک آدمی کے تو مجھے ڈر ہے وہ آدمی میں نہ ہوں اور اگر آسمان سے کوئی پکارنے والا پکارے اے لوگو! تم سب جہنم میں جانے والے ہو سوائے ایک آدمی کے تو میں امید رکھتا ہوں وہ (اللہ کے فضل و کرم سے) میں ہوں گا۔ اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے

مسئلہ 319 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا کا عذاب یاد کر کے دیر تک روتی رہیں۔

عَنْ عَرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ اِذَا غَدَوْتُ اَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَقْرَءُ ((فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ)) وَ تَدْعُوْ وَ تَبْكِيْ وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتّٰى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ اِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِيْ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّيْ وَ تَبْكِيْ ❷

حضرت عروہ اپنے باپ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں جب صبح گھر سے نکلتا تو پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سلام عرض کرتا، ایک روز میں گھر سے نکلا (اور حسب معمول سلام کرنے حاضر ہوا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز میں) کھڑی تھیں اور قرآن مجید کی آیت ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ ''اللہ نے ہم پر احسان کیا اور گرم زہریلی ہوا کے عذاب سے بچالیا۔'' (سورہ طور، آیت 127) تلاوت فرما رہی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت بار بار پڑھتی جا رہی تھیں اور روتی جا رہی تھیں۔ میں (انتظار کے لئے) کھڑا ہو گیا حتی کہ میرا جی بھر گیا اور میں کسی کام سے بازار چلا گیا واپس پلٹا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک نماز میں کھڑی تھیں اور (وہی آیت پڑھ پڑھ کر) روتی جا رہی تھیں۔

مسئلہ 320 حضرت عمر رضی اللہ عنہ عذاب کی آیت پڑھ کر اس قدر، روئے کہ بیمار پڑ گئے۔

قَرَءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه سُوْرَةَ الطُّوْرِ حَتّٰى قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

❶ اللهم سلم، رقم الصفحه 20

❷ صفة الصفوة، رقم الصفحه 229/2

لَوَاقِعٌ﴾ فَبَكٰى وَاشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتّٰى مَرِضَ وَ عَادُوْهُ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے ''بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔'' (آیت نمبر 7) تو رونے لگے، بہت روئے حتی کہ بیمار پڑ گئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لئے آنے لگے۔

وَ كَانَ فِيْ وَجْهِهٖ خَطَّانِ اَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَاءِ ❷

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔

مسئلہ 321 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوہار کی دکان پر آگ دیکھ کر رونے لگے۔

قَالَ سَعْدُ بْنُ الْاَخْرَمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَمَرَّ بِالْحَدَّادِيْنَ وَ قَدْ اَخْرَجُوْا حَدِيْدًا مِنَ النَّارِ فَقَامَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ يَبْكِيْ ❸

حضرت سعد بن اخرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا ہم لوہار کی دکان سے گزرے انہوں نے آگ سے (سرخ سرخ) لوہا باہر نکالا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور رونے لگے۔

مسئلہ 322 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جہنم یاد کر کے بہت روئے۔

بَكٰى مُعَاذٌ رضی اللہ عنہ بُكَاءً شَدِيْدًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ ؟ فَقَالَ : لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَتَيْنِ فَجَعَلَ وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَ الْاُخْرٰى فِي النَّارِ فَاَنَا لَا اَدْرِيْ مِنْ اَيِّ الْفَرِيْقَيْنِ اَكُوْنُ. ❹

حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے ان سے پوچھا گیا ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ عزوجل نے اپنی دو مٹھیاں (مخلوق سے) بھریں ایک کو جنت میں ڈالا اور دوسری کو جہنم میں، میں نہیں جانتا میرا تعلق جنت والے گروہ سے ہے یا جہنم والے گروہ سے۔''

وضاحت : یاد رہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالی نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا تو دونوں کے لئے الگ الگ لوگ بنائے۔'' مسلم

مسئلہ 323 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جہنمیوں کا پانی طلب کرنا یاد آیا تو رونے لگے۔

❶ الجواب الکافی 77 ❷ الزہد، للبیہقی 678

❸ [illegible] 133/2 ❹ [illegible] 21

عَنْ سَمِيْرِ الرَّيَاحِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: شَرِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاءً مُبَرَّدًا فَبَكٰى فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهُ فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ ذَكَرْتُ اٰيَةً فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ﴾ فَعَرَفْتُ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ لاَ يَشْتَهُوْنَ شَيْئًا شَهْوَتَهُمُ الْمَاءَ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ﴾ ❶

حضرت سمیر ریاحی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈا پانی پیا تو رونے لگے اور بہت زیادہ روئے ان سے دریافت کیا گیا ''آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''مجھے قرآن مجید کی یہ آیت یاد آگئی ''جہنمی جس چیز کی خواہش کررہے ہوں گے اسی وقت وہ اس سے محروم کردیئے جائیں گے۔'' (سورہ سباء، آیت 54) اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے بس ان کی ایک ہی خواہش ہوگی، پانی ملنے کی، کیونکہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے ''(جہنمی اہل جنت سے درخواست کریں گے) تھوڑا سا پانی ہمیں دے دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس سے کچھ پھینک دو۔'' (سورہ اعراف، آیت 50)

مسئلہ 324 حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جہنم کے تصور سے ہنستے نہیں تھے۔

سَئَلَ الْحَجَّاجُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ مُتَعَجِّبًا بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَمْ تَضْحَكْ قَطُّ؟ قَالَ لَهُ كَيْفَ اَضْحَكُ وَ جَهَنَّمُ قَدْ سُعِّرَتْ وَ الْاَغْلَالُ قَدْ نُصِبَتْ وَ الزَّبَانِيَةُ قَدْ اُعِدَّتْ ❷

حجاج (بن یوسف) نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے حیران ہو کر پوچھا ''مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کبھی نہیں ہنستے۔'' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں کیسے ہنس سکتا ہوں جبکہ جہنم بڑھکا دی گئی ہے، طوق گاڑ دیئے گئے ہیں اور اللہ کی فوج (جہنم کے فرشتے) تیار کھڑے ہیں۔''

مسئلہ 325 کوئی مومن پل صراط عبور کرنے سے پہلے پہلے بے خوف نہیں رہ سکتا۔

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَسْكُنُ رَوْعُهُ حَتّٰى يَتْرُكَ جِسْرَ جَهَنَّمَ وَرَاءَهُ ❸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''مومن آدمی پل صراط عبور کرنے سے پہلے پہلے گھبراہٹ سے امن نہیں پا سکتا۔''

❶ حلیۃ الاولیاء 133/2 ❷ صفۃ الصفوۃ 333/3
❸ الفوائد 152

اَلنَّــارُ وَ السَّــلَفُ

جہنم اور اسلاف

مَسئلہ 326 حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جہنم میں طوق اور زنجیروں کے ذکر والی آیت بار بار پڑھ کر ساری رات روتے رہے۔

عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يُصَلِّيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَءَ ﴿ اِذَا الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○﴾ فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَ يَبْكِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ ❶

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے "جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں جن سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور پھر جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔" (سورہ مومن، آیت 71-72) تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے اور روتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔

مَسئلہ 327 حضرت ربیع بن خیثم رحمہ اللہ تنور کی آگ دیکھ کر بے ہوش ہوگئے۔

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَ مَعَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ خَيْثَمٍ فَمَرَّ عَبْدُاللّٰهِ عَلٰى أَتُوْنٍ عَلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَلَمَّا رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَ النَّارُ تَلْتَهِبُ فِيْ جَوْفِهٖ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴾ فَصَعِقَ يَعْنِي الرَّبِيْعُ وَ حَمَلُوْهُ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ فَرَابَطَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اِلَى الظُّهْرِ فَلَمْ يُفِقْ رضی اللہ عنہ ❷

---

❶ تنبیه الغافلین 620/2

❷ ابن کثیر 415/3

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلے ہمارے ساتھ ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بھی تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے جب اس کے اندر دھکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت فرمائی ''جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سن لیں گے۔'' (سورہ فرقان، آیت 12) یہ سن کر ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بے ہوش ہو کر گر پڑے لوگ انہیں چارپائی پر ڈال کر گھر لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس (صبح سے لے کر) ظہر تک بیٹھ کر ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن حضرت ربیع رحمہ اللہ کو ہوش نہ آیا۔

مسئلہ 328 ساری دنیا کو آگ سے خبردار کرنے کی خواہش۔

قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ لاَ اَنَامَ لَمْ أَنَمْ مُخَافَةَ اَنْ يَنْزِلَ الْعَذَابُ وَ اَنَا نَائِمٌ وَ لَوْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَفَرَّقْتُهُمْ يُنَادُوْنَ فِيْ سَائِرِ الدُّنْيَا كُلِّهَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلنَّارُ اَلنَّارُ. رَوَاهُ اَبُو نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ ❶

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں نیند نہ کروں تو میں کبھی نہ سوتا اس ڈر سے کہ سوتے میں کہیں مجھ پر اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے اور اگر میرے پاس مددگار ہوتے تو میں انہیں ساری دنیا میں منادی کرنے کے لئے بھیج دیتا (جو کہتے) ''لوگو! آگ سے خبردار ہو جاؤ، لوگو! آگ سے خبردار ہو جاؤ۔'' اسے ابونعیم نے حلیہ میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ 329 حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ آخرت کے ذکر پر اس قدر خوفزدہ ہوتے کہ خون کا پیشاب آنے لگتا۔

قَالَ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا اِلَى الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَاَنَّ النَّارَ قَدْ اَحَاطَتْ بِنَا لَمَّا نَرٰى مِنْ خَوْفِهِ وَ فَزَعِهِ وَ كَانَ سُفْيَانُ اِذَا اَخَذَا فِيْ ذِكْرِ الْاٰخِرَةِ يَبُوْلُ الدَّمِ ❷

---

❶ الحلية 369/2

❷ الاحياء 169

حضرت موسیٰ بن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھتے تو ان کی خوف اور گھبراہٹ کی حالت میں دیکھ کر ہمیں یوں لگتا جیسے آگ نے ہمیں گھیر رکھا ہے، جب آخرت کا ذکر ہوتا تو سفیان ثوری رحمہ اللہ کو خون کا پیشاب آنے لگتا۔

مسئلہ 330 موت، قبر، قیامت اور پل صراط کا خوف۔

سُئِلَ عَطاءُ السَّلِيمِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا هٰذَا الْحُزْنُ؟ قَالَ وَيْحَكَ الْمَوْتُ فِي عُنُقِي وَ الْقَبْرُ بَيْتِي وَ فِي الْقِيٰمَةِ مَوْقِفِي وَ عَلٰى جَسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقِي لَا اَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِي ❶

حضرت عطاء سلیمی رحمہ اللہ سے رنجیدہ غمزدہ رہنے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے، تو ہلاک ہو (کیا تجھے نہیں معلوم) موت میری گردن میں ہے، قبر میرا گھر ہے، قیامت کے روز مجھے اللہ کی عدالت میں کھڑے ہونا ہے اور جہنم کے پل (صراط) سے مجھے گزرنا ہے اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

مسئلہ 331 جہنم یاد آنے پر حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ کی خواہش "کاش! مجھے میری ماں نہ جنتی۔"

كَانَ اَبُو مَيْسَرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: يٰلَيْتَ اُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ثُمَّ يَبْكِي فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا مَيْسَرَةَ؟ قَالَ: اُخْبِرْنَا اَنَّا وَارِدُوْهَا وَ لَمْ نُخْبِرْنَا اَنَّا صَادِرُوْنَ عَنْهَا ❷

حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے "اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔" اور رونے لگتے، ان سے کہا گیا "اے ابو میسرہ! کیوں روتے ہو؟" حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ فرماتے "ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ ہم نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے لیکن یہ علم نہیں کہ نجات ہوگی یا نہیں۔"

مسئلہ 332 جہنم کی یاد نے عمر بھر کے لئے ہنسی ختم کر دی۔

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِاَخِيْهِ هَلْ اَتَاكَ اِنَّكَ وَارِدُ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ اَتَاكَ اَنَّكَ صَادِرٌ عَنْهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَفِيْمَ الضِّحْكُ؟ قَالَ: فَمَا رُئِيَ ضَاحِكًا حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ ❸

❶ صفة الصفوة 327/3 ❷ ابن کثیر 179/3

❸ ابن کثیر 179/3

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی سے دریافت کیا ''کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرا گزر جہنم کے اوپر سے ہونے والا ہے؟'' اس نے کہا ''ہاں۔'' اس نے پھر پوچھا ''کیا تجھے معلوم ہے کہ تو وہاں سے بچ نکلے گا؟'' بھائی نے جواب دیا ''نہیں۔'' تب اس نیک آدمی نے کہا ''پھر یہ ہنسی کیسی؟'' چنانچہ موت تک اس شخص کے ہونٹوں پر کبھی ہنسی نہیں آئی۔

مَسئلہ 333 حضرت بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ قیامت کے روز پیاس کی شدت کے خوف سے اس قدر روئے کہ خون کے آنسو بہنے لگے۔

بَکٰی بُدَیْلُ بْنُ مَیْسَرَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَرِحَتْ مَاقِیْہِ ، فَکَانَ یُعَاتِبُ فِیْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اِنَّمَا اَبْکِیْ مِنْ طُوْلِ الْعَطَشِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ❶

حضرت بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ اس قدر روتے کہ آنکھوں سے پیپ اور خون بہنے لگتا، ہمیشہ آخرت کے خوف سے رنجیدہ اور غمزدہ رہتے اور کہتے ''میں قیامت کے روز پیاس کی شدت سے روتا ہوں۔''

مَسئلہ 334 حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ جب جہنم کے خوف سے روتے تو آنسو اپنے چہرے اور داڑھی پر مل لیتے۔

کَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ رَحِمَہُ اللّٰہُ اِذَا بَکٰی مَسَحَ وَجْھَہٗ وَ لِحْیَتَہٗ بِدُمُوْعِہٖ وَ یَقُوْلُ بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّارَ لَا تَاْکُلُ مَوْضِعًا مَسَّتْہُ الدُّمُوْعُ ❷

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ جب (آگ کے خوف سے) روتے تو آنسو اپنے چہرے اور داڑھی پر مل لیتے اور فرماتے ''مجھے پتہ چلا ہے کہ (اللہ کے ڈر سے) بہنے والے آنسو جس جس جگہ لگیں گے اسے آگ نہیں کھائے گی۔''

مَسئلہ 335 عطاء سلیمی رحمہ اللہ اپنے ہمسائے کے تنور کی آگ دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔

دَخَلَ الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلٰی عَطَاءِ السَّلِیْمِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ قَدْ غُشِیَ عَلَیْہِ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ اُمِّ جَعْفَرٍ مَا شَانُ عَطَاءٍ فَقَالَتْ سَجَّرَتْ جَارَتُنَا التَّنُّوْرُ فَنَظَرَ اِلَیْہِ وَ خَرَّ مُغْشِیًّا عَلَیْہِ ❸

❶ صفۃ الصفوۃ 365/3 ❷ الاحیاء 172/4
❸ صفۃ الصفوۃ 326/3

حضرت علاء بن محمد رحمہ اللہ عطا سلیمی رحمہ اللہ کے گھر آئے تو انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا، ان کی بیوی ام جعفر سے پوچھا "عطاء سلیمی کو کیا ہوا ہے؟" بیوی نے کہا "ہمارے ہمسائے نے تنور دھکایا، عطاء سلیمی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو گئے اور گر پڑے۔"

مسئلہ 336 حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا آگ کے ڈر سے رونا۔

وَ عِنْدَ مَا بَكَى الْحَسَنَ فَقِيْلَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ : اَخَافُ اَنْ يَّطْرَحَنِيْ غَدًا فِي النَّارِ وَ لاَ يُبَالِيْ ❶

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو روتے دیکھ کر پوچھا گیا کہ "آپ کیوں رو رہے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا "مجھے ڈر ہے کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھے آگ میں نہ پھینک دے اور اللہ کو تو کسی کی پرواہ نہیں۔"

مسئلہ 337 یزید بن ہارون رحمہ اللہ کی دونوں آنکھیں رو رو کر اندھی ہو گئیں۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَأَيْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ عَيْنَيْنِ ثُمَّ رَأَيْتُهُ بِعَيْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ رَأَيْتُهُ اَعْمٰى فَقُلْتُ : يَا اَبَا خَالِدٍ مَا فَعَلَتِ الْعَيْنَانِ الْجَمِيْلَتَانِ؟ قَالَ : ذَهَبَ بِهِمَا بُكَاءُ الْاَسْحَارِ ❷

حسن بن عرفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون رحمہ اللہ کو دیکھا کہ لوگوں میں سے ان کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں، ایک زمانہ کے بعد دیکھا تو ان کی ایک ہی آنکھ تھی (ایک ختم ہو چکی تھی) پھر کچھ زمانے کے بعد دیکھا تو دونوں آنکھیں ختم ہو چکی تھیں۔ میں نے پوچھا "اے ابو خالد! تمہاری خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟" کہنے لگے "آہ سحر گاہی میں چلی گئیں۔"

مسئلہ 338 مرنے سے پہلے ایمان چھن جانے کا خوف۔

قَالَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَاتَ سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ عِنْدِيْ فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهِ الْاَمْرُ جَعَلَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَرَاكَ كَثِيْرَ الذُّنُوْبِ فَرَفَعَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَذُنُوْبِيْ اَهْوَنُ عِنْدِيْ مِنْ ذَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُسْلَبَ الْاِيْمَانَ قَبْلَ اَنْ اَمُوْتَ ❸

❶ صفة الصفوة 233/3 ❷ تذكرة الحفاظ 790/3

❸ صفة الصفوة 150/3

حضرت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت سفیان رحمہ اللہ نے رات میرے پاس گزاری جب زیادہ پریشان ہوئے تو رونے لگے ایک آدمی نے ان سے پوچھا ''اے ابوعبداللہ! کیا کثرت گناہوں کی وجہ سے رو رہے ہو؟'' حضرت سفیان رحمہ اللہ نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمانے لگے ''واللہ! گناہوں کا معاملہ میرے نزدیک اس تنکے سے بھی زیادہ ہلکا ہے، مجھے تو ڈر یہ ہے کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے۔''

مسئلہ 339 حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نماز عشاء کے بعد اللہ کے خوف سے رونے لگتے حتی کہ نیند غالب آ جاتی۔

قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ اِمْرَأَةُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ مَنْ هُوَ اَكْثَرُ صَوْمًا وَ صَلاَةً مِنْ عُمَرَ وَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ خَوْفًا مِنْ رَبِّهٖ مِنْ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءِ قَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ حَتّٰى يَغْلِبَهُ النَّوْمِ ثُمَّ يَنْتَبِهُ فَلاَ يَزَالُ يَدْعُوْ رَافِعًا يَدَيْهِ يَبْكِيْ حَتّٰى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ ❶

حضرت فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان جو کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی بیوی تھیں، فرماتی ہیں لوگوں میں حضرت عمر رحمہ اللہ سے نماز روزہ زیادہ کرنے والے تو بہت تھے لیکن اپنے رب کے ڈر سے رونے والا میں نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا، جب نماز عشاء سے فارغ ہو جاتے تو (اللہ کے حضور) ہاتھ بلند کر لیتے اور مسلسل روتے رہتے حتی کہ نیند غالب آ جاتی، پھر انہیں جگایا جاتا تو اپنے ہاتھ بلند کر کے رونا شروع کر دیتے حتی کہ آنکھوں میں نیند غالب آ جاتی۔

***

❶ تذکرۃ الحفاظ 120/1

دَعْــوَۃُ التَّـفْـکِـــیْرِ

دعوۃ فکر

مَسْئلہ 340 آگ میں جلنے والا شخص اچھا ہے یا آگ سے محفوظ رہنے والا۔

﴿ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○﴾(40:41)

’’بھلا وہ شخص اچھا ہے جو آگ میں جھونکا جانے والا ہے یا وہ اچھا ہے جو قیامت کے روز امن کی حالت میں حاضر ہوگا۔(اب) جیسا عمل چاہو کرو، بے شک جو کچھ تم کرو گے اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔‘‘(سورہ حم سجدہ ،آیت 40)

مَسْئلہ 341 جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کو دیکھ کر اپنی موت اور ہلاکت کو پکارنے والا شخص اچھا ہے یا وہ شخص اچھا ہے جو ایسی جگہ قیام کرے گا جہاں اس کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔

﴿ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ کَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِیْرًا ○اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ○ وَ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَکَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِکَ ثُبُوْرًا○ لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا کَثِیْرًا ○ قُلْ اَذٰلِکَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ کَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِیْرًا○ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا○﴾(25:11-16)

’’جو شخص قیامت کو جھٹلائے ،اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے وہ آگ جب

دور سے ان جھٹلانے والوں کو دیکھے گی تو یہ (جھٹلانے والے) جہنم کے غیظ وغضب کی آوازیں سن لیں گے اور جب یہ (زنجیروں سے) بندھے ہوئے ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔ان سے پوچھو (یہ برا) انجام اچھا ہے یا وہ ابدی جنت جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے جو کہ ان کی جزا اور ان کے سفر کی آخری منزل ہوگی جس میں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اس وعدے کو پورا کرنا تیرے رب کے ذمہ واجب ہے۔'' (سورہ فرقان ،آیت 11-16)

مسئلہ 342 جنت کی نعمتوں کی ضیافت اچھی ہے یا تھوہر کے درخت کا کھانا اور کھولتے پانی کا پینا اچھا ہے۔

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اَ ذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○﴾ (67-60:37)

''بے شک (جنت کا حصول) عظیم الشان کامیابی ہے اور ایسی ہی کامیابی کے حصول کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے بتاؤ یہ (جنت کی) ضیافت اچھی ہے یا تھوہر کا درخت۔ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر جہنمی اسے کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے پھر اس پر پینے کے لئے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا۔'' (سورہ صافات ،آیت 60-67)

مسئلہ 342 دنیا میں مومنین کا مذاق اڑانے والے آخرت میں اچھے ہیں یا برے؟

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ○ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ○ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ○ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ○ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ

○عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ○ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ○﴾(83:29-36)

''مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے آج ایمان لانے والے کفار کا مذاق اڑا رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں۔ کافر جو کچھ دنیا میں کرتے تھے اس کا ثواب (بدلہ) انہیں مل ہی گیا۔'' (سورہ مطففین، آیت 29-36)

***

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

آگ کے عذاب سے پناہ مانگنے کی دعائیں

مسئلہ 344 جو شخص تین دفعہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اس کے لئے جہنم پناہ کی سفارش کرتی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ سَئَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ ((اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ)) وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ ((اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے 'یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔'" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345 آگ سے پناہ مانگنے کی چند قرآنی دعائیں۔

﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○﴾ (2:201)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔" (سورہ بقرہ، آیت 201)

﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ○ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○﴾ (25:65-66)

[1] کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ 3502/2

"اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے کیونکہ اس کا عذاب (جان سے) چمٹ جانے والا ہے بے شک جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ اور بہت ہی بری جگہ ہے۔" (سورہ فرقان، آیت 66-65)

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○﴾ (3:191-194)

"اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (زمین و آسمان) بے مقصد نہیں بنائے۔ تیری ذات پاک ہے (اس بات سے کہ کوئی عبث کام کرے) پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! جسے تو نے آگ میں داخل کیا اسے تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے تو (اس روز) کوئی مددگار نہیں اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کو ایمان کا اعلان کرتے سنا کہ (لوگو)! اپنے رب پر ایمان لاؤ! پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے پروردگار! اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کرنا۔ تو یقیناً وعدہ خلافی نہیں کرتا۔" (سورہ آل عمران، آیت 191-194)

مسئلہ 346 عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کی درج ذیل دعا رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید کی سورۃ کی طرح سکھلائی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درج ذیل دعا قرآن مجید کی کسی سورت کی طرح سکھاتے تھے آپ ﷺ فرماتے کہو "اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے

[1] کتاب الاستعاذہ، باب الاستعاذہ من فتنۃ الممات

تیری پناہ مانگتے ہیں نیز مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی وموت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔''
اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 347 جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے ''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں آگ کی گرمی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 348 سونے سے قبل اللہ کے عذاب سے پناہ مانگنے کی دو دعائیں۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات پڑھتے ''یا اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ، وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ہر مصیبت سے بچایا، مجھے رہنے کے لئے جگہ دی، مجھے کھلایا اور پلایا اور اس ذات کا شکر ہے جس نے مجھ پر احسان کیا تو خوب کیا، مجھے عطا فرمایا تو خوب عطا

---

❶ كتاب الاستعاذة ، الاستعاذه من حر النار 5092/3

❷ كتاب الادب ، ابواب النوم ما يقال عند النوم 4218/3

❸ كتاب الادب ، ابواب النوم ما يقال عند النوم 4229/3

فرمایا، ہر حال میں اس کا شکر ہی شکر ہے۔اے اللہ! ہر چیز کے پالنہار، ہر چیز کے مالک، ہر چیز کے الہ، میں آگ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 348 نماز تہجد میں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر سے غائب پایا اور ڈھونڈنے لگی۔ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے (پاؤں کے) تلوے پر پڑا جو کھڑے حالت میں تھے۔اس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے (اور سجدے کی حالت میں) یہ دعا مانگ رہے تھے ''اے اللہ! میں تیری رضا کے وسیلے سے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری بخشش کے وسیلے سے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔اور میں (ہر معاملے میں) تجھ سے ہی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد وثنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تیری تعریف ویسی ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 349 آگ کے عذاب سے بچنے کی درج ذیل دعا کثرت سے مانگنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ''یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 350 بیک وقت کم از کم تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 344 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

1. كتاب الصلاة ، باب ما يقال في الركوع والسجود
2. كتاب الذكر والدعا والتوبة ، باب فضل الدعاء باللهم اتنا في الدنيا حسنة ......

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَـــةٌ
متفرق مسائل

مسئلہ 351 اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کے بغیر جہنم کے عذاب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ یُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِیْلَ : وَ لَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((وَ لَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَتِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں میں بھی، اِلّا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 352 مؤحد، متقی اور صالح لوگوں کی گواہی کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کی ایک پہچان ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرِ الثَّقَفِیُّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ اَوِ الْبَنَاوَةِ (قَالَ وَالْبَنَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ) قَالَ ((یُوْشِکُ اَنْ تَعْرِفُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) قَالُوْا : بِمَ ذٰکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((بِالثَّنَآءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَآءِ السَّیِّءِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

❶ کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب لن یدخل الجنة احد بعمله بل......

❷ کتاب الزهد، باب الثناء الحسن 2400/2

طائف کے قریب ایک جگہ بناوہ (یا نباوہ) میں خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا ”بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم جنتی یا جہنمی کو پہچان لوگے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”(لوگوں کی) اچھی یا بری تعریف کے ذریعے تم لوگ ایک دوسرے کے لئے اللہ کے گواہ ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللّٰهُ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَ هُوَ يَسْمَعُ وَ اَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَ هُوَ يَسْمَعُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنتی وہ ہے جس کے کان لوگوں سے اپنی تعریف سنتے سنتے بھر جائیں اور جہنمی وہ ہے جس کے کان لوگوں سے اپنی برائی سنتے سنتے بھر جائیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 353 شدید گرمی اور شدید سردی کا موسم جہنم کے دو سانسوں سے پیدا ہوتا ہے۔ گرم سانس جہنم کے گرم حصہ سے اور سرد سانس جہنم کے سرد حصہ زمہریر سے ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 49 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 354 مومن کے لئے بخار جہنم کا حصہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحُمّٰى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ [2] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بخار ہر مومن کا جہنم سے حصہ ہے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 355 بعض کلمہ گو مسلمانوں کا سارا جسم آگ جلا ڈالے گی۔

[1] كتاب الزهد، باب الثناء الحسن 3403/2
[2] صحيح الجامع الصغير، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 3182

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تَدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَ يُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيُرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل توحید میں سے (بعض) لوگ آگ کا عذاب دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ آگ میں (جل کر) کوئلہ بن جائیں گے پھر انہیں رحمت الٰہی کا فیض حاصل ہوگا اور وہ جہنم سے نکالے جائیں گے جنت کے دروازوں پر لا کر بٹھائے جائیں گے۔ اہل جنت ان پر پانی ڈالیں گے اور وہ (نئے سرے سے) یوں اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے کوئی دانہ سیلاب (کے پانی) کے بعد (فوراً) نکل آتا ہے پھر وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 356 سمندر ہی جہنم کی جگہ ہے۔

عَنْ يَعْلٰى ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْبَحْرَ هُوَ جَهَنَّمُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [2] (صحيح)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک سمندر ہی جہنم کی جگہ ہے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ﴿وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾ ''اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔'' (سورہ تکویر، آیت نمبر 6) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ﴾ ''اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔'' (سورہ انفطار، آیت نمبر 3) دونوں آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے روز تمام سمندر ایک جگہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور پانی اپنے اصلی اجزاء یعنی دو حصے ہائیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن میں بدل دیا جائے گا جس کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھے گی۔ یاد رہے کہ ہائیڈروجن خود آگ سے بھڑکنے والی گیس ہے جبکہ آکسیجن آگ بھڑکانے میں مدد دیتی ہے۔ جنت اور جہنم اس وقت دونوں موجود ہیں، لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ قیامت کے روز جہنم کو بھڑکتے ہوئے سمندر کے اوپر رکھ دیا جائے گا تاکہ جہنم کی آگ مزید بھڑکے اور پھر وہی سمندر کی جگہ جہنم کی مستقل جگہ قرار پائے۔ واللہ اعلم بالصواب!

★★★

[1] صفة جهنم ، باب منه

[2] صحيح الجامع الصغير، للالباني ، الجزء الثالث، رقم الحديث 3184

① توحید کے مسائل
② اتباع سنت کے مسائل
③ طہارت کے مسائل
④ نماز کے مسائل
⑤ جنازے کے مسائل
⑥ درود شریف کے مسائل
⑦ دعا کے مسائل
⑧ زکوٰۃ کے مسائل
⑨ روزوں کے مسائل
⑩ حج اور عمرہ کے مسائل
⑪ جہاد کے مسائل
⑫ نکاح کے مسائل
⑬ طلاق کے مسائل
⑭ جنت کا بیان
⑮ جہنم کا بیان
⑯ شفاعت کا بیان
⑰ قبر کا بیان
⑱ علامات قیامت کا بیان
⑲ قیامت کا بیان
⑳ دوستی اور دشمنی
㉑ فضائل قرآن مجید
㉒ تعلیمات قرآن مجید
㉓ فضائل رحمۃ للعالمین ﷺ
㉔ حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ
㉕ مساجد کا بیان
㉖ لباس کا بیان
امر بالمعروف، نہی عن المنکر کا بیان (زیر طبع)
تفهيم السنة
مطبوعات
SUPPLICATION
PRAYER
FUNERAL
Hadith Publications